النَّحْوُ فِي الْكَلَامِ كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ

آسان تعلیم النحو

نحو کی بنیادی و متوسط سطح کی درجہ اولیٰ کے لئے سہل کتاب، سادہ زبان، آسان مثالیں، ترکیبی ضابطے نقشوں کے ساتھ

مرتب

محمد عمر عفا اللہ عنہ

نظرِ ثانی وتصحیح

حضرت اقدس مولانا محمد سلیمان صاحب دامت فیوضہم

مدرّس مدرسہ عربیہ مفتاح العلوم ہری پور

مدرسہ عشرہ مبشرہ ہری پور

فہرستِ مضامین

فہرستِ مضامین 1
بسم اللہ الرحمن الرحیم 8
انتساب 8
پیش لفظ 9
مقدمہ (ابتدائی باتیں) 11
علم نحو کی تعریف: 11
علم نحو کا موضوع: 11
علم نحو کی غرض: 11
واضع (بنیاد رکھنے والا): 11
"لفظ": 11
لفظ کی تقسیم: 11
1 "لفظ موضوع": 11
2 "لفظ مہمل": 11
لفظ موضوع کی تقسیم: 11
1-"مفرد": 11
2-"مرکب": 11
"مفرد" کا بیان: 12
1-"اسم" کی تعریف: 12
اسم کی علامات: 12
2-"فعل" کی تعریف: 12
فعل کی علامات: 13
"حرف" کی تعریف: 13
حرف کی علامت 13
"مرکّب" کا بیان 14
1۔"مرکب مفید" کی تعریف: 14
1۔"مسند الیہ" کی تعریف: 14
2- "مسند" کی تعریف: 14
2۔"مرکب غیر مفید" کی تعریف: 14
مرکب مفید کی تقسیم 14
1۔"جملہ خبریہ" کی تعریف: 14
2۔"جملہ انشائیہ" کی تعریف: 14
جملہ خبریہ کی تقسیم 14
1- "جملہ اسمیہ" کی تعریف: 15
جملہ اسمیہ کی ترکیب: 15
جملہ اسمیہ کی علامات 15
2- "جملہ فعلیہ" کی تعریف: 16
جملہ فعلیہ کی ترکیب: 16
جملہ انشائیہ کی تقسیم 17
1-"امر": 17
2۔"نہی": 17
3- "استفہام": 17
4۔"تمنی": 17
5-"ترجی": 17
تمنی ترجی میں فرق: 17
6- "ندا": 17
7- "عرض": 17
8- "قسم": 17
9- "عقود": 17
10- "تعجب": 18
11- "دعا": 18
مرکب غیر مفید کی تقسیم 18
1- "مرکب اضافی" کی تعریف: 18
مرکب اضافی کی علامات 18
2- "مرکب توصیفی" کی تعریف: 19
مرکب توصیفی کی علامات 20
3- "مرکب بنائی" کی تعریف: 21
4- "مرکب منع صرف" کی تعریف: 21
اسم کی تقسیمات 23
اسم کی "پہلی" تقسیم: 23
1- "معرفہ": 23
2- "نکرہ": 23

معرفہ کی تقسیم 23
1- ضمیر کی تعریف: 23
2- اسم اشارہ کی تعریف: 23
3- اسم موصول کی تعریف: 23
4- عَلَم کی تعریف: 23
5- مُعَرَّف بِالَّام کی تعریف 23
6- معرف بالاضافت کی تعریف: 24
7- مُعرف بِالنِّداء کی تعریف: 24
اسم کی "دوسری" تقسیم 25
1- مذکر کی تعریف: 25
2- مونث کی تعریف: 25
تانیث کی علامات: 25
"معنیٰ" کے اعتبار سے مؤنث کی تقسیم 25
1-مؤنث حقیقی کی تعریف: 25
2- مؤنث غیر حقیقی کی تعریف: 25
"علامتِ تانیث" کے اعتبار سے مؤنث کی تقسیم 25
1- مؤنث قیاسی کی تعریف: 25
2مؤنث سَماعی کی تعریف 25
اسم کی "تیسری" تقسیم 28
1- واحد کی تعریف: 28
2- تثنیہ کی تعریف: 28
تثنیہ بنانے کا طریقہ: 28
3-جمع کی تعریف: 28
جمع کی تقسیم 28
1- جمع سالم کی تعریف: 28
2- جمع مکسر کی تعریف: 28
جمع سالم کی تقسیم 28
1- جمع مذکر سالم کی تعریف: 28
2- جمع مونث سالم کی تعریف: 28
جمع مُکَسَّر کی تقسیم 29
1- جمع قِلَّت کی تعریف: 29
جمع قِلَّت کے "اوزان": 29
2- جمع کثرت کی تعریف: 29
جمع کثرت کی تقسیم 29
1- جمع مُنتَہی الجموع کی تعریف: 29
جمع منتہی الجموع کے "اوزان": 29
2- جمع غیر منتہی الجموع کی تعریف 30
"اسم منسوب" کا بیان 32
اسم منسوب کی تعریف: 32
اسم منسوب بنانے کا طریقہ: 32
اسم منسوب کا فائدہ: 32
اسم منسوب کے چند ضروری قاعدے: 32
"اسم تصغیر" کا بیان 33
اسم تصغیر کی تعریف: 33
اسم تصغیر کے ضروری قاعدے 33
"منصرف" و "غیر منصرف" کا بیان 33
1-منصرف کی تعریف: 33
غیر منصرف کی تعریف: 33
غیر منصرف کا حکم: 33
اسباب منع صرف 34
1- عدل: 34
2- وصف: 34
3- تانیث: 34
4- معرفہ: 34
5- عُجمہ: 34
6- جمع: 35
8- وزن فعل: 35
9-الف نون زائدتان: 35
"کلمہ" کی تقسیم 37
1- معرب کی تعریف: 37
2- مبنی کی تعریف: 37
عامل کی تعریف: 37
معمول کی تعریف: 37
اعراب کی تعریف: 37

محل اعراب کی تعریف: 37
اعراب کی "پہلی" تقسیم 37
1- اعراب بالحرکت: 38
2- اعراب بالحرف: 38
اعراب کی "دوسری" تقسیم 38
1- اعراب لفظی: 38
2- اعراب تقدیری: 38
3-اعراب محلّی: 38
معرب کی اعرابی حالتیں 38
معرب کی تقسیم 38
1- "اسم متمکن" 38
2- "فعل مضارع" 39
اسم متمکن کی وجہ تسمیہ: 39
اسم متمکّن کی پہچان: 39
اسم متمکن کے اعراب کی اقسام 39
1- اعراب: 39
1- مفرد منصرف صحیح: 39
2- اسم مفرد قائم مقام صحیح: 39
3- جمع مکسر منصرف صحیح: 39
2- اعراب: 40
جمع مؤنث سالم: 40
3- اعراب: 40
غیر منصرف: 40
4- اعراب: 40
اسمائے ستہ مکبّرہ 40
5- اعراب: 41
1- تثنیہ: 41
2- ملحق بہ تثنیہ: 41
6- اعراب: 41
1- جمع مذکر سالم: 41
2- ملحق بہ جمع مذکر سالم: 41
7- اعراب: 42
1- اسم مقصور: 42
2- جمع مذکر سالم 42
8- اعراب: 42
اسم منقوص: 42
9- اعراب: 42
جمع مذکر سالم 43
مُسْلِمِیَّ کی حالت نصبی وجری کی تعلیل: 43
مبنی کی تقسیم 45
1- مبنی اصل: 45
2- مبنی غیر اصل: 45
اسم غیر متمکن کی تقسیم 45
1- مضمرات: 45
ضمیر کی تقسیم 45
1- ضمیر متّصل: 45
2- ضمیر منفصل: 46
ضمیر متصل کی تقسیم 46
1- ضمیر مرفوع متصل: 46
ضمیر مرفوع متصل کی تقسیم 47
1- بارز: 47
2- "مستتِر": 47
مستتِر کی تقسیم 47
1- واجب الاستتار: 47
2- جائز الاستتار: 47
2- ضمیر منصوب متصل: 48
3- ضمیر مجرور متصل: 48
ضمیر منفصل کی تقسیم 49
1- مرفوع منفصل: 49
2- ضمیر منصوب منفصل: 50
2- اسمائے موصولہ: 53
3- اسمائے اشارات: 54
1- اسم اشارہ قریب: 54
2- اسم اشارہ بعید: 55

4- اسمائے افعال: 57
اسمِ فعل کی تقسیم 57
1- اسم فعل بمعنی ماضی: 57
2- اسم فعل بمعنی مضارع: 58
3- اسم فعل بمعنی امر: 58
5- اسمائے اصوات: 59
6- اسمائے ظروف: 59
اسمائے ظروف کی تقسیم 59
1- "ظرف زمان": 60
2- "ظرف مکان": 67
3- "مشترک بین الزمان والمکان" 69
7- اسمائے کنایات: 71
8- "مرکب بنائی" 72
مرکب بنائی کا حکم: 72
اسمائے معمولہ کا بیان 74
1- "مرفوعات": 74
علامات رفع: 74
مرفوعات کی تقسیم 74
1- فاعل 75
فاعل کی تقسیم 75
فاعل کے احکام: 75
"فعل" کو واحد، تثنیہ اور جمع لانے کے قاعدے 76
"فعل" کو مذکر و مؤنث لانے کے قاعدے: 76
2- "نائب فاعل" 77
نائب فاعل کے احکام 77
3- "مبتدا" 77
مبتدا کی وجہ تسمیہ 77
مبتدا کے احکام: 78
4- "خبر" 78
خبر کی وجہ تسمیہ 78
خبر کے احکام: 78
"ظرف" اور "جار مجرور" کا خبر ہونا: 79
5- "اِنَّ وغیرہ کی خبر" 80
اِنَّ وغیرہ کی خبر کے احکام: 80
مصدر کی تاویل میں کرنے کا طریقہ: 80
6- "لائے نفی جنس کی خبر" 81
لائے نفی جنس کی تعریف: 81
7- "کَانَ وغیرہ کا اسم" 81
8- "مَا و لَا اُلْمُشَبَّهَتَانِ بِلَيْسَ کا اسم" 82
2- منصوبات: 84
علامات نصب: 84
منصوبات کی تقسیم 84
1- "مفعول مطلق" 84
مفعول مطلق کی "پہلی" تقسیم 85
1- "مفعول مطلق لفظی": 85
2- "مفعول مطلق معنوی": 85
مفعول مطلق کی "دوسری" تقسیم 85
1- "تاکیدی": 85
2- "عددی": 85
3- "نوعی": 85
2- "مفعول بہ" 87
مفعول بہ کے احکام: 87
1- "تحذیر": 88
تحذیر کی تقسیم 88
2- ما اُضمر عاملُہ علی شریطۃ التفسیر: 88
3- منادٰی: 88
منادٰی کے اعراب 89
1- "مبنی بر ضمہ": 89
2- "منصوب": 89
3- "مفعول فیہ" 91
ظرف کی تقسیم 91
1- "ظرف زمان": 91
2- "ظرف مکان": 91
ظرف زمان کی تقسیم 91

1- "ظرف زمان مبہم": 91
2- "ظرف زمان محدود": 92
ظرف مکان کی تقسیم 92
1- "ظرف مکان مبہم": 92
2- "ظرف مکان محدود": 92
4- "مفعول لہ": 93
مفعول لہ کی شرائط: 93
5- "مفعول معہ": 93
6- "حال": 95
حال اور ذوالحال کے احکام: 95
7- "تمیز": 96
تمیز کے احکام: 96
حال اور تمیز میں فرق 96
8- "مستثنیٰ": 97
مستثنیٰ کی "پہلی" تقسیم 97
1- "مستثنیٰ متصل": 97
2- "مستثنیٰ منقطع": 97
مستثنیٰ کی "دوسری" تقسیم 98
1- "مستثنیٰ مُفرَّغ": 98
2- "مستثنیٰ غیر مُفرَّغ": 98
1- "کلام مُوجَب": 98
2- "کلام غیر مُوجَب 98
مستثنیٰ کے اعراب 98
1- "منصوب": 98
2- "جائز الوجہین" (نصب، بدل): 99
3- "بحسب العوامل": 99
4- "مجرور": 99
لفظ "غَیْرُ" کا اعراب 101
9- "اِنَّ وغیرہ کا اسم" 102
10- "لائے نفی جنس کا اسم" 102
لائے نفی جنس کے اسم کے اعراب 102
1- "منصوب": 102
2- "مبنی بر فتح": 102
3- "مرفوع": 102
11- "کَانَ وغیرہ کی خبر" 104
کَانَ وغیرہ کی خبر کے احکام: 104
12- "مَا وَ لَا الْمُشَبَّهَتَانِ بِلَيْسَ کی خبر" 104
"مَاوَلَا" کے عمل کی شرائط 104
"مَا" کے عمل کے لیے تین شرائط ہیں: 104
"لَا" کے عمل کے لیے تین شرائط ہیں: 104
3- "مجرورات": 104
مجرورات کی تقسیم 104
1- "مجرور بحرف جر": 105
جار مجرور کے احکام: 105
2- "مضاف الیہ": 106
اضافت کے احکام: 106
"توابع کا بیان" 108
تابع کی تقسیم 108
1- "صفت": 108
صفت کی تقسیم 109
1- "صفت بحال موصوف": 109
"صفت بحال موصوف کا حکم": 109
2:"صفت بحال متعلق موصوف": 109
"صفت بحال متعلق موصوف کا حکم": 109
2- "تاکید": 110
تاکید کی تقسیم 111
1- "تاکید لفظی": 111
2- "تاکید معنوی": 111
تاکید معنوی کے الفاظ کی تفصیل: 111
3- "بدل" 112
بدل کی تقسیم 112
1- "بدل الکل": 113
2- "بدل البعض": 113
3- "بدل الاشتمال": 113

4- "بدل الغلط": 113
"بدل، مبدل منہ" کی علامات: 113
4- "عطف بحرف" 113
معطوف معطوف علیہ کو معلوم کرنے کا طریقہ: 114
5- "عطف بیان" 114
القاب کا ترکیبی ضابطہ: 115
عوامل کا بیان 117
1- "عامل لفظی": 117
2- "عامل معنوی": 117
عوامل لفظیہ کی تقسیم 117
1- "اسماء عاملہ" 117
1- "اسم فاعل": 117
اسم فاعل کا عمل: 117
"اسم فاعل" کا "فاعل اسم ظاہر" اور "مفعول بہ" میں عمل کے لیے شرائط: 117
"اسم فاعل" اور "فاعل" میں فرق: 118
2- "اسم مفعول" 119
اسم مفعول کا عمل: 119
اسم مفعول کے عمل کی شرائط: 119
3- "صفت مشبہ": 120
صفت مشبہ کا عمل: 123
صفت مشبہ کے عمل کی شرط: 123
4- "اسم تفضیل": 121
اسم تفصیل کا عمل: 120
اسم تفضیل کا استعمال: 120
5- "مصدر": 121
مصدر کا عمل: 124
مصدر کے عمل کی شرط: 124
6- "اسم مضاف": 122
مضاف کا عمل: 121
7- "اسم تام مبہم": 122
اسم تام مبہم کا عمل: 122
8- "اسمائے افعال": 123
9- "اسمائے شرطیہ": 123
اسمائے شرطیہ جازمہ کا عمل: 122
10- "اسمائے کنایہ": 124
2- "افعال عاملہ" 125
1- "عام افعال" 125
فعل کی "پہلی" تقسیم 125
1- "فعل معلوم": 125
2- "فعل مجہول": 125
فعل کی "دوسری" تقسیم 125
1- "فعل لازم": 125
2- "فعل متعدی": 125
فعل معلوم کا عمل: 126
فعل مجہول کا عمل: 126
2- "افعال ناقصہ": 126
افعال ناقصہ کی وجہ تسمیہ: 126
3- "افعال مقاربہ": 126
افعال مقاربہ کی وجہ تسمیہ: 126
4- "افعال قلوب" 127
افعال قلوب کی تفصیل: 127
افعال قلوب کا حکم: 127
5- "افعال مدح وذم" 127
1- "نِعْمَ" 2- "حَبَّذَا": 127
3- "بِئْسَ" 4- "سَاءَ": 127
"نِعْمَ"، "بِئْسَ" اور "سَاءَ" کا فاعل: 128
"حَبَّذَا" کا فاعل: 128
6- "فعل تعجب" 129
3- "حروف عاملہ" 130
1- "اسم میں عمل کرنے والی حروف" 130
2- "فعل مضارع میں عمل کرنے والے" 130
1- "حروف ناصبہ": 130
2- "حروف جازمہ" 131
2- "عوامل معنویہ کی تقسیم" 131

1- "مبتدا اور خبر کا عامل رافع": 131
2- "فعل مضارع کا عامل رافع": 131
"حروف غیر عاملہ کا بیان" 133
حروف غیر عاملہ کی تقسیم 133
1- "حروف عطف" 133
2- "حروف ندا" 133
3- "حروف مصدریہ": 133
4- "حروف استفہام": 133
5- "حروف شرط غیر جازمہ" 134
6- "حروف تفسیر" 134
7- "حروف تنبیہ" 134
8- "حروف جواب" 134
9- "حروف عرض و تحضیض" 134
10- "حرف توقع" 135
11- "حرف ردع" 135
12- "نون تنوین" 136
تنوین کی تقسیم 136

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

اس کتابِ نحو کو میں انتہائی محبت، عقیدت اور قلبی احترام کے ساتھ اپنے محسن، مربی و معلمِ محترم حضرت "مفتی محمد عمر" صاحب دامت برکاتہم العالیہ (مدیر مدرسہ عربیہ مفتاح العلوم ہری پور) کے نام انتساب کرتا ہوں، جن کے درِ علم پر زانوئے تلمذ تہہ کیا، اور جن کی علم افروز صحبت نے نحو کے خشک ابواب کو بصیرت و شعور کی روشنی میں ڈھال دیا۔

اور ان دو عظیم ہستیوں کے نام بھی، جن کی خاموش قربانیوں، شب بیداریوں، اور درد میں ڈوبی دعاؤں کی برکت سے مجھے علم کی یہ راہ نصیب ہوئی—میرے "والد محترم" اور "والدہ ماجدہ"۔

الٰہی! میرے اس ادنیٰ کام کو قبول فرما دیجئے، میرے اساتذہ کی برکت سے اس کو نافع عام بنا دیجئے، اور میرے والدین کے لیے اسے صدقۂ جاریہ بنا دیجئے۔ آمین یارب العالمین۔

العبد الضعیف: محمد عمر- عفی اللہ عنہ -

پیش لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَلَّمَ الْإِنسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ، وَرَفَعَ أَهْلَ الْعِلْمِ دَرَجَاتٍ عَلَى كُلِّ أُمَمٍ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ الْمَبْعُوثِ مُعَلِّمًا وَهَادِيًا، وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ-

علمِ نحو عربی زبان کے فہم و تدریس میں ایک بنیادی اور ناگزیر علم ہے، جس کی بدولت قرآنِ کریم، احادیثِ نبویہ اور دیگر عربی متون کو درست طریقے سے سمجھا اور پڑھا جا سکتا ہے۔ طلبہ کو ابتدائی سطح پر قواعدِ نحو کی سہل اور منظم تعلیم دینا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

اسی مقصد کے تحت یہ کتاب "آسان تعلیم النحو" ترتیب دی گئی ہے، جو کہ درجہ اولیٰ کے طلبہ کے لیے لکھی گئی ہے۔ اس میں سادہ زبان، آسان مثالیں، ترکیبی ضابطے نقشوں کے ساتھ اور اسی طرح ہر بحث کے آخر میں نقوش، اور تدریسی انداز اختیار کیا گیا ہے، تاکہ نو آموز طلبہ کے لیے علم النحو کی فہم سہل ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کوشش کو قبول فرمائے، اسے طلبہ و اساتذہ کے لیے نافع بنائے، اور اس علم کے ذریعے دینِ اسلام کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وَصَلَّى اللهُ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ

العبد الضعیف: محمد عمر- عفی اللہ عنہ -

کلماتِ توثیق

استاذ محترم حضرت مولانا محمد سلیمان صاحب - دامت فیوضہم -
(مدرّس مدرسہ عربیہ مفتاح العلوم ہری پور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عزیزم مولانا محمد عمر (مدرس مدرسہ عشرہ مبشرہ کھلابٹ ٹاؤن شپ) نے انتہائی محنت سے "آسان تعلیم النحو" نامی کتاب مبتدئ طلباء میں فن نحو سے مناسبت پیدا کرنے کے لیے سھل انداز میں مرتب کی۔

جس کا ایک مسودہ مُجھے (محمد سلیمان مدرس جامعہ عربیہ مفتاح العلوم کھلابٹ ضلع ہری پور) بھی ارسال کیا اور پیغام ارسال کیا کہ اس پر نظر ثانی کر لیں۔

میں نے اس کتاب کو اول تا آخر تقریبا حرف بحرف پڑھا اور اپنی فہم کے مطابق جہاں ضرورت محسوس کی وہاں کمی بیشی بھی کی اور بعض جملوں میں ترمیم بھی کی۔ بہر حال مرتب کتاب جو مناسب سمجھیں ان کو اختیار ہے۔ نیز بعض جگہ کتابت کی اغلاط دیکھیں تو ان کی بھی اصلاح کر دی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالی مرتب کتاب کی اس کاوش کو اپنے ہاں شرف قبولیت عطا فرمائیں اور اس کو قارئ کتاب کے لیے نفع مند بنائیں اس سعی میں ادنی سے شرکت کی بنا پر اللہ تعالی مجھ پر بھی اپنا خصوصی کرم نازل فرمائیں اور خاتمہ ایمان نصیب فرمائیں۔

آمین بحرمة النبي الكريم عليه واله الصلوة والتسليم وبرحمتك يا ارحم الراحمين.

محمد سلیمان فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور 2010ء، ساکن میر اعلی خان نزد سرائے صالح ضلع ہری پور

7 ستمبر 2025 عیسوی بمطابق ۱۳ ربیع الاول ۱۴۴۷ ہجری بروز اتوار

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

مقدمہ (ابتدائی باتیں)

علم نحو کی تعریف: ایسے قواعد کے جاننے کا نام جن کے ذریعے اسم، فعل اور حرف کے آخر کے احوال اور اُن کو آپس میں ملانے کا طریقہ معلوم ہو۔

علم نحو کا موضوع: علم نحو کا موضوع کلمہ اور کلام ہے۔

علم نحو کی غرض: عربی زبان بولنے اور لکھنے میں ہر قسم کی غلطی سے محفوظ رہے۔

واضع (بنیاد رکھنے والا): علم النحو کی بنیاد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کہنے پر اَبوالاَسود الدُوَلی -رحمہ اللہ تعالی -(المتوفّٰی 69ھ) نے رکھی۔

"لفظ" :

جو بات آدمی کی زبان سے نکلے اسے لفظ کہتے ہیں، جیسے: کِتَابٌ۔

لفظ کی تقسیم :

لفظ کی دو قسمیں ہیں۔ 1۔"لفظ موضوع" 2۔"لفظ مُہمَل"،

1 **"لفظ موضوع" :** وہ لفظ ہے جس کا کوئی معنی ہو۔ جیسے: کِتَابٌ (کتاب) ۔

2 **"لفظ مہمل" :** وہ لفظ ہے جس کا کوئی معنی نہ ہو۔ جیسے: دَیْزٌ (اس کا کوئی معنی نہیں)۔

لفظ موضوع کی تقسیم:

لفظ موضوع کی دو قسمیں ہیں۔ 1-"مفرد" 2- "مرکب"

1-"مفرد": اکیلے لفظ کو مفرد کہتے ہیں۔ جیسے: قَلَمٌ (ایک قلم) ۔

2-"مرکب" : وہ لفظ ہے جو دو یا دو سے زیادہ کلمات سے مل کر بنے۔ جیسے: كِتَابُ اللهِ، أَنَا طَالِبُ الْعِلْمِ۔

"مفرد" کا بیان:

مفرد کو کلمہ بھی کہتے ہیں۔ کلمہ کی تین قسمیں ہیں۔ 1-"اِسم"، 2-"فعل"، 3-"حرف"۔

1-"اسم" کی تعریف: اسم وہ کلمہ ہے جس کا معنی دوسرے کلمے کے ملائے بغیر معلوم ہو جائے اور اس میں تینوں زمانوں (ماضی، حال، مستقبل) میں سے کوئی بھی زمانہ نہ پایا جائے۔ جیسے: کِتَابٌ (ایک کتاب)۔

اسم کی عَلامات:

اسم کی مشہور علامات یہ ہیں:

1: کلمے کے شروع میں (ال) ہونا۔ جیسے: اَلقَمَرُ۔ 2: کلمے کے شروع میں "حرف جَارّ" ہونا۔ جیسے: بِزَیْدٍ۔

حروف جر سترہ (17) ہیں, جو اس شعر میں مذکور ہیں:

باؤ تاؤ کاف ولام وواؤ، مُنْذُ ومُذ، خَلا

رب، حاشا، مِنْ، عَدا، فِي، عَنْ، عَلَى، حَتَّى، اِلى

3: کلمے کے شروع میں "حرف ندا" ہونا۔ جیسے: یَا زَیْدُ۔ 4۔ کلمے کے آخر میں "گول تاء" ہونا۔ جیسے: طَلْحَةُ۔ 5۔ کلمے کے آخر میں "تنوین" ہونا۔ جیسے: رَجُلٌ۔ 6۔ کلمہ کا "مضاف" ہونا۔ جیسے: "بَیْتُ اللهِ" (اللہ کا گھر) یہاں لفظ "بَیْتُ" مضاف ہے۔ 7۔ کلمے کا "تثنیہ ہونا"[1]۔ جیسے: رَجُلَانِ۔ 8۔ کلمے کا "جمع" ہونا۔ جیسے: رِجَالٌ۔ 9۔ کلمے کا "موصوف" ہونا۔ جیسے: رَجُلٌ کَرِیْمٌ۔ 10۔ کلمے کا کسی کا "نام" ہونا۔ جیسے: زَیْدٌ۔ 11۔ "یائے نسبتی" کا ہونا جیسے: بَغْدَادِیٌّ 12۔ "الف مقصورہ" کا ہونا۔ جیسے: حُبْلٰی 13۔ "الف ممدودہ" کا ہونا۔ جیسے: حَمْرَاءُ 14۔ کلمہ کا "اسم منقوص" ہونا۔ جیسے: غَازِیْ 14۔ کلمہ کا "اسم مکسور" ہونا (یعنی کلمے کے آخر میں زیر ہو)۔ جیسے: أَمْسِ۔

کئی علامات کی مجموعی مثال: اَلسَّیَّارَةُ لِزَیْدٍ۔

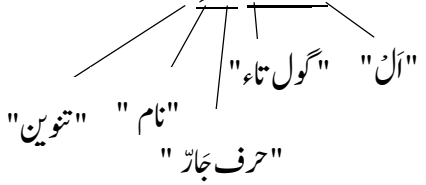

(1) فائدہ: واضح ہو کہ فعل تثنیہ یا جمع نہیں ہوتا۔ اور فعل کے جو صیغے تثنیہ و جمع کہلاتے ہیں وہ ضمیر فاعل کے اعتبار سے ہیں۔ جیسے فَعَلَا یَفْعَلَانِ (ان دو مردوں نے کیا۔ وہ دو مرد کرتے ہیں)۔ ایسے ہی فَعَلُوا یَفْعَلُونَ (ان سب مردوں نے کیا وہ سب مرد کرتے ہیں) کرنے والے دو مرد یا سب مرد ہیں۔ یہ مطلب نہیں کہ دو کام کیسے یا سب کام کیے۔ کام تو ایک ہی کیا مگر کرنے والے دو مرد یا سب مرد ہوئے۔

2-"فعل" کی تعریف: وہ کلمہ ہے جس کا معنی دوسرے کلمے کے ملائے بغیر معلوم ہو جائے اور تینوں زمانوں (ماضی، حال، مستقبل) میں سے کوئی زمانہ پایا جائے، جیسے: اَکَلَ (اس نے کھایا) یَاکُلُ (وہ کھانا کھا رہا ہے یا کھائے گا)۔

فعل کی عَلامات:

فعل کی مشہور عَلامات یہ ہیں:

1۔ کلمے کا "ماضی" ہونا، جیسے: ضَرَبَ 2۔ کلمے کا "مضارع" ہونا، جیسے: یَضْرِبُ 3۔ کلمہ کا "امر" ہونا، جیسے: اِضْرِبْ 4۔ کلمہ کا "نہی" ہونا، جیسے: لَا تَضْرِبْ 5۔ کلمہ کے شروع میں "قد" "سین" یا "سوف" کا ہونا ہے: قَدْ أَفْلَحَ، سَيَنْصُرُ، سَوْفَ تَنْصُرُ 6۔ کلمہ کے شروع میں "حرف جازم" ہونا، جیسے: لَمْ يَنْصُرْ (حروف جازمہ پانچ ہیں: 1- لَمْ 2- لَمَّا 3- لامِ امر 4- لائے نہی 5- اِن شرطیہ) 7۔ کلمہ کے شروع میں "حرف ناصب" ہونا، جیسے: لَنْ يَضْرِبَ، (حروف ناصبہ چار ہیں: 1 - أَنْ 2- لَنْ 3- كَيْ 4- إِذَنْ) 8۔ کلمہ کے آخر میں "تائے تانیث ساکنہ" ہونا، جیسے: ضَرَبَتْ- 9۔ کلمہ کے آخر میں "نون تاکید ثقیلہ" (نون مشدد) یا "خفیفہ" (نون ساکن) ہونا، جیسے: اِضْرِبَنَّ، اِضْرِبَنْ۔ 10۔ کلمہ کے آخر میں "ضمیر مرفوع متصل بارز" (ظاہر ہونا) ہونا، جیسے: ضَرَبْتَ۔

"حرف" کی تعریف: وہ کلمہ ہے جس کا معنی دوسرے کلمے کے ملائے بغیر معلوم نہ ہو، جیسے: إِنْ، لَمْ

حرف کی علامت

اسم اور فعل کی علامت کا نہ ہونا حرف ہونے کی علامت ہے۔

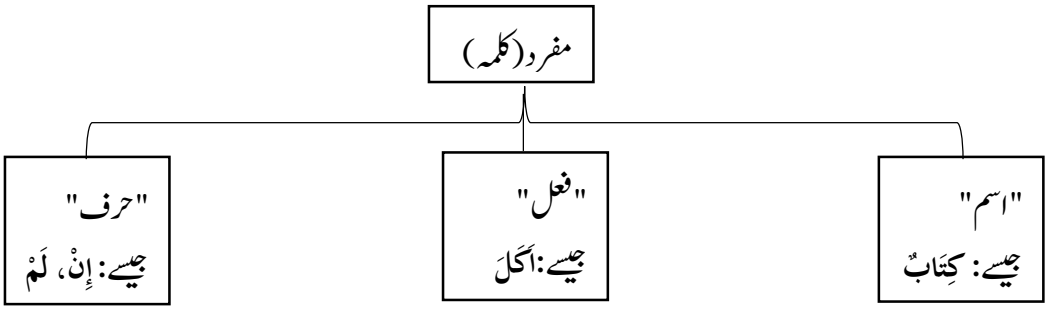

"مُرکّب" کا بیان

مرکب کی دو قسمیں ہیں، 1- "مرکب مفید" 2- "مرکب غیر مفید"۔

1۔ "مرکب مفید" کی تعریف: وہ مرکب ہے جس سے بات کرنے والے کی بات مکمل ہو، اور سننے والے کو پورا فائدہ حاصل ہو، جیسے: ذَهَبَ زَيْدٌ (زید گیا) اُكْتُبْ (تم لکھو)۔

فائدہ: مرکب مفید کو مرکب تام، کلام، قضیہ اور جملہ بھی کہتے ہیں۔

فائدہ: ہر جملے میں دو جزء لازمی ہوتے ہیں، 1- "مُسند الیہ" 2- "مُسند"۔

1- "مسند الیہ" کی تعریف: وہ کلمہ ہے کہ جس کی طرف کسی فعل یا اسم کی نسبت کی جائے۔

2- "مسند" کی تعریف: وہ کلمہ ہے کہ جس کی نسبت کی جائے۔

جیسے: "بِلَالٌ نَائِمٌ" میں "بِلَالٌ" "مسند الیہ" ہے اور "نَائِمٌ" "مسند" ہے، "بِلَالٌ نَامَ" میں "بِلَالٌ" "مسند الیہ" ہے اور "نَامَ" "مسند" ہے۔

فائدہ: "اسم" مسند اور مسند الیہ دونوں ہوتا ہے "فعل" صرف مسند ہوتا ہے اور "حرف" نہ مسند ہوتا ہے اور نہ مسند الیہ ہوتا ہے۔

فائدہ: جملے کے دو جز "مسند" اور "مسند الیہ" کبھی لفظوں میں موجود ہوتے ہیں جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ اور کبھی ایک لفظوں میں موجود ہوتا ہے اور دوسرا پوشیدہ ہوتا ہے جیسے: اُنْصُرْ میں "مسند" اُنْصُرْ تو وہ لفظوں میں موجود ہے جبکہ "مسند الیہ" أَنْتَ ضمیر ہے جو اُنْصُرْ میں پوشیدہ ہے۔

2۔ "مرکب غیر مفید" کی تعریف: وہ مرکب ہے جس سے بات کرنے والے کی بات مکمل نہ ہو، جس کی وجہ سے سننے والے کو پورا فائدہ حاصل نہ ہو، جیسے: كِتَابُ زَيْدٍ (زید کی کتاب)۔

مرکب مفید کی تقسیم

(مرکب مفید کو جملہ بھی کہتے ہیں) جملے کی دو قسمیں ہیں، 1- "جملہ خبریہ" 2- "جملہ انشائیہ"۔

1۔ "جملہ خبریہ" کی تعریف: وہ جملہ ہے جسے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہا جا سکے، جیسے: بِلَالٌ قَائِمٌ (بلال کھڑا ہے)۔

2۔ "جملہ انشائیہ" کی تعریف: وہ جملہ ہے جسے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہا جا سکے، جیسے: اُكْتُبْ (تم لکھو)۔

جملہ خبریہ کی تقسیم

جملہ خبریہ کی دو قسمیں ہیں: 1- "جملہ اسمیہ" 2- "جملہ فعلیہ"۔

1- "جملہ اسمیہ" کی تعریف: وہ جملہ ہے جس کا پہلا جز اسم ہو اور دوسرا جزء خواہ اسم ہو یا فعل، جیسے: خَالِدٌ قَامَ (خالد کھڑا ہے)، بِلَالٌ قَاعِدٌ (بلال بیٹھا ہے)۔

فائدہ: جملہ اسمیہ کا "پہلا جز" مسند الیہ ہوتا ہے اس کو "مبتدا" کہتے ہیں اور "دوسرا جزء" مسند ہوتا ہے اس کو "خبر" کہتے ہیں۔

جملہ اسمیہ کی ترکیب :

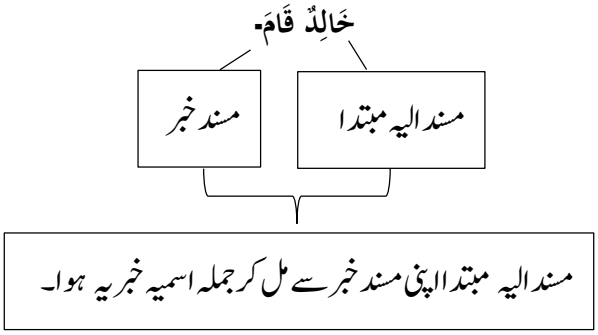

فائدہ: جملہ اسمیہ کا ترجمہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے مبتدا قطر جمعہ اس کے بعد خبر کا اور پھر اخر میں ہے ہیں ہوں یا ہو کا لفظ لگا دیں گے جیسے: خَالِدٌ قَامَ (خالد کھڑا ہے)۔

جملہ اسمیہ کی عَلامات

1- کلام کے شروع میں الف لام والا اسم ہو اور اس کے بعد بغیر الف لام والا کوئی اسم آجائے۔ (کلام کے شروع میں ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جہاں سے کوئی نئی بات شروع ہو)، جیسے: اللهُ سَمِيْعٌ۔

2- کلام کے شروع میں مضاف مضاف علیہ آجائے اور ان کے بعد بغیر الف لام کے کوئی اسم آ جائے، جیسے: خِيَارُ الشَّرْطِ جَائِزٌ۔

3- کلام کے شروع میں الف لام والا اسم ہو اور اس کے بعد کوئی فعل آ جائے، جیسے: اَلْبَيْعُ يَنْعَقِدُ۔

4- ضمیر مرفوع منفصل کلام کے شروع میں آجائے، جیسے: هُوَ اللّٰهُ ۔

5- اسم اشارہ کے بعد بغیر الف لام کے کوئی اسم آجائے تو اسم اشارہ مبتدا ہو گا اور بعد والا اسم خبر ہو گا بشرطیکہ معنی ٹھیک ہو، جیسے: هٰذَا ذِكْرٌ مُّبَارَكٌ۔

6- نام کے بعد کوئی اسم الف لام کے بغیر آجائے خواہ وہ اسم معرفہ ہو یا نکرہ ہو تو یہ بھی مبتدا خبر بنیں گے، جیسے: مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

7- مثال کے شروع میں "کاف" کا لفظ بھی آتا ہے وہ "ثَبَتَ" یا "ثَابِتٌ" کے ساتھ متعلق ہو کر خبر بنتا ہے مبتدا محذوف "مِثَالُهَا" یا "مِثَالُهُ" کے لیے، جیسے: كَالْخِلِّ۔

8- لفظ "نحو" کو مثال کے موقع پر حرف "ک" کی جگہ پر لایا جاتا ہے اور یہ مابعد کی طرف مضاف ہوتا ہے اور مبتدا محذوف کی خبر بنتا ہے، اور اس کا محذوف مبتدا "مِثَالُهَا" یا "مِثَالُهُ[1]" نکالتے ہیں، جیسے: نَحْوُ: كَتَبْتُ بِالْقَلَمِ۔

9- کلام کے شروع میں جار مجرور آجائیں تو وہ خبر مقدم ہونگے اور بعد والا اسم مبتدا مؤخر ہو گا، جیسے: مِنَ الْمُؤْمِنِيْنِ رِجَالٌ۔

10- کتابوں میں جتنے بھی عنوانات ہوتے ہیں وہ عام طور پر خبر ہوتے ہیں مبتدا محذوف کے لیے یا خود مبتدا ہوتے ہیں خبر محذوف کے لیے، جیسے: "كِتَابُ الصَّلٰوةِ" اس کے لئے مبتدا محذوف یا خبر محذوف مانی جائی گی۔

11- کلام کے شروع میں الف لام والا اسم ہو اور اس کے بعد جار مجرور آجائیں، تو یہ ہمیشہ مبتدا خبر بنیں گے، بشرطیکہ اس جار مجرور کے بعد کوئی اور لفظ خبر بننے کی صلاحیت نہ رکھے، جیسے: اَلشِّرْكَةُ عَلٰى ضَرْبَيْنِ۔

12- "ما" استفہامیہ بھی مبتدا بنتا ہے، جیسے: مَا اَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ۔

2- "جملہ فعلیہ" کی تعریف:

وہ جملہ ہے جس کا پہلا جز فعل ہو اور دوسرا جز اسم ہو، جیسے: كَتَبَ زَيْدٌ۔

فائدہ: جملہ فعلیہ کا پہلا جز "مسند" ہوتا ہے اور اس کو "فعل" کہتے ہیں اور دوسرا جز "مسند الیہ" ہوتا ہے اس کو "فاعل" کہتے ہیں، جیسے: كَتَبَ زَيْدٌ۔

جملہ فعلیہ کی ترکیب :

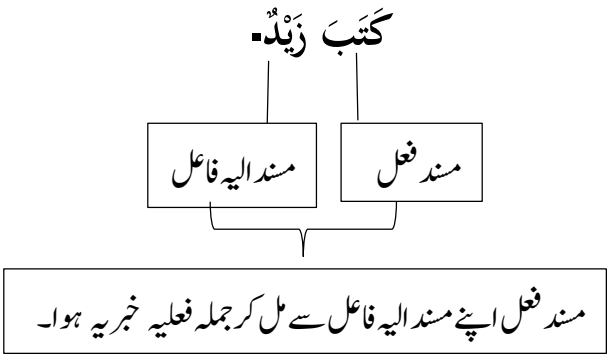

فائدہ: جملہ فعلیہ کا ترجمہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے فاعل کا ترجمہ پھر مفعول کا پھر آخر میں فعل کا ترجمہ کریں گے جیسے: كَتَبَ زَيْدٌ (زید نے لکھا)۔

---

(1) جس کی مثال دی جارہی ہے اگر مذکر ہو تو "مِثَالُهُ" مبتدا محذوف نکالے گئے، اور اگر مؤنث ہو تو "مِثَالُهَا" مبتدا محذوف نکالے گئے۔

جملہ انشائیہ کی تقسیم

جملہ انشائیہ کی گیارہ (11) قسمیں ہیں: 1- "امر" 2- "نہی" 3- "استفہام" 4- "تَمَنِّی" 5- "تَرَجِی" 6- "ندا" 7- "عرض" 8- "قسم" 9- "عقود" 10- "تعجب" 11- "دعا"

1-"امر" : کسی کام کے ہونے کو طلب کرنا، جیسے : **اُنْصُرْ** (مدد کر تو ایک مرد)۔

2۔"نہی": کسی کام کے نہ ہونے کو طلب کرنا، جیسے: **لا تَنْصُرْ** (مت مدد کر تو ایک مرد)۔

3- "استفہام": کسی چیز کے متعلق سوال کرنا، جیسے: **أَزَيد قَائم**؟ (کیا زید کھڑا ہے؟)۔

4۔"تمنی" : کسی بات کی خواہش کرنا، جیسے: **لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُودُ** (کاش جوانی لوٹ آئے)۔

5- "ترجی": کسی بات کی امید رکھنا، جیسے: **لَعَلَّ زَيْدًا يَجِيءُ** (امید ہے کہ زید آئے گا)۔

تمنی ترجی میں فرق: ترجی کا استعمال صرف ممکن چیزوں میں ہوتا ہے جبکہ تمنی کا استعمال ممکن اور ناممکن دونوں میں ہوتا ہے

6- "ندا": حرف ندا کے ذریعے مخاطب کو اپنی طرف متوجہ کرنا، جیسے: **يَا زَيْدُ** (اے زید)۔

7- "عرض": کسی کام کے کرنے پر ابھارنا، جیسے: **اَلَا تُكْرِمُ خَالِدًا** ("آپ خالد کی عزت کیوں نہیں کرتے؟")

8- "قسم": جس کے ذریعے بات میں پختگی پیدا کی جائے، جیسے: **وَاللّٰهِ** (اللہ کی قسم)۔

9- "عقود": جو کسی معاملے کو قبول کرنے کے لیے بولا جائے، جیسے: فروخت کرنے والا کہے: "**بِعْتُ**[1]" (میں خریدتا ہو) اور خریدنے والا کہے: "**اِشْتَرَيْتُ**" (میں فروخت کرتا ہوں)۔

---

(1) نوٹ: جب خرید و فروخت کے وقت بائع اور مشتری کہیں تو خبر نہ ہونگے، کیونکہ اس وقت سچ اور جھوٹ کا احتمال نہیں ہے، ہاں اگر کوئی خرید و فروخت کے علاوہ کہے تو اس وقت جملہ فعلیہ خبریہ ہونگے۔

10- "تعجب": کسی بات پر حیرانگی کا اظہار کرنا، جیسے: مَا أَحْسَنَ بِلَالًا (بلال کتنا ہی خوبصورت ہے)۔

11- "دعا": یعنی خیر اور شر کو طلب کرنا، جیسے: اَرْشَدَكَ اللّٰهُ (اللہ تمہیں ہدایت دے)۔

مرکب غیر مفید کی تقسیم

مرکب غیر مفید کی چار قسمیں ہیں: 1: "مرکب اضافی" 2- "مرکب توصیفی" 3- "مرکب بنائی" 4- "مرکب منع صرف"

1- "مرکب اضافی" کی تعریف:

وہ مرکب غیر مفید ہے جو دو اسموں سے مل کر بنے اور ایک اسم کی نسبت دوسرے اسم کی طرف ہو، جیسے: غُلَامُ زَيْدٍ (زید کا غلام)۔

فائدہ: جس اسم کی اضافت ہوتی ہے اسے "مضاف" اور جس کی طرف ہوتی ہے اسے "مضاف الیہ" کہتے ہیں، جیسے: "غُلَامُ زَيْدٍ" میں غُلَامُ "مضاف" ہے اور زَيْدٍ "مضاف الیہ" ہے۔

مضاف و مضاف الیہ کے احکام: 1- مضاف پر الف لام اور تنوین نہیں آسکتے، 2- مضاف ضمیر نہیں ہو سکتا، 3- مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہو گا۔

مرکب اضافی کی ترکیب:

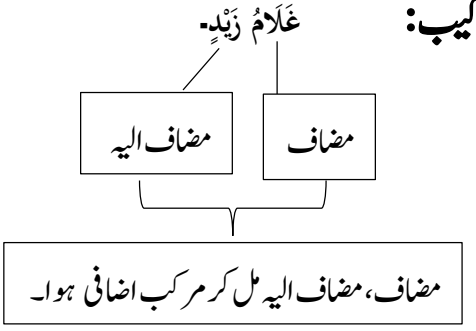

فائدہ: مضاف الیہ کا ترجمہ پہلے کیا جاتا ہے اور مضاف کا بعد میں اور دونوں کے درمیان کا، کے، کی، را، رے، ری، آتا ہے، جیسے: زید کا غلام۔

مرکب اضافی کی علامات

1- دو اسم ہوں پہلے پر الف لام نہ ہو دوسرے پر الف لام ہو بشرطیکہ پہلا اسم کسی کا نام نہ ہو اور ضمیر، اسم اشارہ بھی نہ ہو، جیسے : بَيْتُ اللّٰهِ (اللہ کا گھر)۔

2- دو اسم ہوں پہلے پر الف لام نہ ہو اور دوسرا نام ہو، جیسے غُلَامُ بِلَالٍ (بلال کا غلام)۔

3- اسم کے بعد ضمیر ہو، جیسے: كِتَابَهٗ(اس کی کتاب)۔

4- کسور[1] اکثر مضاف ہوتی ہیں، بشرطیکہ کہ بغیر الف لام کے ہو جیسے: نِصْفُ الكِتَابِ (کتاب کا آدھا)۔کل کسریں نو ہیں: نِصْف، ثُلُث، رُبُع، خُمُس، سُدُس، سُبُع، ثُمُن، تُسْع، عُشْر ۔

5- کچھ لفظ جو اکثر مضاف ہوتے ہیں،وہ یہ ہیں كُلّ، بَعْضُ، قَبْلُ، بَعْدُ، بَيْنَ، قُدَّامُ، خَلْفُ، تَحْتُ، فَوْقُ، دُوْنَ، نَحْوُ، مِثْلُ، غَيْرُ، أُولُوْ، ذُوْ، عِنْدَ۔

6- اسم موصول سے پہلے بغیر الف لام کے کوئی اسم آجائے تو یہ بھی آپس میں مضاف مضاف الیہ بنتے ہیں، جیسے: صِرَاطَ الَّذِيْنَ۔

2- "مرکب توصیفی" کی تعریف:

وہ مرکب غیر مفید ہے جو دو اسموں سے مل کر بنے اور اور دوسرا اسم پہلے والے اسم کی صفت کو بیان کریں، جیسے: الصِرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ۔

فائدہ: جس کی صفت بیان کی جائے اسے موصوف اور جس سے بیان کی جائے اسے صفت کہتے ہیں جیسے الصِرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ میں الصِرَاطُ "موصوف" ہے اور الْمُسْتَقِيْمُ "صفت" ہے۔

مرکب توصیفی کی ترکیب:

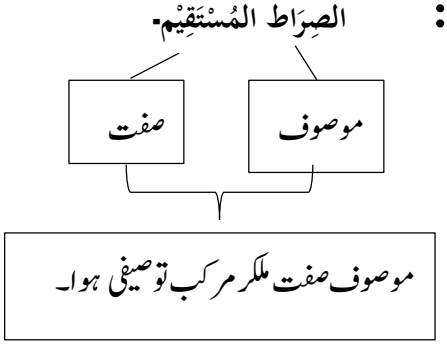

(1) کسور کسر کی جمع ہے، کسر کہتے ہیں: جو کسی چیز کے حصے کو ظاہر کرے۔

فائدہ: عام طور پر موصوف کا ترجمہ پہلے کیا جاتا ہے اور صفت کا بعد میں، اور موصوف کے ترجمے میں ایسا (جب موصوف مفرد مذکر ہو) ایسی (جب موصوف مفرد مونث ہو) ایسے (جب موصوف جمع مذکر کا صیغہ ہو) کا لفظ، اور صفت کے ساتھ "جو" کا لفظ آئے گا، جیسے: **اهدنا الصِرَاط الْمُسْتَقِيْم** (ہماری رہنمائی کر ایسے راستے کی جو سیدا ہے)[1]۔

مرکب توصیفی کی علامات

1- دو اسم ہوں دونوں پر الف لام ہو یہ بھی عام طور پر موصوف صفت ہوں گے، جیسے: **الصِرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ**۔

2- دو اسم ہوں دونوں پر تنوین ہو تو یہ بھی عام طور پر موصوف صفت ہوں گے بشرط کہ پہلا اسم کسی کا نام نہ ہو، جیسے: **عَذَابٌ عَظِيْمٌ**۔

3- تین، چار یا پانچ اسموں پر الف لام آ جائے پہلے کو موصوف اور باقیوں کو صفت بنائیں گے، جیسے: **بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ**۔

4- نکرہ کے بعد فعل آ جائے تو بھی عام طور پر موصوف صفت بنتے ہیں بشرطیکہ وہ فعل جزا کے مقام میں نہ ہو، جیسے: **لَفْظٌ وُضِعَ لِمَعْنًى**۔

5- ایک اسم مضاف ہو ضمیر کی طرف اور اس کے بعد الف لام والا اسم آ جائے تو یہ بھی موصوف صفت بنتے ہیں، جیسے: **سُبْحَانَ رَبِيَ الْاَعْلٰى**۔

6- اسم موصول سے پہلے الف لام والا اسم آ جائے تو یہ بھی آپس میں موصوف صفت بنتے ہیں، جیسے: **اَلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ**۔

7- اسم اشارہ کے بعد الف لام والا اسم آ جائے یہ بھی آپس میں موصوف صفت بنتے ہیں بشرطیکہ کسی اور ترکیب کا احتمال نہ ہو، جیسے: **هٰذَا الْبَيْتُ**۔

8- ابن کا لفظ ما قبل کے لیے صفت اور مابعد کے لیے مضاف ہوتا ہے، جیسے: **اَحْمَدُ بْنُ**[2] **مُحَمَّدٍ**۔

9- حرف بول کر اس سے مراد حرف کا لفظ ہی لیا جائے اور اس کے بعد الف لام والا اسم آ جائے تو یہ آپس میں عام طور پر موصوف صفت بنتے ہیں، جیسے: **مَا وَلَا الْمُشَبَّهَتَانِ بِلَيْسَ**۔

---

(1) فائدہ: جب مضاف مضاف الیہ مل کر، یا موصوف صفت مل کر، یا جار مجرور اپنے متعلق کے ساتھ مل کر کسی چیز کا نام یا عنوان بن جائیں تو ترجمہ کرتے وقت ان کا لغوی معنی نہیں کیا جائے گا بلکہ پورا نام یا عنوان مراد لیا جائے گا اور اگر کسی نام یا عنوان میں ابہام ہو تو اس کا لغوی معنی کر کے وضاحت کرنے میں کوئی حرج نہیں، مثال مضاف الیہ کی، جیسے: عَبْدُ اللّٰہ، مثال موصوف صفت کی، جیسے: بَاءٌ مُسْتَعْمَلٌ، مثال جر مجرور مع متعلّق کی، جیسے: مُسْنَدٌ اِلَيْهِ۔

(2) فائدہ: لفظ "اِبْن" کے ہمزہ کو لفظوں سے حذف کرنے کے لیے تین شرائط ہیں: 1- لفظ "ابن" دو ناموں کے درمیان ہو، 2- پہلے علم کی صفت ہو، 3- سطر کے شروع میں نہ ہو، جیسے: اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ۔

3- "مرکب بنائی" کی تعریف:

وہ مرکب غیر مفید ہے جس میں دو اسموں کے درمیان سے واؤ کو گرا کر ان کو ایک کر دیا گیا ہو، جیسے: **اَحَدَ عَشَرَ** اصل میں **اَحَدٌ وَّعَشَرٌ** تھا واؤ کو گرا کر دونوں کو ایک کر دیا تو **احدَ عشرَ** بن گیا اور یہ کل نو عدد ہیں 11 سے لے کر 19 (**أَحَدَ عَشَرَ، اِثْنَا عَشَرَ، ثَلَاثَةَ عَشَرَ، أَرْبَعَةَ عَشَرَ، خَمْسَةَ عَشَرَ، سِتَّةَ عَشَر، سَبْعَةَ عَشَرَ، ثَمَانِيَةَ عَشَرَ، تِسْعَةَ عَشَرَ**)۔

مرکب بنائی کا حکم: یہ ہے کہ اس کے دونوں اسموں کے آخر میں پر زبر ہو گی سوائے **اِثْنَا عَشَرَ** کے اس کا پہلا جز بدلتا رہتا ہے کبھی **اِثْنَا عَشَرَ** اور کبھی **اِثْنَیْ عَشَرَ** ہوتا ہے۔

4- "مرکب منع صرف" کی تعریف:

وہ مرکب غیر مفید ہیں جس میں دو ناموں کو ایک کر دیا جائے اور درمیان میں واؤ نہ ہو، جیسے: **محمد فیضان**۔

مرکب منع صرف کا حکم: اس کے پہلے جز (یعنی اسم) کہ آخر میں ہمیشہ فتح ہو گی اور دوسرے جز (یعنی اسم) کے آخر میں فتح اور ضمہ تو آسکتے ہیں لیکن کسرہ نہیں آ سکتی۔

نوٹ: مرکب غیر مفید ہمیشہ جملے کا ایک حصہ ہوتا ہے پورا جملہ نہیں ہوتا،
جیسے:

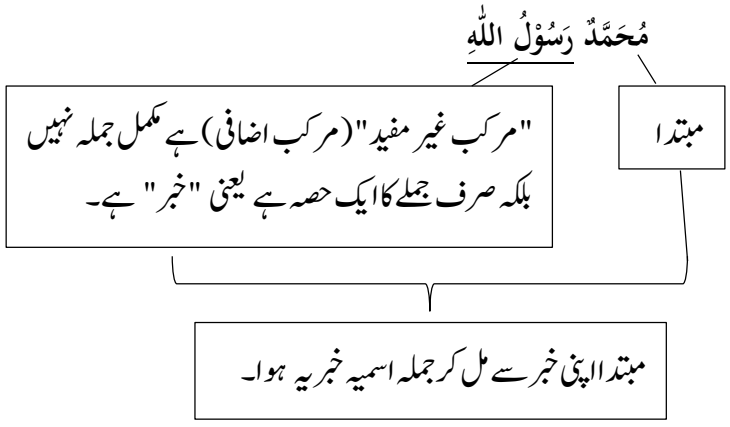
مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ
مبتدا
"مرکب غیر مفید" (مرکب اضافی) ہے مکمل جملہ نہیں بلکہ صرف جملے کا ایک حصہ ہے یعنی "خبر" ہے۔
مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

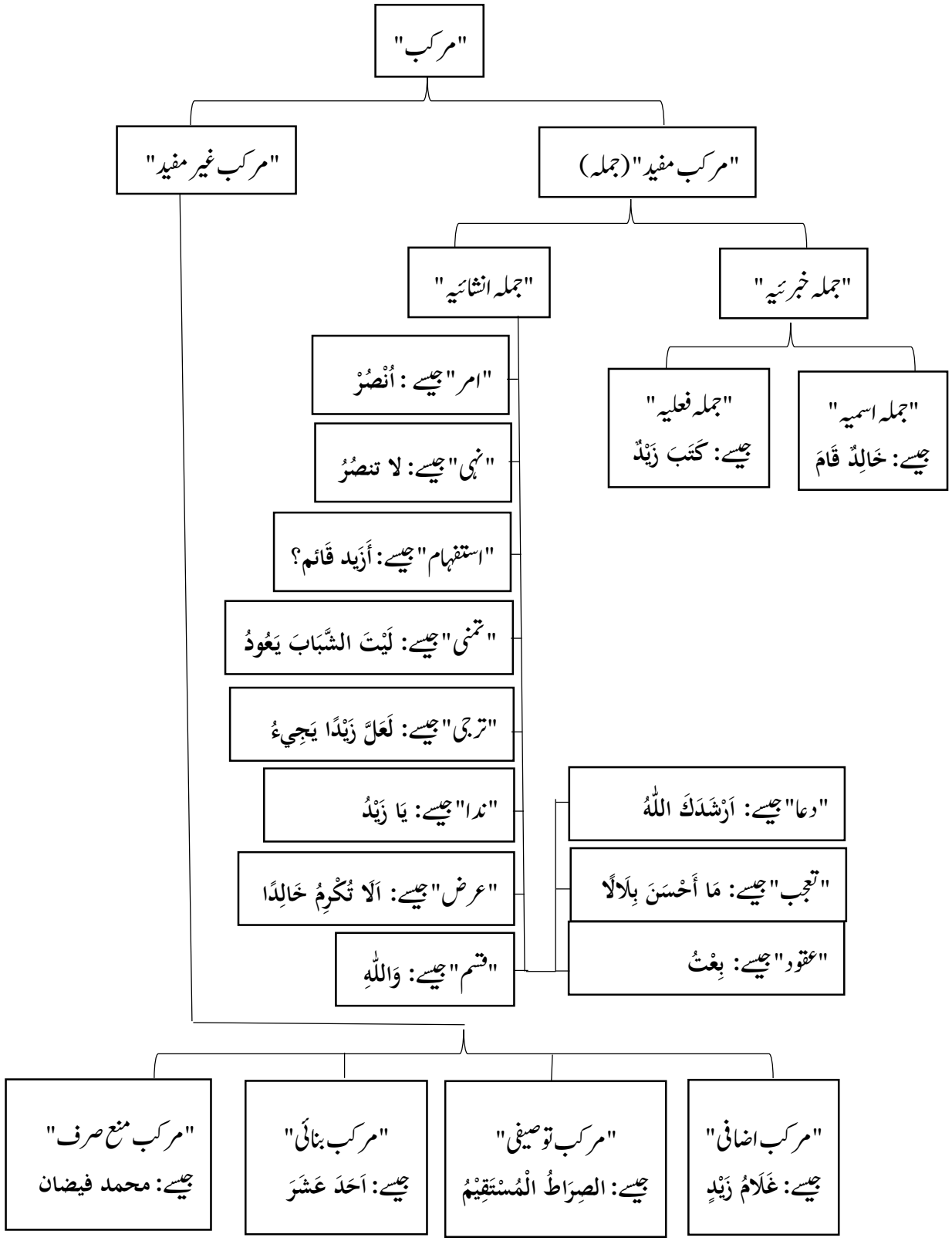
"مرکب"
"مرکب مفید" (جملہ)
"مرکب غیر مفید"
"جملہ خبریہ"
"جملہ انشائیہ"
"جملہ اسمیہ"
جیسے: خَالِدٌ قَامَ
"جملہ فعلیہ"
جیسے: کَتَبَ زَیْدٌ
"امر" جیسے : اُنْصُرْ
"نہی" جیسے: لا تنصُرُ
"استفہام" جیسے: أَزَید قَائم؟
"تمنی" جیسے: لَیْتَ الشَّبَابَ یَعُودُ
"ترجی" جیسے: لَعَلَّ زَیْدًا یَجِيءُ
"ندا" جیسے: یَا زَیْدُ
"عرض" جیسے: اَلَا تُکْرِمُ خَالِدًا
"قسم" جیسے: وَاللّٰہِ
"دعا" جیسے: اَرْشَدَکَ اللّٰہُ
"تعجب" جیسے: مَا أَحْسَنَ بِلَالًا
"عقود" جیسے: بِعْتُ
"مرکب اضافی"
جیسے: غُلَامُ زَیْدٍ
"مرکب توصیفی"
جیسے: الصِرَاطُ الْمُسْتَقِیْمُ
"مرکب بنائی"
جیسے: اَحَدَ عَشَرَ
"مرکب منع صرف"
جیسے: محمد فیضان

اسم کی تقسیمات

اسم کی "پہلی" تقسیم:

معیَّن اور غیر معیَّن ہونے کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں: 1- "معرفہ" 2- "نکرہ"

1- "معرفہ": وہ اسم ہے جس سے کوئی مُعیَّن اور مخصوص چیز سمجھ میں آئے، جیسے: **مَکَّہ** (ایک معین جگہ کا نام ہے)۔

2- "نکرہ": وہ اسم ہے جس سے کوئی غیر مُعیَّن چیز سمجھ میں آئے، جیسے: **رَجُلٌ** (کوئی ایک مرد)۔

معرفہ کی تقسیم

معرفہ کی سات قسمیں ہیں: 1- "ضمیر" 2- "اسم اشارہ" 3- "اسم موصول" 4- "علم" 5- "معرف باللام" 6- "معرف بالاضافہ" 7- "معرف بالنداء"۔

1- ضمیر کی تعریف: وہ اسم ہے جس سے متکلم، مخاطب یا غائب سمجھ میں آئے، جیسے: **أَنَا** (میں)، **أَنْتَ** (آپ)، **هُوَ** (وہ) ۔

2- اسم اشارہ کی تعریف: وہ اسم ہے جس سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے، جیسے: **هٰذَا رَجُلٌ** میں "**هٰذَا**"۔

3- اسم موصول کی تعریف: وہ اسم ہے جو صلہ کے ساتھ مل کر جملے کا جز بنے، جیسے: **جَاءَ الَّذِیْ اَبُوْهُ عَالِمٌ**، اس میں "**اَلَّذِیْ**" اسم موصول ہے۔

4- عَلَم کی تعریف: وہ اسم ہے جو کسی خاص شخص، خاص جگہ یا خاص چیز کا نام ہو، جیسے: **اَحْمَدُ، مَکَّة، زَمْزَم** ۔

5- مُعَرَّف بِاَلّام کی تعریف: وہ اسم ہے جس پر الف لام داخل کر کے اس کو معرفہ بنایا گیا ہو، جیسے: **اَلرَّجُلُ** (خاص مرد)۔

6- معرف بالاضافت کی تعریف: وہ اسم ہے جو معرفہ کی مذکورہ بالا پانچوں قسموں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو، جیسے: کِتَابُہ، کِتَابُ ھَذَا، کِتَابُ الَّذِی، کِتَابُ زیدٍ، کِتَابُ الرَّجُلِ۔

7- مُعرف بِالنِّداء کی تعریف: وہ اسم ہے جس پر حرف ندا داخل کر کے اس کو معرفہ بنایا گیا ہو، جیسے: یَا طَالِبُ میں "طَالِبُ" جو طَالِبُ نکرہ تھا اب معرفہ بن گیا۔

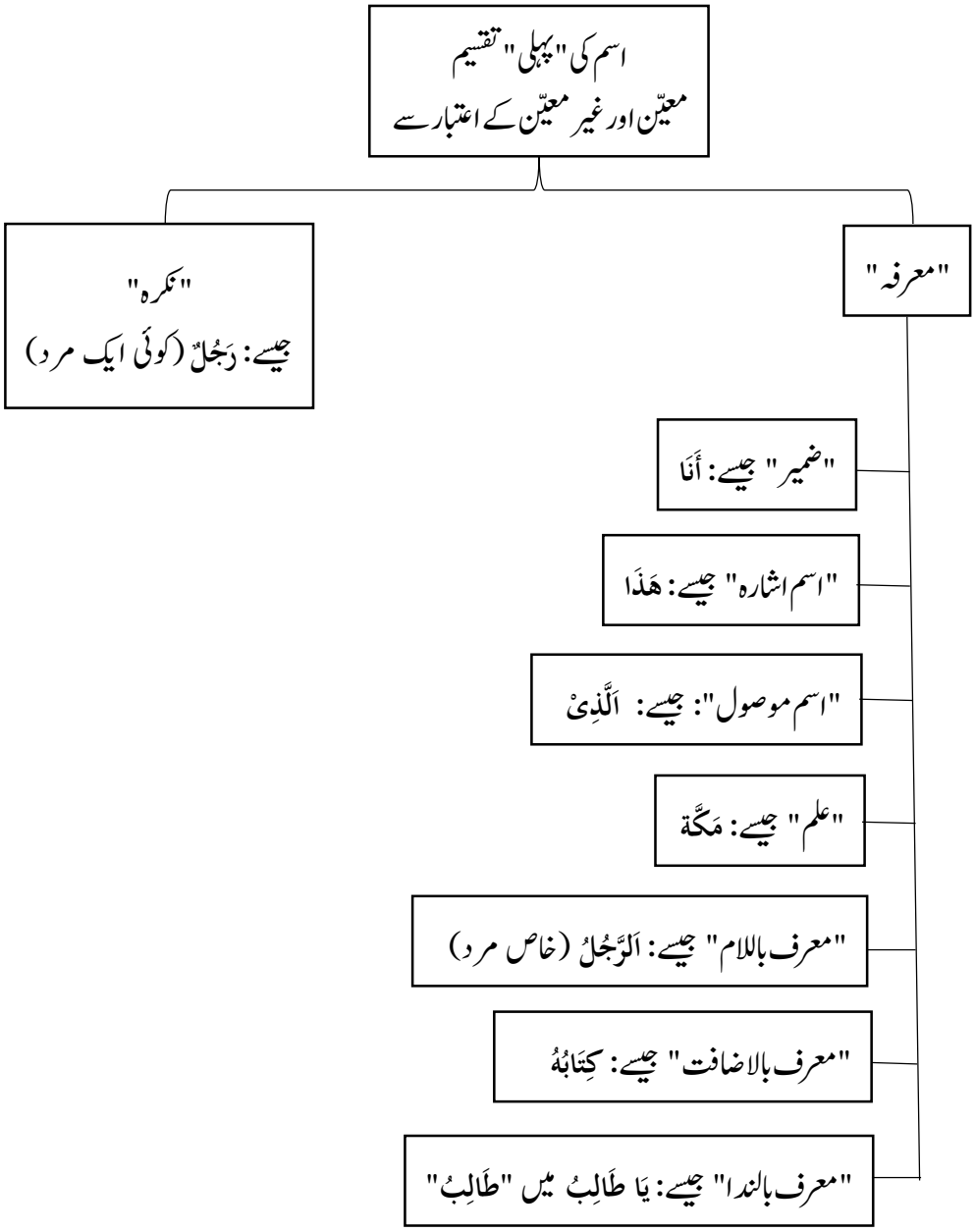
اسم کی "پہلی" تقسیم
معیّن اور غیر معیّن کے اعتبار سے
"نکرہ"
جیسے: رَجُلٌ (کوئی ایک مرد)
"معرفہ"
"ضمیر" جیسے: أَنَا
"اسم اشارہ" جیسے: ھَذَا
"اسم موصول": جیسے: اَلَّذِیْ
"علم" جیسے: مَکَّۃ
"معرف باللام" جیسے: اَلرَّجُلُ (خاص مرد)
"معرف بالاضافت" جیسے: کِتَابُہُ
"معرف بالندا" جیسے: یَا طَالِبُ میں "طَالِبُ"

اسم کی "دوسری" تقسیم

جنس کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں: 1- "مذکر" 2- "مؤنث"

1- مذکر کی تعریف: وہ اسم ہے جس میں تانیث کی علامت موجود نہ ہو، جیسے: رَجُلٌ۔

2- مونث کی تعریف: وہ اسم ہے جس میں تانیث کی علامت موجود ہو جیسے کُرَّاسَةٌ۔

تانیث کی علامات: تانیث کی تین علامات ہیں: 1- گول "تاء" کا ہونا، جیسے: کُرَّاسَةٌ۔2- "الف مقصورہ[1]" کا ہونا، جیسے: حُبْلیٰ۔(الف مقصورہ وہ زائد الف ہے جو اسم کے آخر میں ہو اور اس کے بعد ہمزہ نہ ہو۔)3- "الف ممدودہ" کا ہونا جیسے: حَمْرَاءُ۔(الف ممدودہ وہ زائد الف ہے جو اسم کے آخر میں ہو اور اس کے بعد ہمزہ ہو۔)

"معنی" کے اعتبار سے مؤنث کی تقسیم

معنی کے اعتبار سے مؤنث کی دو قسمیں ہیں: 1- "مؤنث حقیقی" 2- "مؤنث غیر حقیقی"

1- مؤنث حقیقی کی تعریف: وہ مؤنث ہے جس کے مقابلے میں جاندار مذکر ہو، جیسے: زَيْنَب، نَاقَةٌ۔

2- مؤنث غیر حقیقی کی تعریف: وہ مؤنث ہے جس کے مقابلے میں جاندار مذکر نہ ہو جیسے: ظُلْمَةٌ، اَرْضٌ۔

"علامتِ تانیث" کے اعتبار سے مؤنث کی تقسیم

علامت تانیث کے ظاہر ہونے اور نہ ہونے کے اعتبار سے مؤنث کی دو قسمیں ہیں، 1- "مؤنث قیاسی" 2- "مؤنث سَماعی"

1- مؤنث قیاسی کی تعریف: وہ مؤنث ہے جس میں علامتِ تانیث ظاہر ہو جیسے: کُرَّاسَةٌ۔

2 مؤنث سَماعی کی تعریف: وہ مؤنث ہے جس میں علامت تانیث ظاہر نہ ہو، بلکہ اہل عرب نے اس کو مؤنث استعمال کیا ہو:

---

(1) الف مقصورہ کی علامت کے لئے دو شرائط ہیں: 1- زائد ہو۔ 2- تاء کو قبول نہ کرے۔

مؤنث سماعی کی چھ (6) صورتیں ہیں:

1- عورتوں کے نام، جیسے:زَیْنَب۔

2- ملکوں اور شہروں کے نام، جیسے:باکستان،اسلام آباد۔

3- جماعتوں کے، جیسے:جمعیت علمائے اسلام۔

4- تمام قبیلوں کے نام، جیسے:بنوہاشم۔

5- جسم کے وہ اعضاء جو دو دو ہیں، جیسے: اَلْعَیْنُ(آنکھ)۔

6- چند مخصوص اشیاء، جیسے:اَرْضٌ (زمین)، شَمْسٌ (سورج)۔

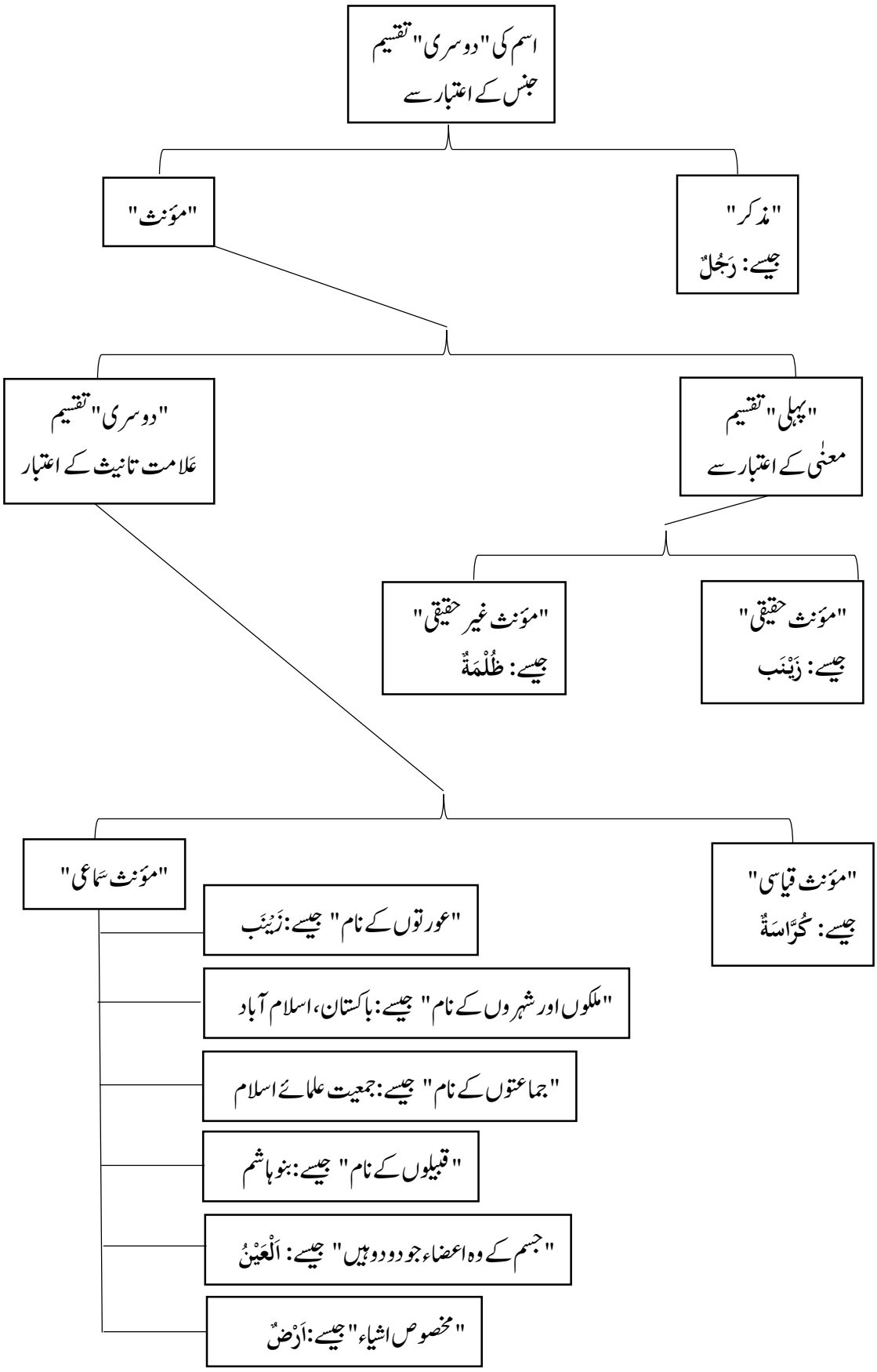
اسم کی "دوسری" تقسیم
جنس کے اعتبار سے
"مذکر"
جیسے: رَجُلٌ
"مؤنث"
"پہلی" تقسیم
معنٰی کے اعتبار سے
"مؤنث حقیقی"
جیسے: زَیْنَب
"مؤنث غیر حقیقی"
جیسے: ظُلْمَةٌ
"دوسری" تقسیم
عَلامت تانیث کے اعتبار
"مؤنث قیاسی"
جیسے: کُرَّاسَةٌ
"مؤنث سَماعی"
"عورتوں کے نام" جیسے: زَیْنَب
"ملکوں اور شہروں کے نام" جیسے: پاکستان، اسلام آباد
"جماعتوں کے نام" جیسے: جمعیت علمائے اسلام
"قبیلوں کے نام" جیسے: بنو ہاشم
"جسم کے وہ اعضاء جو دو دو ہیں" جیسے: اَلْعَیْنُ
"مخصوص اشیاء" جیسے: اَرْضٌ

اسم کی "تیسری " تقسیم

"افراد کی تعداد" کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں: 1- " واحد" 2- "تثنیہ" 3- "جمع"

1- واحد کی تعریف: وہ اسم ہے جو ایک فرد پر دلالت کرے، جیسے: رَجُلٌ (ایک مرد)۔

2- تثنیہ کی تعریف: وہ اسم ہے جو دو افراد پر دلالت کرے، جیسے: رَجُلَانِ۔

تثنیہ بنانے کا طریقہ: واحد کے آخر میں الف ساکن ماقبل مفتوح اور مابعد نون مکسور لائیں گے، یا یائے ساکنہ ماقبل مفتوح اور مابعد نون مکسور لائیں گے، جیسے: رَجُلَانِ، رَجُلَيْنِ۔

3- جمع کی تعریف: وہ اسم ہے جو دو سے زائد افراد پر دلالت کریں، جیسے: رِجَالٌ (کئی مرد) مُسْلِمُوْنَ (کئی مسلمان)۔

جمع کی تقسیم

جمع کی دو قسمیں ہیں: 1- "جمع سالم " 2- "جمع مُکَسَّر"

1- جمع سالم کی تعریف: وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن نہ بدلے، جیسے: مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ۔

2- جمع مکسر کی تعریف: وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن بدل جائے، جیسے: رَجُلٌ سے رِجَالٌ۔

جمع سالم کی تقسیم

جمع سالم کی دو قسمیں ہیں: 1- "جمع مذکر سالم" 2- "جمع مؤنث سالم"

1- جمع مذکر سالم کی تعریف: وہ جمع ہے جس میں واؤ ماقبل مضموم اور مابعد نون مفتوح ہو، جیسے: مُسْلِمُوْنَ، یا یائے ساکن ماقبل مکسور اور مابعد نون مفتوح ہو، جیسے: مُسْلِمِيْنَ۔

2- جمع مونث سالم کی تعریف: وہ جمع ہے جس کے آخر میں الف اور تا ہو، جیسے: مُسْلِمَاتٌ۔

جمع مکسّر کی تقسیم

جمع مکسّر کی دو قسمیں ہیں، 1- "جمع قِلَّت" 2- "جمع کثرت"

1- جمع قِلَّت کی تعریف: وہ جمع مکسّر ہے جو تین سے لے کر 10 تک کے افراد پر دلالت کرے، جیسے: اَشْهُرٌ (چند مہینے)۔

جمع قِلَّت کے "اوزان": جمع قِلَّت کے چار "اوزان" ہیں:

1- أَفْعُلٌ، جیسے: أَكْلُبُ جمع كَلْبٌ کی۔

2- أَفْعَالُ، جیسے: اَقْوَالٌ جمع قَوْلٌ کی۔

3- اَفْعِلَةٌ، جیسے: أَطْعِمَةٌ جمع طَعَام کی۔

4- فِعْلَةٌ جیسے: غِلْمَةٌ جمع غُلَامٌ کی۔

فائدہ: جمع سالم بغیر الف لام کے جمع قلت میں داخل ہے۔

2- جمع کثرت کی تعریف: وہ جمع ہیں جو 10 سے زائد افراد پر دلالت کرے جیسے: رِجَالٌ (کئی مرد)۔

جمع کثرت کی تقسیم

جمع کثرت کی دو قسمیں ہیں: 1- "جمع مُنْتَهى الجموع" 2- "جمع غیر مُنْتَهى الجموع"

1- جمع مُنْتَهى الجموع کی تعریف: وہ جمع کثرت ہے جس کی مزید جمع مکسر نہ آئے، جیسے مَسَاجِدُ۔

جمع منتهى الجموع کے "اوزان": جمع منتهى الجموع کے چار اوزان ہیں:

1- مَفَاعِلُ جیسے: مَسَاجِدُ جمع ہے مَسْجِد کی۔

2- مَفَاعِيْلُ جیسے: مَصَابِيْحُ جمع ہے مِصْبَاحٌ کی۔

3- فَعَالُ: جیسے: دَوَابُّ جمع ہے دَابَّة کی۔

4- فَعَائِلُ: جیسے: شَرَائِفُ جمع شَرِيْفٌ کی۔

2- جمع غیر منتہی الجموع کی تعریف: جمع منتہی الجموع کے علاوہ باقی جموعِ کثرت کو جمع غیر منتہی الجموع کہتے ہیں، جیسے: عِبَادٌ جمع ہے عَبْدٌ کی، وغیرہ۔

فائدہ 1: بعض جمع لفظ مفرد کے غیر سے آتی ہے، جیسے: اِمْرَأَةٌ (ایک عورت) کی جمع نِسَاءٌ (بہت سی عورتیں)۔

فائدہ 2: بعض اسم واحد جمع کا معنی دیتے ہیں، جیسے: قَوْمٌ، رَهْطٌ وغیرہ۔

فائدہ 3: بعض اسماء کی جمع خلاف قاعدہ آتی ہے، جیسے: اُمٌّ کی جمع أُمَّهَاتٌ، فَمٌ کی جمع أَفْوَاهٌ وغیرہ۔

فائدہ 4: رباعی اور خماسی لفظ کی جمع جمع منتہی الجموع کے اوزان پر آتی ہے، جیسے: جَعْفَرٌ سے جَعَافِيْرُ، عَصْفُوْرٌ سے عَصَافِيْرُ۔

فائدہ 5: جمع مذکر سالم کے علاوہ ہر جمع بتاویل جماعۃ کے واحدہ مؤنثہ کے حکم میں ہوتی ہے۔

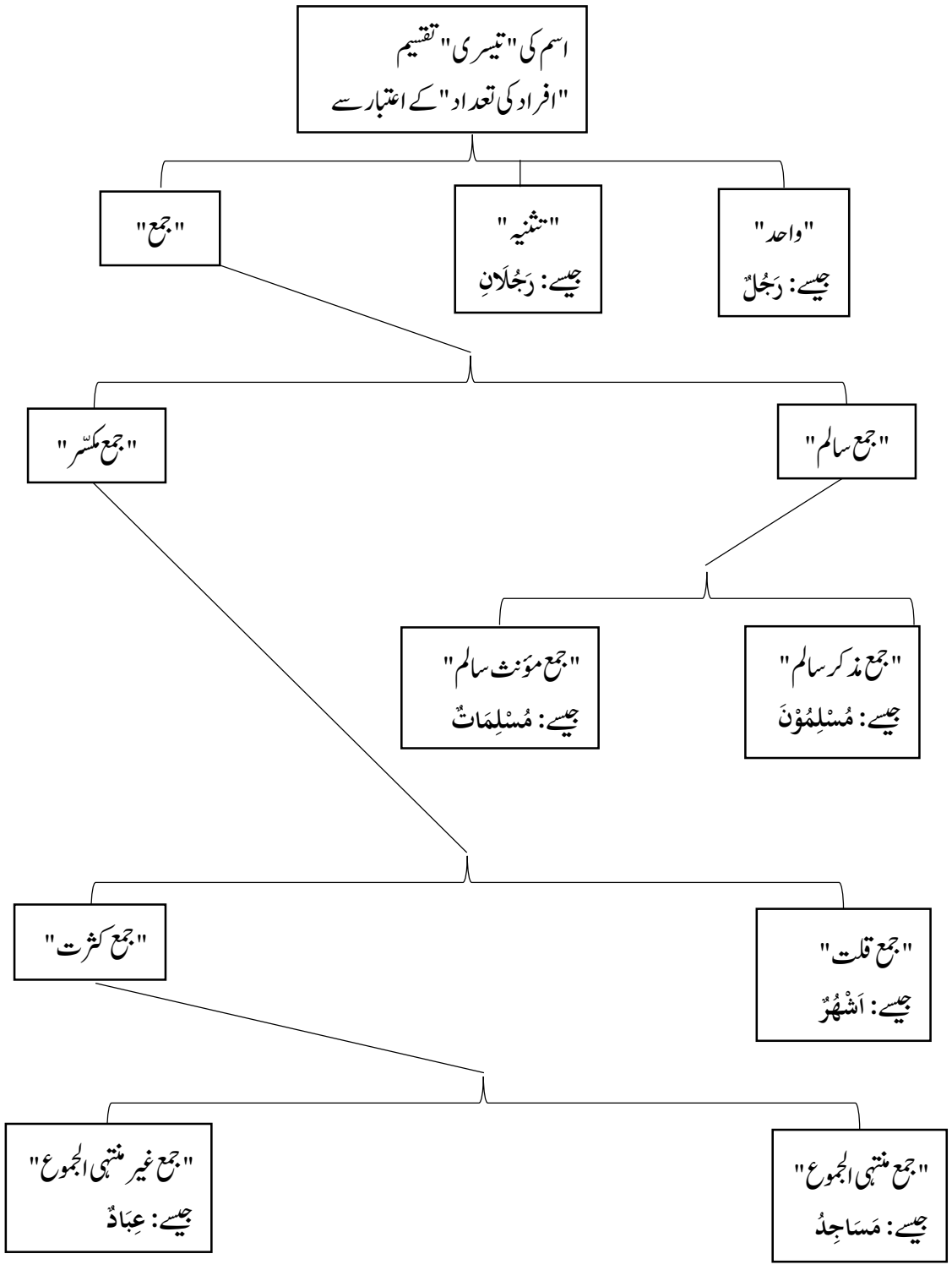
اسم کی "تیسری" تقسیم
"افراد کی تعداد" کے اعتبار سے
"واحد"
جیسے: رَجُلٌ
"تثنیہ"
جیسے: رَجُلَانِ
"جمع"
"جمع سالم"
"جمع مکسّر"
"جمع مذکر سالم"
جیسے: مُسْلِمُوْنَ
"جمع مؤنث سالم"
جیسے: مُسْلِمَاتٌ
"جمع قلت"
جیسے: اَشْهُرٌ
"جمع کثرت"
"جمع منتہی الجموع"
جیسے: مَسَاجِدُ
"جمع غیر منتہی الجموع"
جیسے: عِبَادٌ

"اسم منسوب" کا بیان

اسم کی ایک قسم اسم منسوب ہے۔

اسم منسوب کی تعریف: وہ اسم ہے جس کے آخر میں یائے نسبتی (یائے مشدد) ہو، جیسے: بَاکِسْتَانِيٌّ (پاکستان کے رہنے والا)۔

اسم منسوب بنانے کا طریقہ: اسم کے آخر میں نسبت کے لیے یائے مشدّد اور اس سے پہلے کسرہ کو زیادہ کیا جائے، جیسے: بَاکِسْتَانٌ سے بَاکِسْتَانِيٌّ۔

اسم منسوب کا فائدہ: اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کے ساتھ کسی شے کا تعلق ہے، جیسے: بَغْدَادِيٌّ (بغداد کا رہنے والا یا بغداد کی پیدا کی ہوئی چیز)، صَرْفِيٌّ (علم صرف کا جاننے والا)، نَحْوِيٌّ (علم النحو کا جاننے والا)۔

اسم منسوب کے چند ضروری قاعدے:

1- الف مقصورہ جب کلمہ میں تیسری یا چوتھی جگہ واقع ہو تو واؤ سے بدل جاتا ہے، جیسے: صَفَا سے صَفَوِيٌّ، عیسٰی سے عِیْسَوِيٌّ ، اور اگر الف مقصورہ پانچویں جگہ ہو تو گر جاتا ہے، جیسے: مُصْطَفٰی سے مُصْطَفِيٌّ۔

2- الف ممدودہ کے بعد والا ہمزہ واؤ سے بدل جاتا ہے، جیسے: بَیْضَاءُ سے بَیْضَاوِيٌّ۔

3- جس اسم میں یائے مشدّد پہلے سے ہی موجود ہو وہاں یائے نسبت لگانے کی ضرورت نہیں ہے، جیسے: شَافِعِيٌّ (ایک امام کا نام ہے) اور شَافِعِيٌّ (مذہب شافعی رکھنے والے کو بھی کہتے ہیں)۔ ہاں اگر فَعِیْلٌ کے وزن پر ہو تو پہلی موجودہ یائے مشدّد کو واؤ سے بدل کر ما قبل کو فتح دے کر آخر میں یائے نسبتی لگائیں گے، جیسے: نَبِيٌّ سے نَبَوِيٌّ۔

4- جس اسم میں تائے تانیث ہو وہ نسبت کے وقت گر جاتی ہے، جیسے: مَکَّةُ سے مَکِّيٌّ، مَدِیْنَةٌ سے مَدَنِيٌّ۔

5- اگر یاء چوتھی جگہ کسرہ کے بعد واقعہ ہو تو یاء کو حذف کرنا اور واؤ سے بدلنا دونوں جائز ہیں، جیسے: دِهْلِيٌّ سے دِهْلِيٌّ اور دِهْلَوِيٌّ ۔

6- اگر کسی اسم کے آخر سے حرف اصلی حذف کر دیا گیا ہو تو نسبت کے وقت واپس آجاتا ہے، جیسے: أَخٌ سے اَخَوِيٌّ۔

7- بعض الفاظ کی نسبت خلاف قیاس آتی ہے، جیسے: نُوْرٌ سے نُوْرَانِيٌّ۔

"اسم تصغیر" کا بیان

اسم کی ایک قسم اسم تصغیر ہے۔

اسم تصغیر کی تعریف: وہ اسم ہے جس میں چھوٹائی، حقارت یا پیار کا معنی پایا جائے، جیسے: رُجَيْلٌ (چھوٹا سا مرد)، يَابُنَيَّ (اے پیارے بیٹے)۔

اسم تصغیر کے ضروری قاعدے

1- تین حرفی اسم کی تصغیر "فُعَيْلٌ" کے وزن پر آتی ہے، جیسے: رَجُلٌ سے رُجَيْلٌ۔

2-چار حرفی اسم کی تصغیر "فُعَيْعِلٌ" کے وزن پر آتی ہے، جیسے: جَعْفَرٌ سے جُعَيْفِرٌ۔

3- پانچ حرفی اسم کی تصغیر "فُعَيْعِيْلٌ" کے وزن پر آتی ہے، بشرطیکہ اس کا چوتھا حرف مدّ ولین ہو، جیسے: قِرْطَاسٌ سے قُرَيْطِيْسٌ، اور اگر چوتھا ہر مدّ ولین نہ ہو تو اس کا پانچواں حرف حذف کر کے "فُعَيْعِلٌ" کے وزن پر لاتے ہیں، جیسے: سَفَرْجَلٌ سے سُفَيْرِجٌ۔

فائدہ 1- مؤنث سماعی کی "ۃ" تصغیر میں ظاہر ہو جاتی ہے، جیسے: اَرْضٌ سے اُرَيْضَةٌ، شَمْسٌ سے شُمَيْسَةٌ۔

فائدہ 2- جس اسم کا آخری حرف حذف ہو گیا ہو وہ تصغیر میں واپس آ جاتا ہے، جیسے: اِبْنٌ سے بُنَيٌّ، اِبْنٌ اصل میں بَنْوٌ تھا۔

"منصرف" و "غیر منصرف" کا بیان

اسم معرب کی دو قسمیں ہیں: 1- "منصرف" 2- "غیر منصرف"

1- منصرف کی تعریف: وہ اسم ہے جس میں اسباب منع صرف میں سے "دو" سبب یا "ایک" ایسا سبب جو دو سببوں کے قائم مقام ہو "نہ پایا" جائے، جیسے: زَيْدٌ۔

غیر منصرف کی تعریف: وہ اسم ہے جس میں اسباب منع صرف میں سے "دو" سبب یا "ایک" ایسا سبب جو دو سببوں کے قائم مقام ہو "پایا" جائے، جیسے: عُمَرُ۔

غیر منصرف کا حکم: غیر منصرف کے دو حکم ہیں:

1- غیر منصرف پر کسرہ اور تنوین نہیں آتے۔

2- اگر غیر منصرف مضاف ہو یا اس پر "اَلْ" داخل ہو تو اس وقت وہ منصرف ہو جائے گا اور اس پر حالت جری میں کسرہ آئے گی، جیسے: مَرَرْتُ بِمَسَاجِدِكُمْ، مَرَرْتُ بِالْمَسَاجِدِ۔

اسباب منع صرف

اسباب منع صرف نو(9)ہیں: 1- "عدل" 2- "وصف" 3- "تانیث" 4- "معرفہ" 5- "عجمہ" 6- "جمع" 7- "ترکیب" 8- "وزن فعل" 9- "الف ونون زائدتان"۔

1- عدل: وہ اسم ہے جو بغیر صرفی قاعدے کے اپنے اصلی صیغے سے نکل کر دوسرے صیغے کی طرف چلا جائے، جیسے: "عُمَرُ" اصل میں عَامِرٌ تھا، "ثَلَاثُ" اصل میں ثَلَاثَةٌ ثَلَاثَةٌ۔

2- وصف: وہ اسم ہے جو صفت بیان کرے، جیسے: أَحْمَرُ۔

نوٹ: یہاں پر وصف سے مراد اسمائے صفات ہیں۔ اسمائے صفات پانچ ہیں: 1- اسم فاعل، 2- اسم مفعول، 3- صفت مشبہ، 4- اسم تفضیل، 5-صیغہ مبالغہ۔

3- تانیث: اسم کا مؤنث ہونا، اس کی چار قسمیں ہیں:

1- تانیث بالتاء، جیسے: فَاطِمَةُ۔

حکم: تانیث بالتاء غیر منصرف کا سبب تب بنے گا جب علم ہو۔

2- تانیث باالف المقصورۃ، جیسے: حُبْلیٰ۔

3- تانیث باالف الممدودۃ، جیسے: حَمْرَاءُ۔

حکم: تانیث باالف المقصورہ اور الف ممدودہ دو سببوں کے قائم مقام ہیں، یعنی ایک ہی سبب سے کلمہ غیر منصرف ہو جاتا ہے۔

4- تانیث معنوی، جیسے: زَيْنَبُ۔

حکم: تانیث معنوی غیر منصرف کا سبب تب بنے گا جب علم ہو۔

فائدہ: تین حرفی تانیث معنوی اگر عربی ہو تو درمیان والا حرف متحرک ہونا چاہیے، جیسے: سَقَرُ (جہنم کے ایک طبقہ کا نام ہے) اور اگر متحرک نہیں ہے تو منصرف اور غیر منصرف دونوں پڑھنا جائز ہے، جیسے: هِنْدٌ۔

4- معرفہ: اس مراد اسم کا عَلَم ہونا، جیسے: اِسْمَاعِيْلُ۔

5- عُجْمہ: اسم کا عربی کے علاوہ کسی اور زبان سے ہونا، جیسے: اِبْرَاهِيْمُ (یہ عبرانی زبان کا لفظ ہے)

حکم: عجمہ کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے دو شرائط ہیں:

1- وہ اسم عَلَم ہو 2- تین حرف سے زائد ہو، جیسے: ابراہیم، یا تین حرفی ہو اور درمیان والا حرف متحرک ہو، جیسے: شَطَر (یہ ایک قلعے کا نام ہے)

فائدہ: 1- تمام انبیاء کے نام علم اور عجمہ ہونے کی وجہ سے غیر منصرف ہیں البتہ مندرذیل اٹھ نام منصرف ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم، صالح، شعیب، ھود، نوح، لوط، شِیْث، عُزَیر علیہم الصلاۃ والسلام۔

2- تمام فرشتوں کے نام علم اور عجمہ کی وجہ سے غیر منصرف ہیں، البتہ "رِضْوَان" علم اور الف نون زائدتان کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔ اور تین فرشتوں کے نام منصرف ہیں مُنْکَر، نَکِیْر، مَالِک۔

6- جمع: جمع سے مراد اسم کا جمع منتہی الجموع ہونا، جیسے: مَسَاجِدُ۔

حکم: 1- جمع منتہی الجموع بھی دو سببوں کے قائم مقام ہے،

2- جمع کا غیر منصر کا سبب بننے کے لیے شرط یہ ہے کہ اس کے آخر میں گول تا نہ ہو، جیسے: "مَلَائِکَۃٌ" تو یہ منصرف ہے۔

7- ترکیب: ترکیب سے مراد اسم کا مرکب منع صرف ہونا، جیسے: بَعْلَبَکُّ (ایک شہر کا نام ہے)

8- وزن فعل: وزن فعل سے مراد اسم کا فعل کے وزن پر ہونا، جیسے: اَحْمَرُ (صیغہ واحد متکلم فعل مضارع کے وزن پر ہے)، اَحْمَدُ۔

9- الف نون زائدتان: الف نون زائدتان سے مراد اسم کے آخر میں الف اور نون کا زائد ہونا، جیسے: عُثْمَانُ، عَطْشَانُ۔

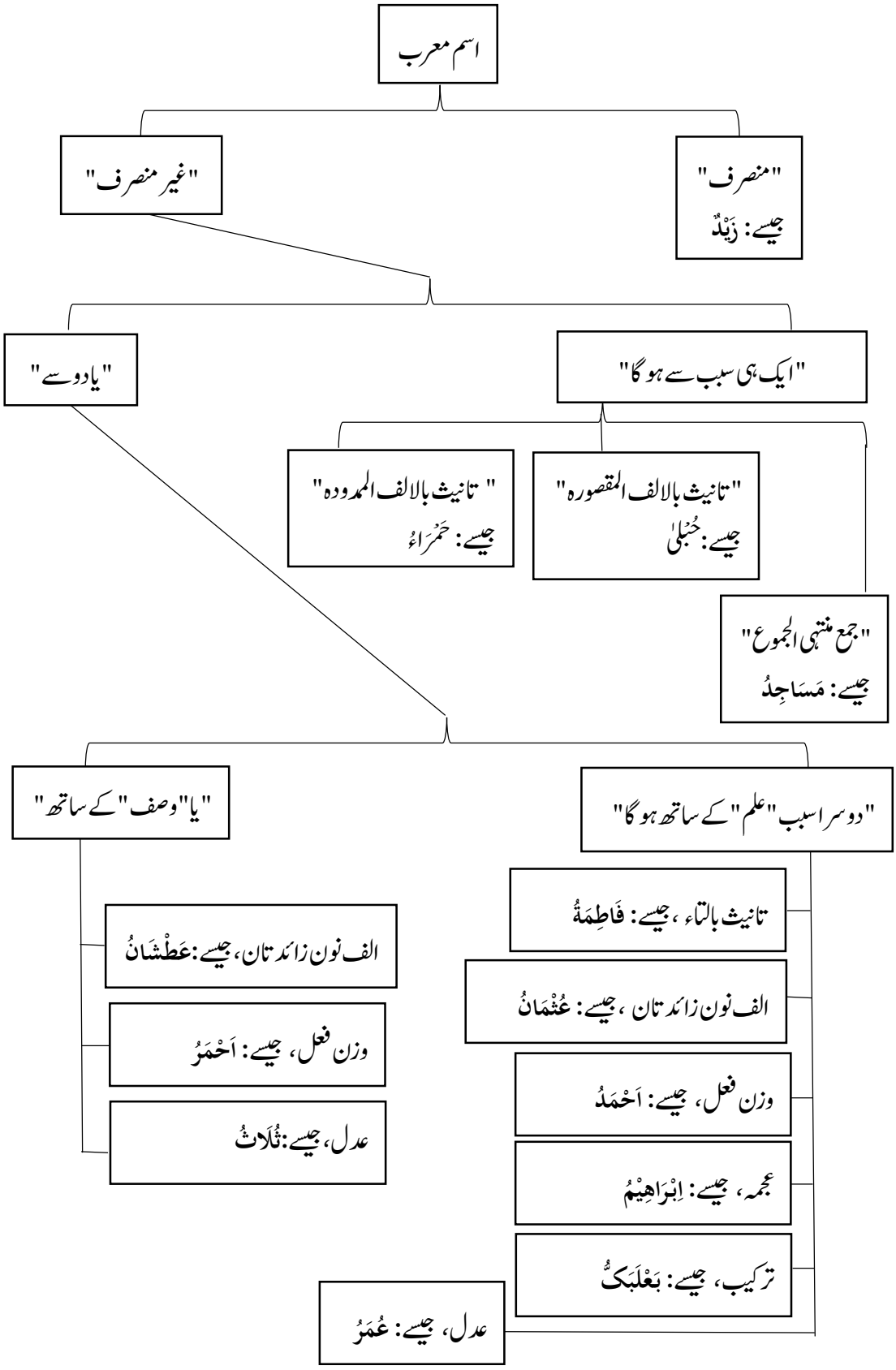
اسم معرب
"منصرف"
جیسے: زَیْدٌ
"غیر منصرف"
"ایک ہی سبب سے ہو گا"
"یادو سے"
"تانیث بالالف المقصورہ"
جیسے: حُبْلیٰ
" تانیث بالالف الممدودہ"
جیسے: حَمْرَاءُ
"جمع منتہی الجموع"
جیسے: مَسَاجِدُ
"دوسرا سبب "علم" کے ساتھ ہو گا"
"یا" وصف" کے ساتھ"
تانیث بالتاء ، جیسے: فَاطِمَةُ
الف نون زائد تان ، جیسے: عُثْمَانُ
وزن فعل، جیسے: اَحْمَدُ
عجمہ، جیسے: اِبْرَاهِیْمُ
ترکیب، جیسے: بَعْلَبَکُّ
عدل، جیسے: عُمَرُ
الف نون زائد تان، جیسے: عَطْشَانُ
وزن فعل، جیسے: اَحْمَرُ
عدل، جیسے: ثُلَاثُ

"کلمہ" کی تقسیم

کلمہ کی آخری حرف کی تبدیلی کے اعتبار سے دو قسمیں ہیں: 1- "معرب" 2- "مبنی"

1- معرب کی تعریف: وہ کلمہ ہے کہ جس کا آخر عامل کے بدلنے سے بدل جائے، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ، رَأَيْتُ زَيْدًا، مَرَرْتُ بِزَيْدٍ۔ ان مثالوں میں "زید" معرب ہے کیونکہ عامل کے بدلنے سے اس کا آخر بدل رہا ہے۔

2- مبنی کی تعریف: وہ کلمہ ہے جس کا آخر عامل کے بدلنے سے نہ بدلے جیسے: جَاءَ هَؤُلَاءِ، رَأَيْتُ هَؤُلَاءِ، مَرَرْتُ بِهَؤُلَاءِ، ان مثالوں میں "هَؤُلَاءِ" مبنی ہے کیونکہ عامل کے بدلنے سے اس کا آخر نہیں بدل رہا ہے۔

فائدہ: چند اصطلاحات: "عامل"، "معمول[1]"، "اعراب"، "محل اعراب"۔

عامل کی تعریف: وہ ہے جس کی وجہ سے کلمے کے آخر میں اعراب آئے، جیسے: "ضَرَبَ زَيْدٌ" میں "ضَرَبَ" عامل ہے۔

معمول کی تعریف: وہ لفظ ہے جس پر عامل کی وجہ سے اعراب آئے جیسے "ضَرَبَ زَيْدٌ" میں "زَيْدٌ" معمول ہے کیونکہ اس پر عامل "ضَرَبَ" کی وجہ سے اعراب آرہا ہے۔

اعراب کی تعریف: وہ حرکت (زبر، زیر اور پیش) یا حرف (الف، واؤ اور یاء) ہے جس کی وجہ سے معرب کا آخر بدلتا ہے، جیسے: حرکت کی مثال: "زَيْدٌ" کا ضمہ، حرف کی مثال: مُسْلِمُوْنَ کا واؤ۔

محل اعراب کی تعریف: وہ کلمے کا آخری حرف ہے جس پر اعراب آئے، جیسے: "زَيْدٌ" میں دال محل اعراب ہے۔ اصطلاحات کی نقشے کے ذریعے وضاحت: "ضَرَبَ زَيْدٌ"

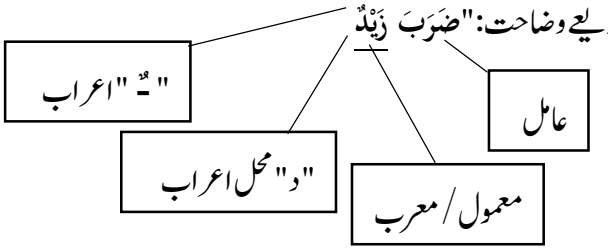

(1) معمول کو معرب بھی کہتے ہیں۔

اِعراب کی "پہلی" تقسیم

اعراب کی دو قسمیں ہیں: 1- "اِعراب بالحرکت" 2- "اِعراب بالحرف"

1- اعراب بالحرکت: وہ اعراب ہے جو ضمہ، فتحہ، کسرہ یا سکون کے ساتھ ہو، جیسے: زَیْدٌ کا ضمہ، زَیْدً اکا فتحہ، زَیْدٍ کی کسرہ اور لَمْ یَضْرِبْ کا سکون۔

2- اعراب بالحرف: وہ اعراب ہے جو واؤ، الف، یاء یا نون کے ساتھ ہو، جیسے: مُسْلِمُوْنَ کا واؤ، رَجُلَانِ کا الف، مُسْلِمِیْنَ کا یاء اور یَضْرِبُوْنَ کا نون۔

اِعراب کی "دوسری" تقسیم

اعراب کی تین قسمیں ہیں: 1- "اعراب لفظی" 2- "اعراب تقدیری" 3- "اعراب مَحَلّی"

1- اعراب لفظی: وہ اعراب ہے جو لفظوں میں ظاہر ہے، جیسے: جَاءَ زَیْدٌ میں زَیْدٌ کا اعراب لفظی ہے۔

2- اعراب تقدیری: جو لفظوں میں ظاہر نہ ہو، جیسے: جَاءَ مُوْسٰی میں مُوْسٰی کا اعراب تقدیری ہے۔

3- اعراب مَحَلّی: وہ اعراب ہے جو نہ لفظوں میں ظاہر ہو اور نہ ہی مقدر ہو بلکہ مبنی ایسی جگہ واقع ہو کہ اگر اس جگہ کوئی معرب واقع ہوتا تو اس پر لفظی یا تقدیری اعراب آتا، جیسے: جَاءَ هٰؤُلَاءِ میں هٰؤُلَاءِ کا اعراب محلی ہے۔

معرب کی اعرابی حالتیں

معرب کی اعرابی حالتیں چار ہیں: 1- "حالت رفعی" 2- "حالت نصبی" 3- "حالت جری" 4- "حالت جزمی"
"حالت رفعی" اور "حالت نصبی" اسم اور فعل دونوں میں ہوتی ہیں، "حالت جری" صرف اسم میں ہوتی ہے اور "حالت جزمی" صرف فعل میں ہوتی ہے۔

معرب کی تقسیم

معرب کی دو قسمیں ہیں:

1- "اسم متمکن" اس وقت معرب ہوتا ہے جب وہ ترکیب میں واقع ہو، جیسے: ضَرَبَ زَیْدٌ میں 'زَیْدٌ'۔

2- "فعل مضارع" جب وہ نون جمع مؤنث اور نون تاکید سے خالی ہو، جیسے: **یَضْرِبُ**۔

اسم متمکن کی وجہ تسمیہ: اسم متمکن کو اسم متمکن اس لیے کہتے ہیں **متمکّن** تَمَکُّن سے ہے اور " تَمَکُّن"کا معنی ہے "جگہ دینا" اور یہ اسم بھی اعراب کو جگہ دیتا ہے۔

اسم متمکّن کی پہچان: جتنے بھی نام ہیں سب اسم متمکن ہیں اور اسی طرح اسمائے مشتقات اسم متمکن ہیں جبکہ ترکیب میں واقع ہوں۔

اسم متمکن کے اعراب کی اقسام

اسم متمکن کے اعراب کی "9" قسمیں ہیں:

1- اعراب:

حالت رفع میں ضمہ لفظی، حالت نصب میں فتح لفظی، حالت جر میں کسرہ لفظی۔

یہ اعراب اسم متمکن کی تین قسموں کے ساتھ خاص ہیں:

1- مفرد منصرف صحیح: وہ اسم متمکن ہے جو مفرد ہو یعنی تثنیہ اور جمع نہ ہو، منصرف ہو یعنی غیر منصرف نہ ہو، صحیح ہو یعنی اس کے آخر میں حرف علت نہ ہو، جیسے: **زَیْدٌ- جَاءَ زَیْدٌ، رَأَیْتُ زَیْدًا، مَرَرْتُ بزَیْدٍ۔**

2- اسم مفرد قائم مقام صحیح: وہ اسم متمکن ہے جس کے آخر میں واؤ یا یاء ما قبل ساکن ہو، جیسے: **دَلْوٌ، ظَبْیٌ، هَذَا دَلْوٌ/ظَبْیٌ، رَأَیْتُ دَلْوًا / ظَبْیًا، نَظَرْتُ إِلیٰ دَلْوٍ/ ظَبْیٍ۔**

3- جمع مکسر منصرف صحیح: وہ اسم متمکن ہے جو جمع مکسر ہو یعنی سالم نہ ہو، منصرف ہو یعنی غیر منصرف نہ ہو، صحیح ہو یعنی اس کے آخر میں حرف علت نہ ہو، جیسے: **رِجَالٌ، جَاءَ رِجَالٌ، رَأَیْتُ رِجَالًا، مَرَرْتُ بِرِجَالٍ۔**

2- اعراب:

حالت رفع میں ضمہ لفظی اور حالت نصبی وجری میں کسرہ لفظی۔

یہ اعراب اسم متمکن کی ایک قسم کے ساتھ خاص ہے:

جمع مؤنث سالم: وہ اسم متمکن ہے جس کے آخر میں الف اور تا زائد ہو، جیسے: **مُسْلِمَاتٌ، جَاءَتْ مُسْلِمَاتٌ، رَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ۔**

3- اعراب:

حالت رفع میں ضمہ لفظی، حالت نصبی وجری میں فتح لفظی۔

یہ اعراب اسم متمکن کی ایک قسم کے ساتھ خاص ہے:

غیر منصرف: وہ اسم متمکن ہے جس میں منع صرف کے نو اسباب میں سے دو سبب یا ایک ایسا سبب جو دو کے قائم مقام ہو پایا جائے جیسے: **عُمَرُ، جَاءَ عُمَرُ، رَأَيْتُ عُمْرَ، مَرَرْتُ بِعُمَرَ۔**

4- اعراب:

حالت رفع میں واؤ لفظی، حالت نصب میں الف لفظی، حالت جر میں یاء لفظی۔

یہ اعراب اسم متمکن کی ایک قسم کے ساتھ خاص ہے:

اسمائے ستہ مکبّرہ[1]: جو یائے متکلم کے علاوہ کسی دوسرے اسم کی طرف مضاف ہوں، جیسے: **جَاءَ اَبُوْكَ، رَاَيْتُ اَبَاكَ، مَرَرْتُ بِاَبِيْكَ۔**

فائدہ: جب اسماء ستہ مکبرہ یائے ضمیر متکلم کی طرف مضاف ہوں تو اعراب تقدیری ہو گا۔

---

(1) یعنی چھ اسماء: **اَبٌ، اَخٌ، حَمٌ، هنٌ، فَمٌ، ذُوْ**، مکبرہ ہوں (تصغیر کی حالت میں نہ ہوں)، اور مفرد ہوں (تثنیہ یا جمع نہ ہوں)۔

5- اعراب:

حالت رفع میں الف لفظی حالت نصب وجر میں یاء لفظی ما قبل مفتوح۔

یہ اعراب اسم متمکن کی دو قسموں کے ساتھ خاص ہے:

1- تثنیہ: وہ اسم متمکن ہے جو دو افراد پر دلالت کرے، جیسے: رَجُلَانِ، جَاءَ رَجُلَانِ، رَاَیْتُ رَجُلَیْنِ، مَرَرْتُ بِرَجُلَیْنِ۔

2- ملحق بہ تثنیہ: وہ اسم متمکن ہے جو تثنیہ نہ ہوں لیکن اس کا اعراب تثنیہ والا ہو، جیسے: "کِلَا، کِلْتَا"، جو ضمیر کی طرف مضاف ہوں، "اِثْنَانِ، اِثْنَتَانِ"، جَاءَ کِلَاهُمَا/ اِثْنَانِ، رَاَیْتُ کِلَیْهِمَا/ اِثْنَیْنِ، مَرَرْتُ بِکِلَیْهِمَا/ اِثْنَیْنِ۔

6- اعراب:

حالت رفع میں واؤ لفظی، حالت نصب وجر میں یاء لفظی ما قبل مکسور۔

یہ اعراب اسم متمکن کی دو قسموں کے ساتھ خاص ہیں:

1- جمع مذکر سالم: وہ اسم متمکن ہے جس کے آخر میں واؤ ساکن ما قبل مضموم اور نون مفتوح ہو یا یاء ساکنہ ما قبل مکسور اور نون مفتوح ہو، جیسے: مُسْلِمُوْنَ، مُسْلِمِیْنَ، جَاءَ مُسْلِمُوْنَ، رَاَیْتُ مُسْلِمِیْنَ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ۔

2- ملحق بہ جمع مذکر سالم: وہ اسم متمکن ہیں جو جمع مذکر سالم نہ ہو لیکن ان کا اعراب جمع مذکر سالم والا ہو، جیسے: أُولُوْ[1]، عِشْرُوْنَ سے تِسْعُوْنَ[2] تک، جَاءَ عِشْرُوْنَ رَجُلًا/ أُولُوْ مَالٍ، رَاَیْتُ عِشْرِیْنَ رَجُلًا/ أُولِیْ مَالٍ، مَرَرْتُ بِعِشْرِیْنَ رَجُلًا/ بِأُولِیْ مَالٍ۔

---

(1) "أُولُوْ" ذُوْ کی جمع ہے مِنْ غیر لفظ اور اس میں الف کے بعد واؤ نہیں پڑھا جاتا۔

(2) عِشْرُوْنَ، ثَلَاثُوْنَ، أَرْبَعُوْنَ، خَمْسُوْنَ، سِتُّوْنَ، سَبْعُوْنَ، ثَمَانُوْنَ، تِسْعُوْنَ

7- اعراب:

تینوں حالتوں میں اعراب تقدیری ہو گا، حالت رفع میں ضمہ تقدیری، حالت نصب میں فتح تقدیری، حالت جر میں کسرہ تقدیری۔

یہ اعراب اسم متمکن کی دو قسموں کے ساتھ خاص ہیں:

1- اسم مقصور: وہ اسم متمکن ہے کہ جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو[1]، جیسے: **موسیٰ، جَاءَ مُوْسیٰ، رَاَیْتُ مُوْسیٰ، مَرَرْتُ بِمُوْسیٰ۔**

2- جمع مذکر سالم کے علاوہ: کوئی "دوسرا" اسم جو یائے ضمیر متکلم کی طرف مضاف ہو، جیسے: **غُلَامِیْ، جَاءَ غُلَامِیْ، رَاَیْتُ غُلَامِیْ، مَرَرْتُ بِغُلَامِیْ۔**

8- اعراب:

حالت رفع میں ضمہ تقدیری، حالت نصب میں فتح لفظی، حالت جر میں کسرہ تقدیری۔

یہ اعراب اسم متمکن کی ایک قسم کے ساتھ خاص ہے:

اسم منقوص: وہ اسم متمکن ہے جس کے آخر میں یاء ما قبل مکسور ہو، جیسے: **القَاضِیْ، جَاءَ الْقَاضِیْ، رَاَیْتُ الْقَاضِیَ، مَرَرْتُ بِالْقَاضِیْ۔**

9- اعراب:

حالت رفع میں واؤ تقدیری، حالت نصب و جر میں یاء لفظی ما قبل مکسور۔

---

(1) الف مقصورہ اس الف کو کہتے ہیں جس کے بعد ہمزہ نہ ہو۔

یہ اعراب اسم متمکن کی ایک قسم کے ساتھ خاص ہے:

جمع مذکر سالم جو یاء ضمیر کی طرف مضاف ہو، جیسے: مُسْلِمِیَّ، جَاءَ مُسْلِمِیَّ، رَاَیْتُ مُسْلِمِیَّ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیَّ۔

فائدہ: مُسْلِمِیَّ کی حالت رفعی کی تعلیل: اصل میں مُسْلِمُوْنَ یَ تھا یائے متکلم کی طرف اضافت سے نون جمع گر گیا تو مُسْلِمُوْ یَ ہو گیا واؤ اور یاء جمع ہوئے، واؤ ساکن تھا اس لیے قاعدہ مَرْمِیٌّ واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کیا مُسْلِمُیَّ ہوا، پھر میم کی ضمہ کو یاء کی مناسبت سے کسرہ سے بدل دیا تو مُسْلِمِیَّ ہو گیا۔

مُسْلِمِیَّ کی حالت نصبی وجری کی تعلیل: اصل میں مُسْلِمِیْنَ یَ تھا یائے متکلم کی طرف اضافت سے نون جمع گر گیا تو مُسْلِمِیْ یَ ہو گیا پھر یا یا دو حرف ایک جیسے جمع ہو گئے تو پہلے کا دوسرے میں ادغام کر دیا۔

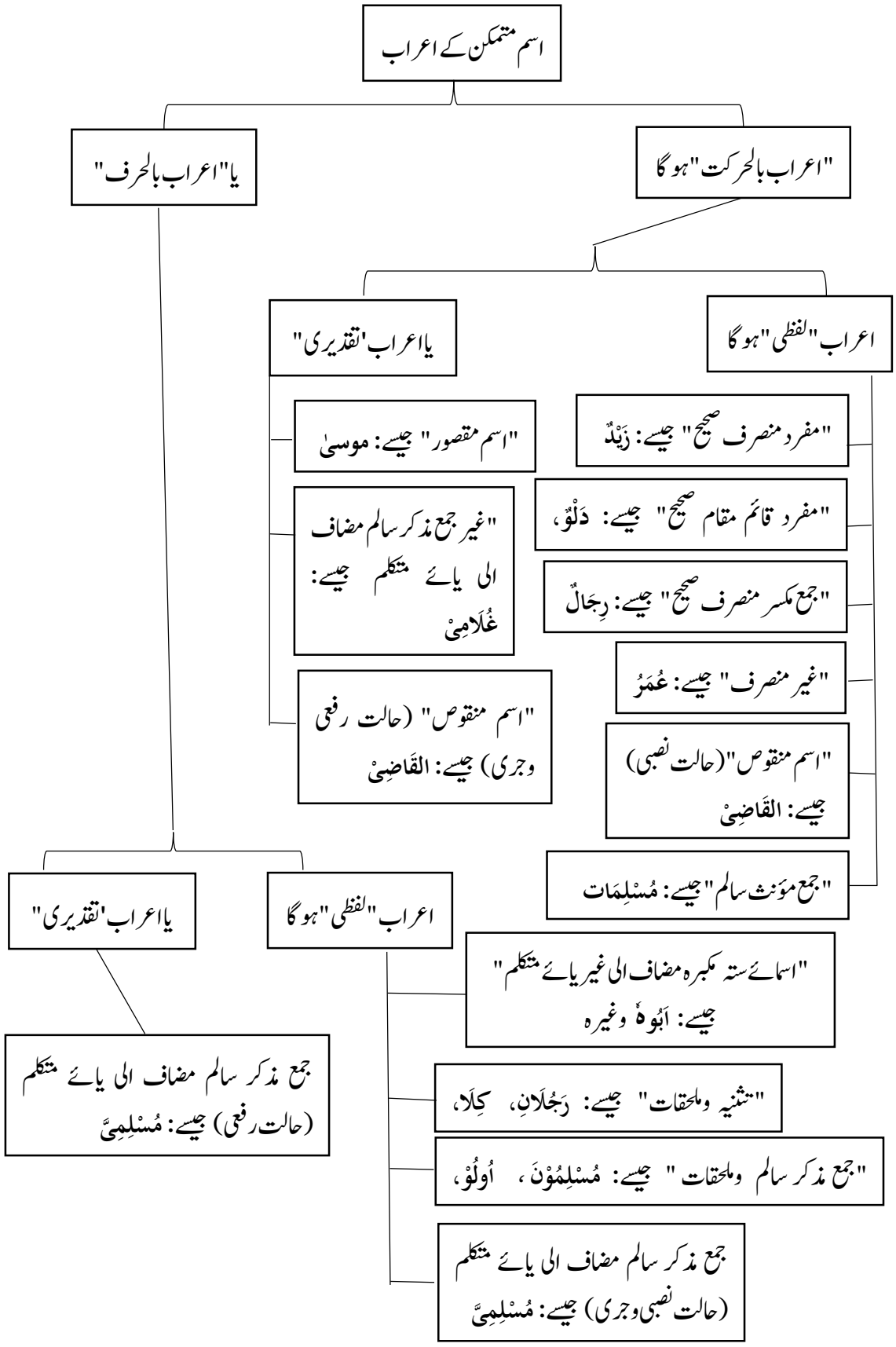
اسم متمکن کے اعراب
"اعراب بالحرکت" ہو گا
یا"اعراب بالحرف"
اعراب "لفظی" ہو گا
یااعراب 'تقدیری"
"مفرد منصرف صحیح" جیسے: زَیْدٌ
"مفرد قائم مقام صحیح" جیسے: دَلْوٌ،
"جمع مکسر منصرف صحیح" جیسے: رِجَالٌ
"غیر منصرف" جیسے: عُمَرُ
"اسم منقوص" (حالت نصبی) جیسے: القَاضِیْ
"جمع مؤنث سالم" جیسے: مُسْلِمَات
"اسم مقصور" جیسے: موسیٰ
"غیر جمع مذکر سالم مضاف الی یائے متکلم جیسے: غُلَامِیْ
"اسم منقوص" (حالت رفعی وجری) جیسے: القَاضِیْ
اعراب "لفظی" ہو گا
یااعراب 'تقدیری"
"اسمائے ستہ مکبرہ مضاف الی غیر یائے متکلم" جیسے: اَبُوہُ وغیرہ
"تثنیہ وملحقات" جیسے: رَجُلَانِ، کِلَا،
"جمع مذکر سالم وملحقات" جیسے: مُسْلِمُوْنَ، اُولُوْ،
جمع مذکر سالم مضاف الی یائے متکلم (حالت نصبی وجری) جیسے: مُسْلِمِیَّ
جمع مذکر سالم مضاف الی یائے متکلم (حالت رفعی) جیسے: مُسْلِمِیَّ

مبنی کی تقسیم

مبنی کی دو قسمیں ہیں: 1- "مبنی اصل" 2- "مبنی غیر اصل"

1- مبنی اصل: وہ ہے جو اپنی ذات کے اعتبار سے مبنی ہو اور مبنی ہونے میں کسی کا محتاج نہ ہو، مبنی اصل تین چیزیں ہیں:

1- "فعل ماضی"(عام ہے معلوم، مجہول، مثبت یا منفی ہو)، جیسے: ضَرَبَ وغیرہ۔

2- "فعل امر حاضر معلوم"، جیسے: اِضْرِبْ وغیرہ۔

3- "تمام حروف"، جیسے: مِنْ، فِیْ وغیرہ۔

2- مبنی غیر اصل: وہ ہے جو اپنی ذات کے اعتبار سے مبنی نہ ہو بلکہ مبنی ہونے میں دوسرے کا محتاج ہو، مبنی غیر اصل تین چیزیں ہیں:

1- "اسم متمکن" جبکہ صرف ایک لفظ بولا جائے اس کے ساتھ مبتدا، خبر یا فعل نہ ملایا جائے، جیسے: زَیْدٌ۔

2- "فعل مضارع" جب نون جمع مونث یا نون تاکید کے ساتھ ہو، جیسے: یَضْرِبْنَ، لَیَضْرِبَنَّ، لَیَضْرِبَنْ۔

3- "اسم غیر متمکن": وہ ہے جو مبنی اصل کے مشابہ ہو، جیسے: "ھُوَ" ضمیر اس لیے مبنی ہے کہ مبنی اصل کے حرف "مِنْ" کے ساتھ حروف کی تعداد میں مشابہ ہے۔

اسم غیر متمکن کی تقسیم

اسم غیر متمکن کی آٹھ قسمیں ہیں: 1- "مضمرات" 2- "اسمائے موصولہ" 3- "اسمائے اشارہ" 4- "اسمائے افعال" 5- "اسمائے اصوات" 6- "اسمائے ظروف" 7- "اسمائے کنایات" 8- "مرکب بنائی"۔

1- مضمرات:

مُضْمرات مُضْمَر کی جمع ہے مُضْمَر ضمیر کو کہتے ہیں۔(ضمیر وہ ہے جس سے متکلم، مخاطب اور غائب سمجھ میں آئے)۔

ضمیر کی تقسیم

ضمیر کی دو قسمیں ہیں: 1- "ضمیر متّصل" 2- "ضمیر منفصل"

1- ضمیر متّصل: وہ ضمیر ہے جو اپنے عامل کے ساتھ ملی ہوئی ہو، جیسے: ضَرَبْتُ میں "تُ" ضمیر۔

2- ضمیر منفصل: وہ ضمیر ہے جو اپنے عامل سے جدا ہو، جیسے: اَنَا زَیْدٌ میں اَنَا ضمیر۔

ضمیر متصل کی تقسیم

ضمیر متصل کی تین قسمیں ہیں: 1- مرفوع متصل 2- منصوب متصل 3- مجرور متصل۔

1- ضمیر مرفوع متصل: وہ ضمیر ہے جو فعل (ماضی، مضارع اور مضارع سے بننے والی گردانیں) اور اسمائے صفات (اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ، اسم تفضیل، صیغہ مبالغہ) کے ساتھ متصل ہو اور ترکیب فاعل واقع ہو، جیسے: ضَرَبْتُ میں "تُ" ضمیر، تَضْرِبُ میں "اَنْتَ "ضمیر، لَمْ تَضْرِبْ میں "اَنْتَ" ضمیر اور، ضَارِبٌ میں "هُوَ" ضمیر۔

ترکیبی فائدہ: "افعال" اپنے فاعل یا نائب فاعل سے ملیں تو "جملہ" بنتے ہیں، اور "اسمائے صفات" اپنے فاعل اور نائب فاعل سے ملیں تو "شبہ جملہ" بنتے ہیں اور "شبہ جملہ" مرکب غیر مفید کی طرح جملے کا جزء بنتا ہے۔

ترکیب:

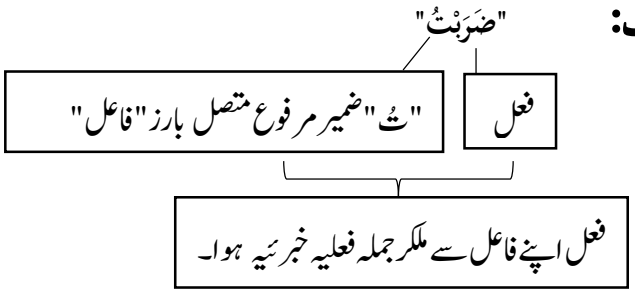

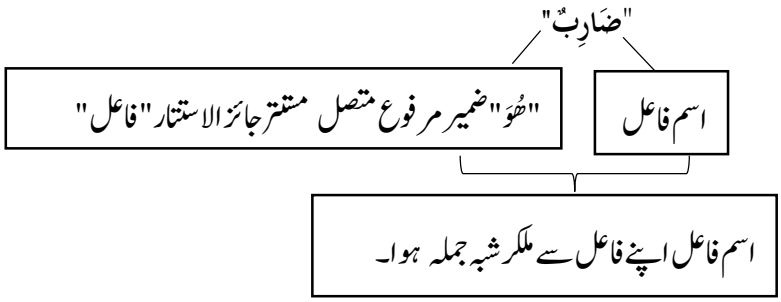

ضمیر مرفوع متصل کی تقسیم

ضمیر مرفوع متصل کی دو قسمیں ہیں: 1- "بَارِز" 2- "مُسْتَتِر"

1- بارز: وہ ضمیر ہے جو لفظوں میں ظاہر ہو، جیسے: ضَرَبْتُ میں "تُ" ضمیر بارز ہے۔

2- "مستتِر": وہ ضمیر ہے جو لفظوں میں ظاہر نہ ہو، جیسے: ضَرَبَ میں "هُوَ" ضمیر مستتِر ہے (یعنی پوشیدہ ہے)۔

فائدہ: ضمیر مرفوع متصل بارز صرف فعلوں میں ہوگی، چنانچہ "ماضی" کے "12" صیغے ضَرَبَ اور ضَرَبَتْ کے علاوہ میں ضمیر مرفوع متصل بارز ہوگی جن کے الفاظ یہ ہیں: ا، و، ا، ن، تَ، تُمَا، تُمْ، تِ، تُمَا، تُنَّ، تُ، نَا۔ اور "مضارع کے" نو (9) صیغوں میں ضمیر مرفوع متصل بارز ہوگی، چار تثنیہ کے (ان میں الف ضمیر)، دو جمع مذکر کے (ان میں واؤ ضمیر)، دو جمع مؤنث کے (ان میں نون ضمیر) اور جمہور کے کے نزدیک واحدہ مؤنثہ مخاطبہ میں یاء ضمیر، اور ہمیشہ فعلوں کے لئے فاعل بنے گی۔

مستتِر کی تقسیم

ضمیر مرفوع متصل مستتر کی دو قسمیں ہیں: 1- "واجب الاستتار" 2- "جائز الاستتار"

1- واجب الاستتار: وہ ضمیر ہے جس کا چھپانا ضروری ہے، اور یہ "فعل مضارع" کے تین صیغوں میں ہوتی ہے، 1- "صیغہ واحد مذکر حاضر"، جیسے: تَضْرِبُ میں "اَنْتَ" ضمیر، 2- "صیغہ واحد متکلم"، جیسے: اَضْرِبُ میں "اَنَا" ضمیر، 3- "صیغہ جمع متکلم"، جیسے: نَضْرِبُ میں "نَحْنُ" ضمیر۔

فائدہ: واجب الاستتار ضمیر ہمیشہ فاعل بنتی ہے۔

2- جائز الاستتار: وہ ضمیر ہے جس کا چھپانا جائز ہے (یعنی کبھی ضمیر ہوگی اور کبھی نہیں ہوگی) اور یہ فعل ماضی کے دو صیغے ضَرَبَ (میں هُوَ ضمیر) اور ضَرَبَتْ (میں هِيَ ضمیر) اور فعل مضارع کے دو صیغے يَضْرِبُ (میں هُوَ ضمیر) تَضْرِبُ (میں هِيَ ضمیر) اور "اسمائے صفات" (مثلاً ضَارِبٌ میں هُوَ، ضَارِبَانِ میں هُمَا، ضَارِبُوْنَ میں هُمْ، ضَارِبَةٌ میں هِيَ، ضَارِبَتَانِ میں هُمَا، ضَارِبَاتٌ میں هُنَّ ضمیر۔) کے صیغوں میں ہوگی۔

فائدہ: ان کے بعد اگر کلمہ مرفوع آرہا ہو وہ فاعل بنے گا اس وقت ان کے اندر ضمیر مستتِر نہیں ہوگی۔

فائدہ: اسمائے صفات سے پہلے اگر ضمیر آجائے تو ان کے اندر سے بھی وہی ضمیر نکالیں گے جو ان سے پہلے واقع ہو گی، جیسے: اَنَا ضَارِبٌ، "ضَارِبٌ" میں "اَنَا" ضمیر مستتر ہو گی نہ کہ "هُوَ" ضمیر۔

2- ضمیر منصوب متصل:

وہ ضمیر ہے جو "فعل"، "اسمائے افعال" یا "حروف مشبہ بالفعل" کے ساتھ متصل ہو، اور ترکیب میں مفعول بہ اور اسم بنتی ہیں، یہ کل 14 ضمیریں ہیں:

هُ، هُمَا، هُمْ، هَا، هُمَا، هُنَّ، كَ، كُمَا، كُمْ، كِ، كُمَا، كُنَّ، يْ، نَا۔

"فعل" کی مثال: ضَرَبَه، ضَرَبَهُمَا، ضَرَبَهُمْ، ضَرَبَهَا، ضَرَبَهُمَا، ضَرَبَهُنَّ، ضَرَبَكَ، ضَرَبَكُمَا، ضَرَبَكُمْ، ضَرَبَكِ، ضَرَبَكُمَا، ضَرَبَكُنَّ، ضَرَبَنِيْ، ضَرَبَنَا۔

" اسمائے افعال" کی مثال: رُوَيْدَه، رُوَيْدَهُمَا.... الخ

"حروف مشبہ بالفعل" کی مثال: اَنَّه اَنَّهُمَا..... الخ

ترکیب:

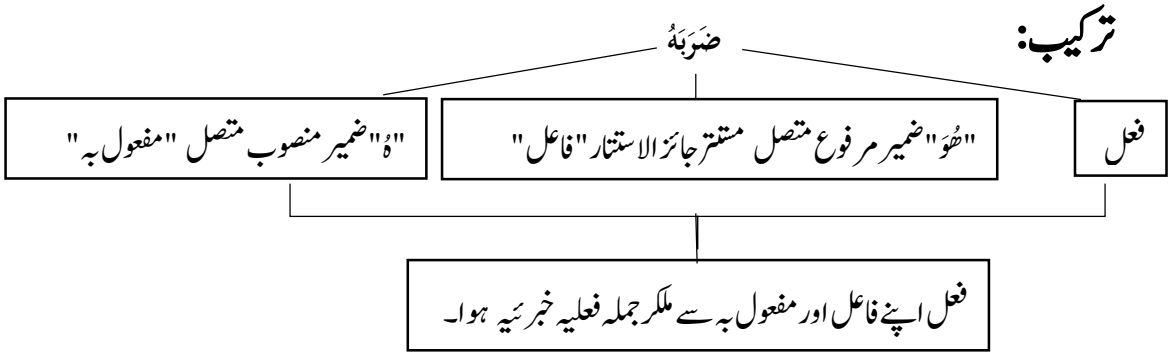
ضَرَبَهُ
فعل
"هُوَ" ضمیر مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار "فاعل"
"هُ" ضمیر منصوب متصل "مفعول بہ"
فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

3- ضمیر مجرور متصل:

وہ ضمیر ہے جو "مضاف" اور "حروف جارہ" کے ساتھ متصل ہو، اور مضاف کے ساتھ متصل ہو کر "مضاف الیہ" بنتی ہیں اور حروف جارہ کے ساتھ متصل ہو کر مجرور بنتی ہیں، یہ کل 14 ضمیریں ہیں:

هُ، هُمَا، هُمْ، هَا، هُمَا، هُنَّ، كَ، كُمَا، كُمْ، كِ، كُمَا، كُنَّ، يْ، نَا۔

"مضاف" کے ساتھ متصل کی مثال: كِتَابُه، كِتَابُهُمَا، كِتَابُهُمْ، كِتَابِهَا، كِتَابُهُمَا، كِتَابُهُنَّ، كِتَابُكَ، كِتَابُكُمَا، كِتَابُكُمْ، كِتَابُكِ، كِتَابُكُمَا، كِتَابُكُنَّ، كِتَابِيْ، كِتَابُنَا۔

حرف جارہ کے ساتھ متصل کی مثال: لَه، لَهُمَا.... الخ

ترکیب:

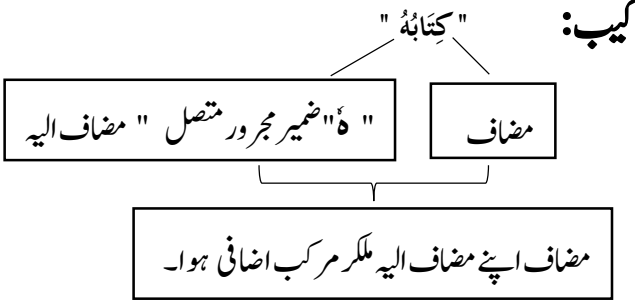

فائدہ: حروف جارہ میں سے صرف اٹھ حروف جارہ ضمیر پر داخل ہوتے ہیں باؤ، لام، رُبَّ، مِنْ، فِیْ، اِلٰی، عَنْ، علٰی۔

ضابطہ: "ضمیر منصوب متصل" اور "مجرور متصل" کی "غائب کی ضمیروں "سے پہلے "کسرہ" ہو یا "یاءِ ساکنہ" ہو تو ان کی "ھاء کو کسرہ" دیں گے ضمیر مؤنث غائبہ کے علاوہ جیسے: بِہٖ، فِیْہِ۔

ضمیر منفصل کی تقسیم

ضمیر منفصل کی دو قسمیں ہیں: 1- مرفوع منفصل 2- منصوب منفصل

1- مرفوع منفصل: وہ ضمیر ہے جو اپنے عامل سے جدا ہو اور ترکیب میں مبتدا یا تاکید واقع ہو، یہ کل 14 ضمیریں ہیں:

هُوَ، هُمَا، هُمْ، هِيَ، هُمَا، هُنَّ، اَنْتَ، اَنْتُمَا، اَنْتُمْ، اَنْتِ، اَنْتُمَا، اَنْتُنَّ، اَنَا، نَحْنُ۔

ترکیب:

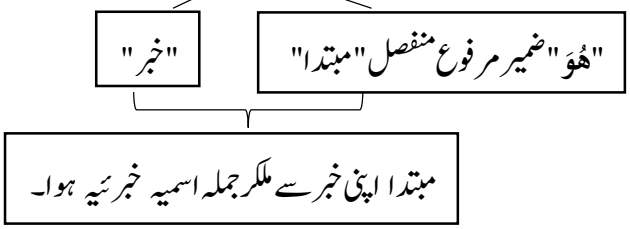

2- ضمیر منصوب منفصل: وہ ضمیر ہے جو اپنے عامل سے جدا ہو اور ترکیب میں مفعول بہ [1] واقع ہو یہ کل 14 ضمیریں ہیں:

اِيَّاه، اِيَّاهُمَا، اِيَّاهُمْ، اِيَّاهَا، اِيَّاهُمَا، اِيَّاهُنَّ، اِيَّاكَ، اِيَّاكُمَا، اِيَّاكُمْ، اِيَّاكِ، اِيَّاكُمَا، اِيَّاكُنَّ، اِيَّايَ، اِيَّانَا۔

ترکیب:

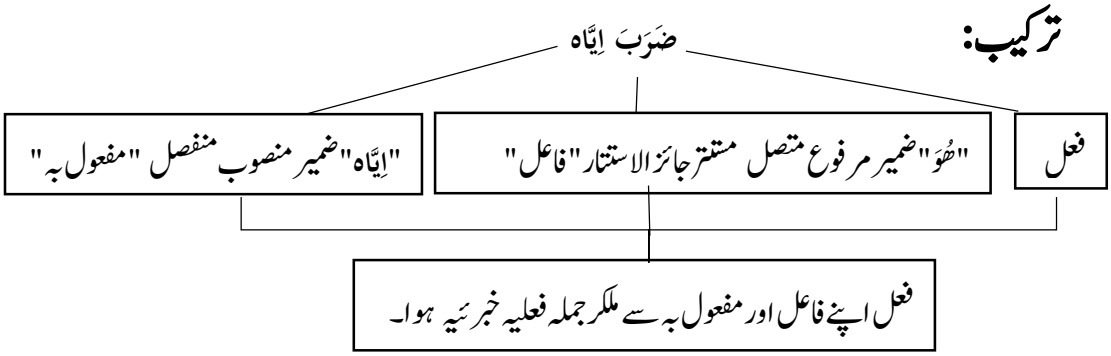
ضَرَبَ اِيَّاه
فعل
"هُوَ"ضمیر مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار "فاعل"
"اِيَّاه"ضمیر منصوب منفصل "مفعول بہ"
فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(1) یہ ضمیر ہمیشہ مفعول بہ مقدّم ہوتی ہے اور معنی میں خصوصیت کا فائدہ دیتی ہے، جیسے: اِيَّاه ضَرَبَ زَيْدٌ (زید نے صرف اس کو مارا)۔

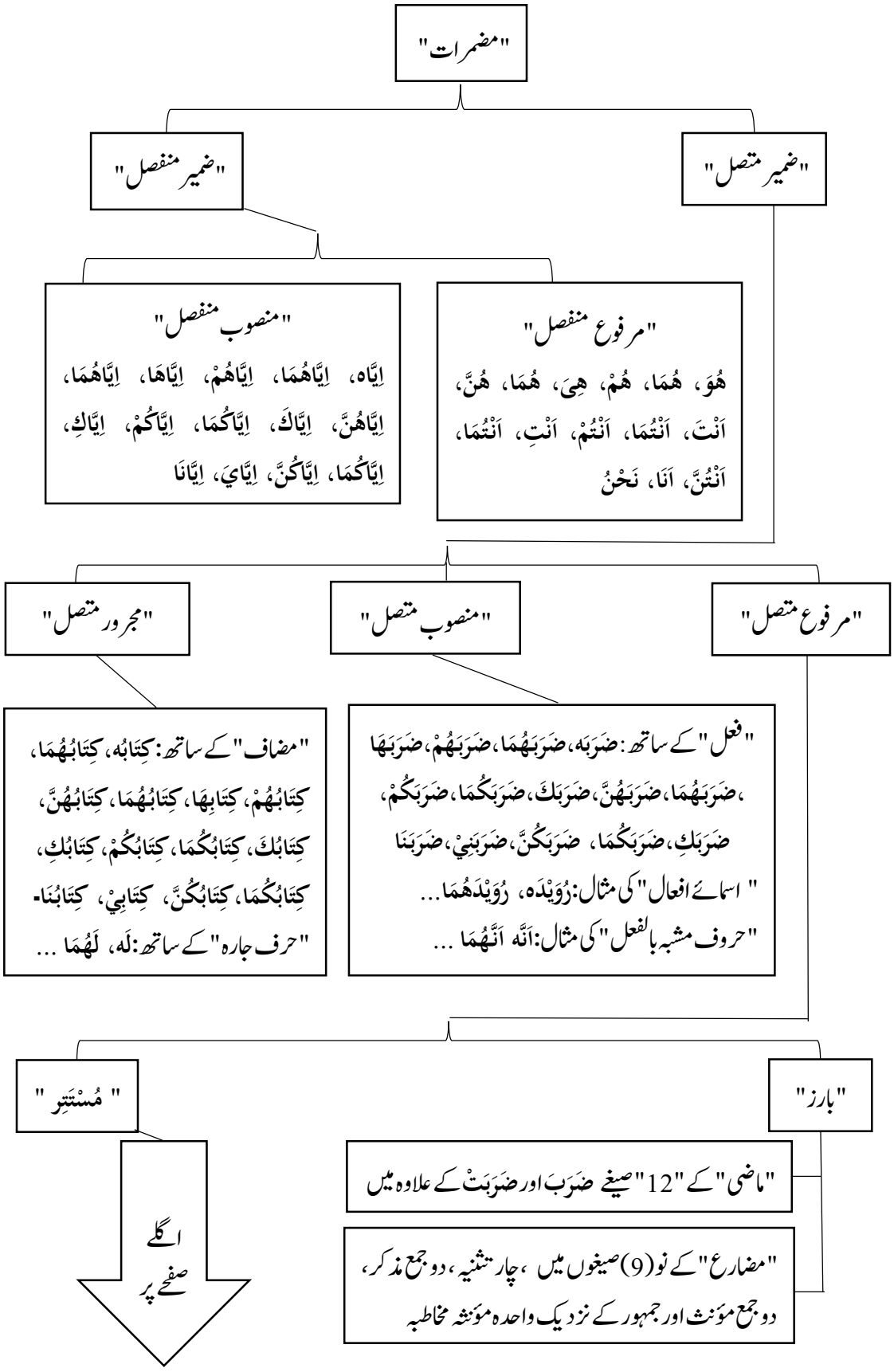
"مضمرات"
"ضمیر متصل"
"ضمیر منفصل"
"مرفوع منفصل"
هُوَ، هُمَا، هُمْ، هِيَ، هُمَا، هُنَّ، اَنْتَ، اَنْتُمَا، اَنْتُمْ، اَنْتِ، اَنْتُمَا، اَنْتُنَّ، اَنَا، نَحْنُ
"منصوب منفصل"
اِيَّاه، اِيَّاهُمَا، اِيَّاهُمْ، اِيَّاهَا، اِيَّاهُمَا، اِيَّاهُنَّ، اِيَّاكَ، اِيَّاكُمَا، اِيَّاكُمْ، اِيَّاكِ، اِيَّاكُمَا، اِيَّاكُنَّ، اِيَّايَ، اِيَّانَا
"مرفوع متصل"
"منصوب متصل"
"مجرور متصل"
"فعل" کے ساتھ: ضَرَبَه، ضَرَبَهُمَا، ضَرَبَهُمْ، ضَرَبَهَا، ضَرَبَهُمَا، ضَرَبَهُنَّ، ضَرَبَكَ، ضَرَبَكُمَا، ضَرَبَكُمْ، ضَرَبَكِ، ضَرَبَكُمَا، ضَرَبَكُنَّ، ضَرَبَنِيْ، ضَرَبَنَا
" اسمائے افعال" کی مثال: رُوَيْدَه، رُوَيْدَهُمَا...
"حروف مشبہ بالفعل" کی مثال: اَنَّه اَنَّهُمَا ...
"مضاف" کے ساتھ: كِتَابُه، كِتَابُهُمَا، كِتَابُهُمْ، كِتَابِهَا، كِتَابُهُمَا، كِتَابُهُنَّ، كِتَابُكَ، كِتَابُكُمَا، كِتَابُكُمْ، كِتَابُكِ، كِتَابُكُمَا، كِتَابُكُنَّ، كِتَابِيْ، كِتَابُنَا-
"حرف جارہ" کے ساتھ: لَه، لَهُمَا ...
"بارز"
" مُسْتَتِر "
"ماضی" کے "12" صیغے ضَرَبَ اور ضَرَبَتْ کے علاوہ میں
"مضارع" کے نو (9) صیغوں میں ، چار تثنیہ، دو جمع مذکر، دو جمع مؤنث اور جمہور کے نزدیک واحدہ مؤنثہ مخاطبہ
اگلے صفحے پر

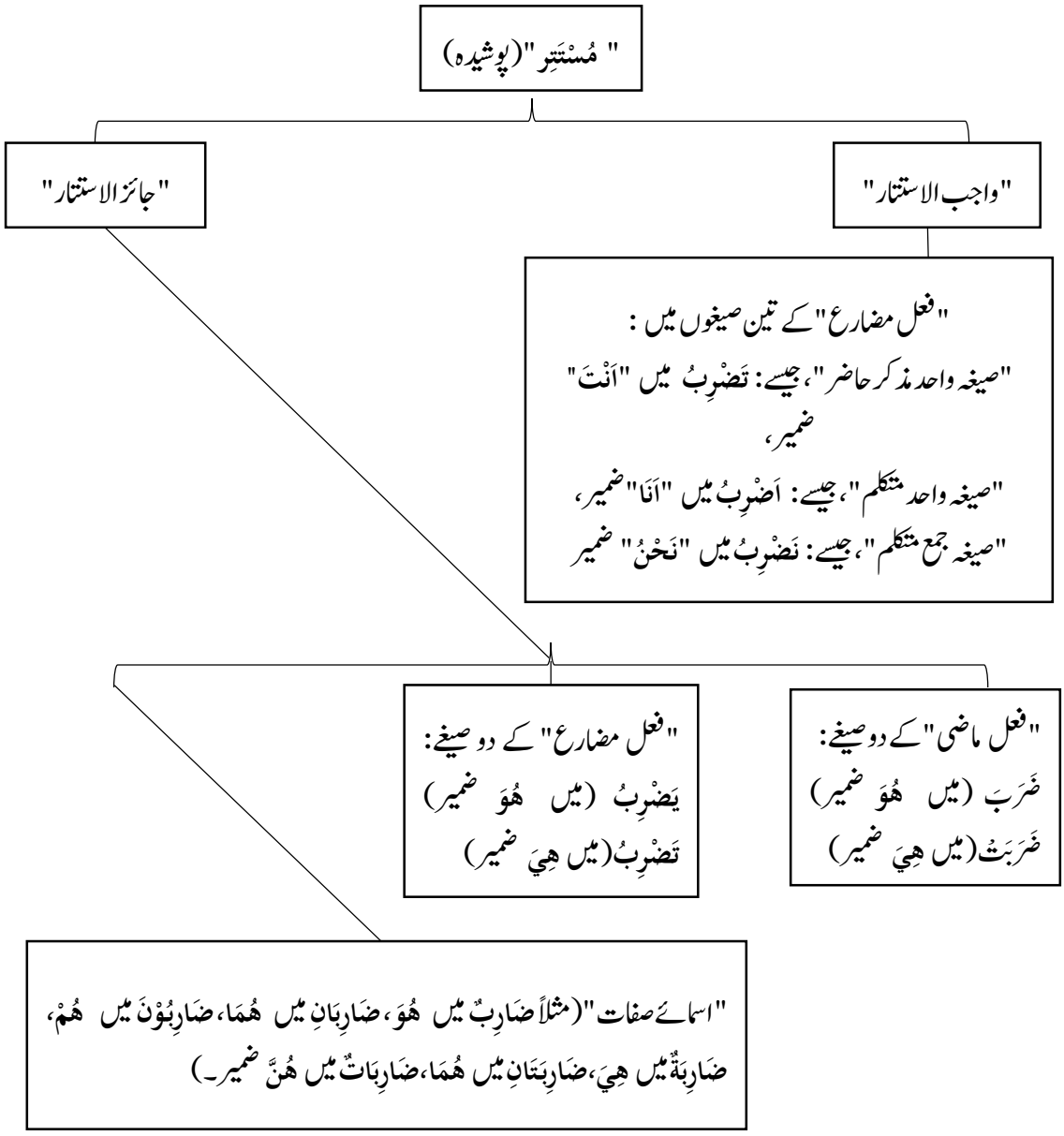
" مُسْتَتِر"(پوشیدہ)
"واجب الاستتار"
"جائز الاستتار"
"فعل مضارع" کے تین صیغوں میں :
"صیغہ واحد مذکر حاضر"، جیسے: تَضْرِبُ میں "اَنْتَ" ضمیر،
"صیغہ واحد متکلم"، جیسے: اَضْرِبُ میں "اَنَا" ضمیر،
"صیغہ جمع متکلم"، جیسے: نَضْرِبُ میں "نَحْنُ" ضمیر
"فعل ماضی" کے دو صیغے:
ضَرَبَ (میں هُوَ ضمیر)
ضَرَبَتْ(میں هِيَ ضمیر)
"فعل مضارع" کے دو صیغے:
يَضْرِبُ (میں هُوَ ضمیر)
تَضْرِبُ(میں هِيَ ضمیر)
"اسمائے صفات"(مثلاً ضَارِبٌ میں هُوَ، ضَارِبَانِ میں هُمَا، ضَارِبُوْنَ میں هُمْ، ضَارِبَةٌ میں هِيَ، ضَارِبَتَانِ میں هُمَا، ضَارِبَاتٌ میں هُنَّ ضمیر۔)

2- اسمائے موصولہ:

وہ اسماء ہیں جو صلہ کے ساتھ مل کر جملے کا جز بنے۔(جز بننے کا مطلب یہ ہے کہ مبتداء، خبر، فاعل، مفعول، بنے[1])

"صلہ" کی تعریف: صلہ اس جملے کو کہتے ہیں جو اسم موصول کے بعد واقع ہو، جیسے: **جَاءَ الَّذِیْ اَبُوْہ عَالِمٌ** میں "الَّذِیْ""اسم موصول" ہے اور **اَبُوْہ عَالِمٌ** صلہ ہے۔

ترکیب:

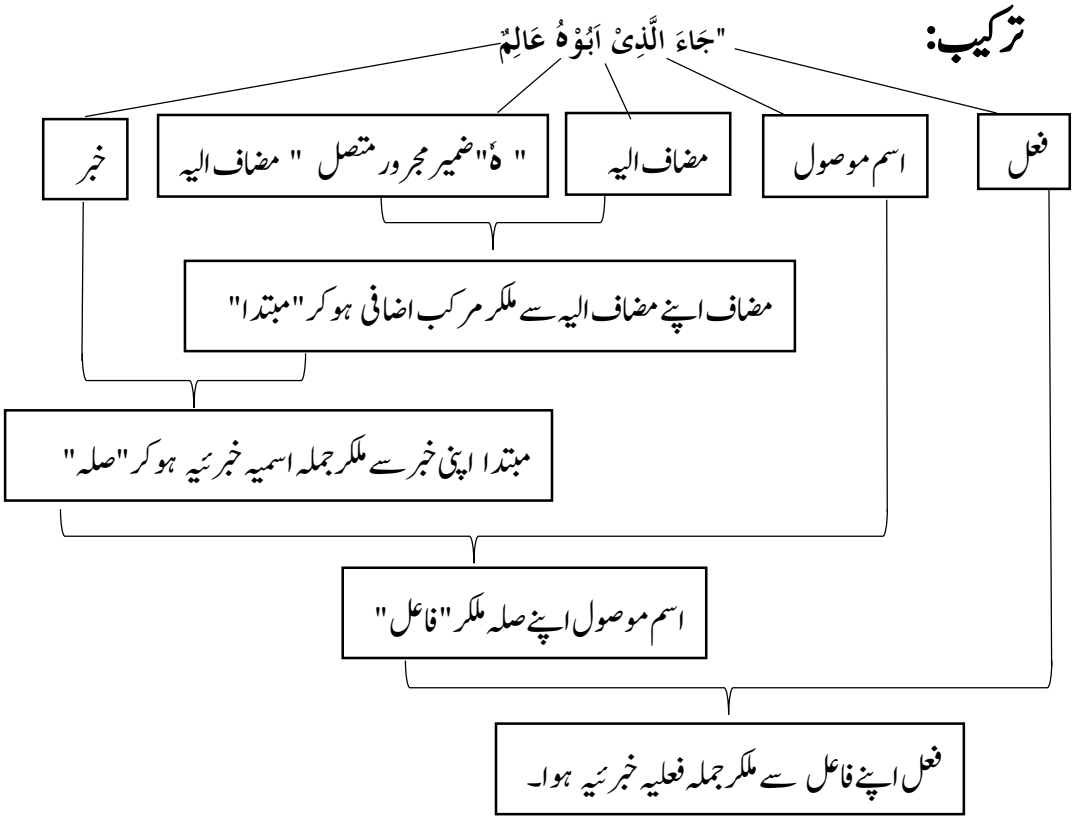
"جَاءَ الَّذِیْ اَبُوْہُ عَالِمٌ
فعل
اسم موصول
مضاف الیہ
" ہٗ"ضمیر مجرور متصل " مضاف الیہ
خبر
مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مرکب اضافی ہو کر "مبتدا"
مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر "صلہ"
اسم موصول اپنے صلہ ملکر "فاعل"
فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

نوٹ: صلہ میں دو باتیں ضروری ہیں: 1- جملہ خبریہ ہونا، 2- صلہ میں ایسی ضمیر ہونا جو اسم موصول کی طرف لوٹ رہی ہو۔

اسماء موصولہ مندرجہ ذیل ہیں:

اَلَّذِیْ (واحد مذکر کے لیے)،

اَلَّذَانِ (تثنیہ مذکر کے لیے)،

---

(1)"مبتدا" کی مثال: وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَشَدُّ حُبًّا لِّلَّهِ.،"خبر "کی مثال: هُمُ ٱلَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنفِقُواْ...،"فاعل "کی مثال: قَالَ ٱلَّذِينَ لَا يَرۡجُونَ لِقَآءَنَا.،"مفعول "کی مثال: ٱتَّبِعُواْ مَآ أُنزِلَ إِلَيۡكُم.

اَلَّذَيْنِ (تثنیہ مذکر کے لیے)،
اَلَّذِيْنَ (جمع مذکر کے لیے)،
اَلَّتِيْ (واحدہ مؤنثہ کے لیے)،
اَلَّتَانِ (تثنیہ مؤنث کے لیے)،
اَلَّتَيْنِ (تثنیہ مؤنث کے لیے)،
اَللَّاتِيْ (جمع مونث کے لیے)،
اَللَّوَاتِيْ (جمع مونث کے لیے)،
اَللَّائِيْ (جمع مونث کے لیے)،
مَا (واحد، تثنیہ، جمع، مذکر، مؤنث، اکثر غیر عاقل کے لیے)،
مَنْ (واحد، تثنیہ، جمع، مذکر، مؤنث، اکثر عاقل کے لیے)،
اَيٌّ (واحد، تثنیہ، جمع، مذکر، مؤنث، عاقل، غیر عاقل سب کے لیے)،
اَيَّةٌ (اکثر مؤنث کے لئے)۔

فائدہ: "اَیٌّ" اور "اَيَّةٌ" کا اسم موصول ہونے کے لئے دو شرطیں ہیں: 1- مضاف ہوں 2- صلہ کا پہلا جز (مبتدا) حذف ہو، جیسے: جَاءَ اَيُّهُمْ قَائِمٌ (صلہ کا پہلا جز "هُوَ" حذف ہے)۔

ترکیبی ضابطہ: صیغہ واحد مذکر غائب اور صیغہ واحدہ مونثہ غائبہ جب اسم موصول سے پہلے واقع ہوں تو ان کے اندر سے ضمیر نہیں نکالیں گے ان کا فاعل اسم موصول ہو گا، جیسے: قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ.

3- اسمائے اشارات:

وہ اسم ہیں جس سے کسی چیز کی طرف اشارہ کر کے اس سے متعین کیا جائے، جیسے: هٰذَا الرَجُلُ (یہ آدمی) میں هٰذَا۔

اسم اشارہ کی تقسیم

اسم اشارہ کی دو قسمیں ہیں: 1- "اسم اشارہ قریب" 2- "اسم اشارہ بعید"

1- اسم اشارہ قریب: وہ ہے جس سے کسی قریب کی طرف اشارہ کیا جائے۔

اسم اشارہ قریب مندرجہ ذیل ہیں:

هٰذَا (واحد مذکر کے لیے)
هٰذَانِ (تثنیہ مذکر کے لیے)
هٰذَيْنِ (تثنیہ مذکر کے لیے)

هٰذِه(واحدہ مؤنث کے لیے)
هَاتَانِ (تثنیہ مؤنثہ کے لیے)
هَاتَيْنِ(تثنیہ مؤنثہ کے لیے)
هَؤُلَاءِ(جمع مذکر اور جمع مؤنث کے لیے)

2- اسم اشارہ بعید: وہ ہے جس سے بعید چیز کی طرف اشارہ کیا جائے۔

اسمائے اشارہ بعید مندرجہ ذیل ہیں:

ذٰلِكَ(واحد مذکر کے لیے)
ذَانِكَ(تثنیہ مذکر کے لیے)
ذَيْنِكَ(تثنیہ مذکر کے لیے)
تِلْكَ(واحدہ مؤنث کے لیے)
تَانِكَ(تثنیہ مؤنث کے لیے)
تَيْنِكَ(تثنیہ مونث کے لیے)
أُولَٰئِكَ(جمع مذکر اور جمع مونث کے لیے)

فائدہ:

1- "اسمائے اشارہ قریب" کے شروع میں "ھاء" تنبیہ کا ہے، اسی طرح "اسمائے اشارہ بعید" کے آخر میں "کاف" مخاطب کی تعیین کے لیے ہے۔

2- بعض اسمائے اشارہ مکان کی طرف اشارہ کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں:

مکان قریب کے لیے: هُنَا، هٰهُنَا.

مکان بعید کے لیے: هُنَاكَ، هٰهُنَاكَ، هَنَّا، هِنَّا، هُنَالِكَ، ثَمَّ.

ترکیبی ضابطہ:

1- اسم اشارہ کے بعد کلمہ معرف باللام ہو تو اسم اشارہ کو موصوف اور بعد والے کو صفت بنائیں گے،

جیسے: "هٰذَا الرَّجُلُ"۔

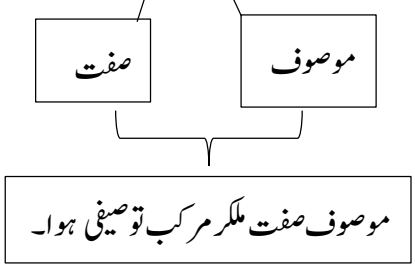

2-اگر اسم اشارہ کے بعد کلمہ معرف باللام نہ ہو تو اسم اشارہ مبتدا اور مابعد کلمہ خبر ہو گا،

جیسے: "هٰذَا قَلَمٌ".

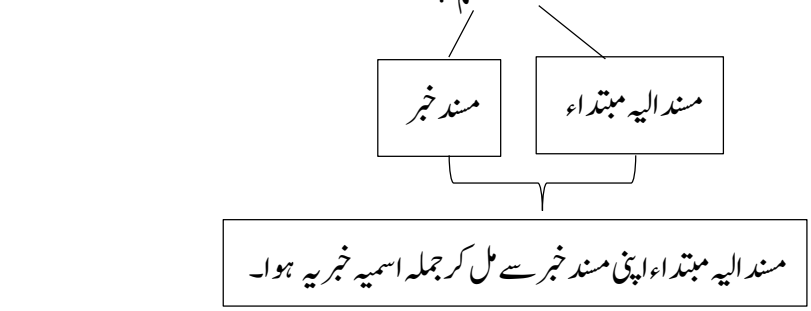

3-اگر اسم اشارہ کے بعد مرکب اضافی ہو تو اسم اشارہ مبتدا اور مابعد مرکب اضافی خبر ہو گا،

جیسے: "هٰذَا غُلَامُ زَيْدٍ".

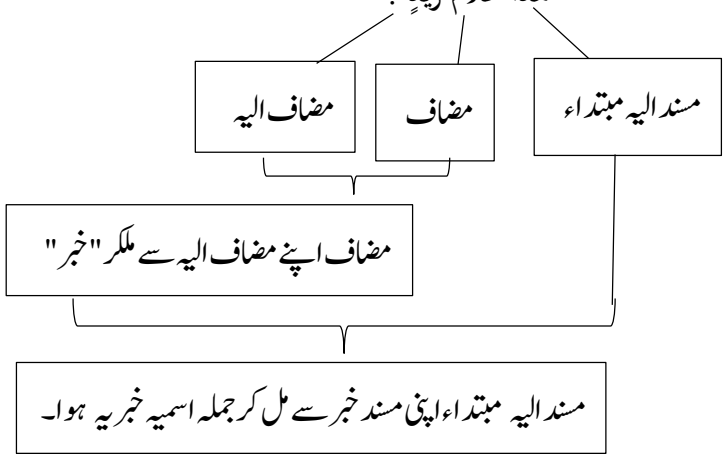

4-اگر اسم اشارہ کے بعد کلمہ معرف باللام کو خبر بنانا ہو تو اسم اشارہ اور کلمہ معرف باللام کے درمیان ضمیر مرفوع منفصل فصل لانا ضروری ہے، جیسے: "أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ"۔

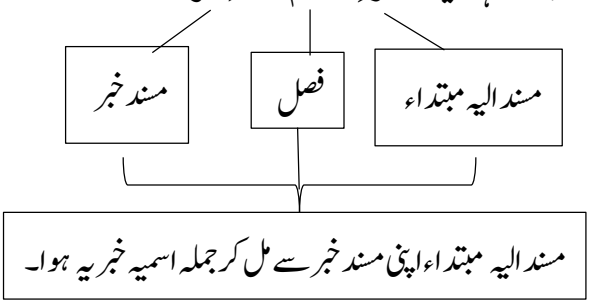

4- اسمائے افعال:

وہ اسم ہیں جو فعل کے معنی میں ہوں اور فعل کی طرح عمل کریں، جیسے: هَيْهَاتَ النَّجَاحُ بِلَا عَمَلٍ (بغیر محنت کے کامیابی بہت دور ہے) میں "هَيْهَاتَ"۔

ترکیب:

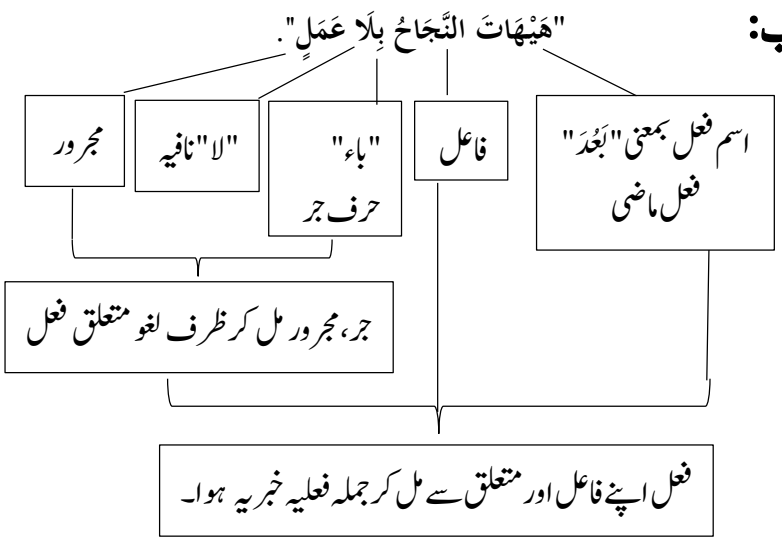
"هَيْهَاتَ النَّجَاحُ بِلَا عَمَلٍ".
اسم فعل بمعنی "بَعُدَ" فعل ماضی
فاعل
"باء" حرف جر
"لا" نافیہ
مجرور
جر، مجرور مل کر ظرف لغو متعلق فعل
فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اسمِ فعل کی تقسیم

اسمِ فعل کی تین قسمیں ہیں: 1- "اسم فعل بمعنی ماضی" 2- "اسم فعل بمعنی مضارع" 3- "اسم فعل بمعنی امر"

1- اسم فعل بمعنی ماضی: وہ اسم فعل ہے جو فعل ماضی کے معنی میں ہو، جیسے:

اسمائے افعال	بمعنیٰ ماضی	معنیٰ
هَيْهَاتَ	بَعُدَ	دور ہوا
شَتَّانَ	اِفْتَرَقَ	جدا ہوا
سَرْعَانَ	سَرِعَ	جلدی کی

2- اسم فعل بمعنی مضارع: وہ اسم فعل ہے جو فعل مضارع کے معنی میں ہو، جیسے: "آہِ" بمعنی مضارع "أَتَأَلَّمُ" معنی: میں تکلیف محسوس کر رہا ہوں۔

ترکیب:

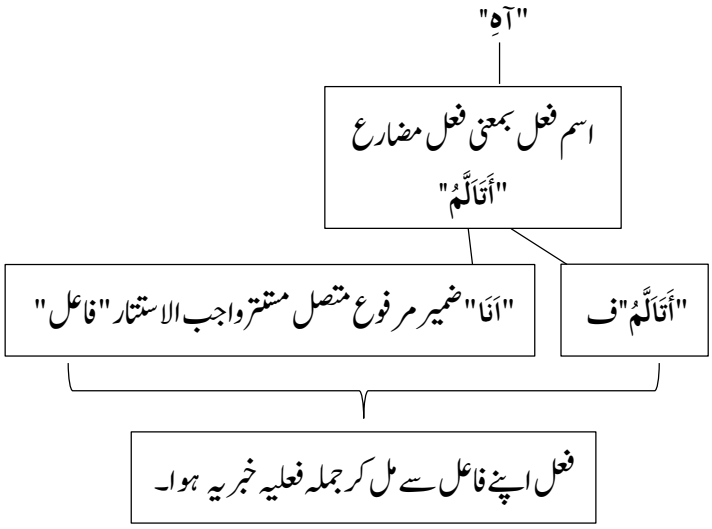
"آہِ"
اسم فعل بمعنی فعل مضارع
"أَتَأَلَّمُ"
"أَتَأَلَّمُ"ف
"اَنَا" ضمیر مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار "فاعل"
فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

3- اسم فعل بمعنی امر: وہ اسم فعل ہیں جو فعل امر کے معنی میں ہوں، جیسے:

اسمائے افعال	بمعنی امر	معنی
آمِيْنَ	اِسْتَجِبْ	قبول کر لے
حَيَّ	اَقْبِلْ	آؤ
رُوَيْدَ	اَمْهِلْ	مہلت دو
بَلْهَ	دَعْ	چھوڑو
هَلُمَّ	اِيْتِ	آؤ
دُوْنَكَ	خُذْ	لے لو
عَلَيْكَ	اَلْزِمْ	لازم پکڑو
هَا	خُذْ	پکڑو / لے لو

ترکیب:

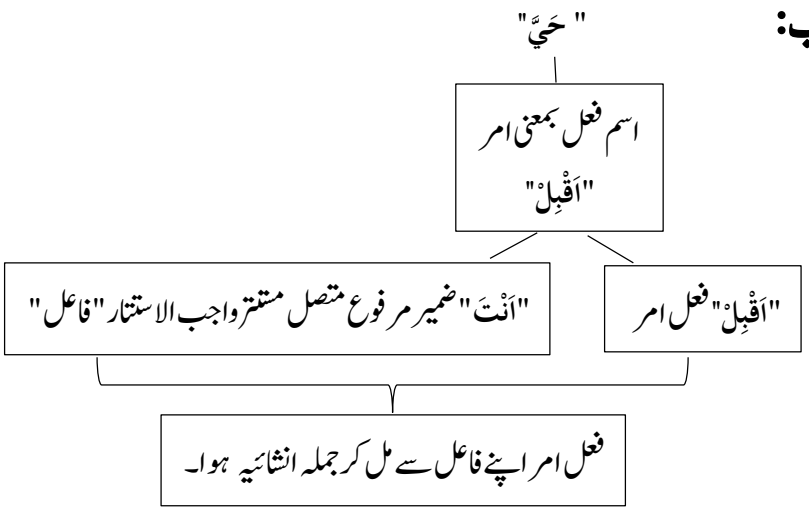
" حَيَّ"
اسم فعل بمعنی امر
"اَقْبِلْ"
"اَقْبِلْ" فعل امر
"اَنْتَ" ضمیر مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار "فاعل"
فعل امر اپنے فاعل سے مل کر جملہ انشائیہ ہوا۔

فائدہ: اسم فعل کے معنی میں مبالغہ ہوتا ہے جیسے "بَعُدَ" کا معنی ہے دور ہوا اور "هَيْهَاتَ" کا معنی ہے بہت دور ہوا۔

5- اسمائے اصوات:

وہ اسم ہے جس سے کسی آواز کو نقل کیا جائے یا کسی چوپائے وغیرہ کو آواز دی جائے، جیسے: "غَاقِ" کوے کی آواز نقل کرنے کے لیے بولا جاتا ہے اور "نَخِّ نَخِّ" اونٹ کو بٹھانے کے لیے بولا جاتا ہے۔

6- اسمائے ظروف:

وہ اسم ہیں جو کوئی وقت یا جگہ بتائیں۔

اسمائے ظروف کی تقسیم

اسمائے ظروف کی تین قسمیں ہیں: 1- "ظرف زمان" 2- "ظرف مکان" 3- "مشترک بین الزمانِ والمکان"

1- "ظرف زمان":

وہ اسم ہیں جو زمانہ بتائیں، جیسے: اَمْسِ (گزشتہ کل)، غَدًا (آئندہ کل)، اَلیَوْمُ (آج)۔
ظرف زمان مندرجہ ذیل ہیں:
إِذْ، إِذَا، مَتٰی، كَيْفَ، أَيَّانَ، أَمْسِ، مُذْ، مُنْذُ، قَطُّ، عَوْضُ۔

"اِذْ": ماضی کے لیے استعمال ہوتا ہے جب مضارع پر داخل ہو تو مضارع کو ماضی کے معنی میں کر دیتا ہے، جیسے: جِئْتُكَ اِذِ الشَّمْسُ طَلَعَتْ۔
"اِذَا": یہ مستقبل کے لیے اتا ہے اور جب ماضی پر داخل ہو تو ماضی کو مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے، جیسے: اٰتِيْكَ اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ۔

اِذَا کی تقسیم

اذا کی تین قسمیں ہیں: 1-" اِذَا ظرفیہ" 2- "اِذَا شرطیہ" 3- "اِذَا مفاجاتیہ"

1- اِذَا ظرفیہ: وہ ہے جس کے شروع میں "فا" نہ ہو اور اس کے بعد ایک جملہ ہو، جیسے: اٰتِيْكَ اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ۔

2- اِذَا شرطیہ: وہ ہے جس کے شروع میں "فا" نہ ہو اور اس کے بعد دو جملے ہوں، جیسے: اِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰه۔

3- اِذَا مفاجاتیہ: وہ ہے جس کے شروع میں "فا" ہو اور اس کے بعد ایک جملہ ہو، جیسے: خَرَجْتُ فَاِذَا السَّبُعُ وَاقِفٌ۔

ترکیبی ضابطے:

1- "اِذْ"، "اِذَا ظرفیہ" مضاف ہوں گے ما بعد جملے کی طرف اور ما قبل اگر فعل مذکور ہو تو اس کے لیے مفعول فیہ بنیں گے، اگر ما قبل فعل مذکور نہیں ہے تو "اُذْکُرْ" فعل محذوف کے لیے مفعول فیہ بنیں گے۔

"اِذْ": "جِئْتُكَ اِذِ الشَّمْسُ طَلَعَتْ"

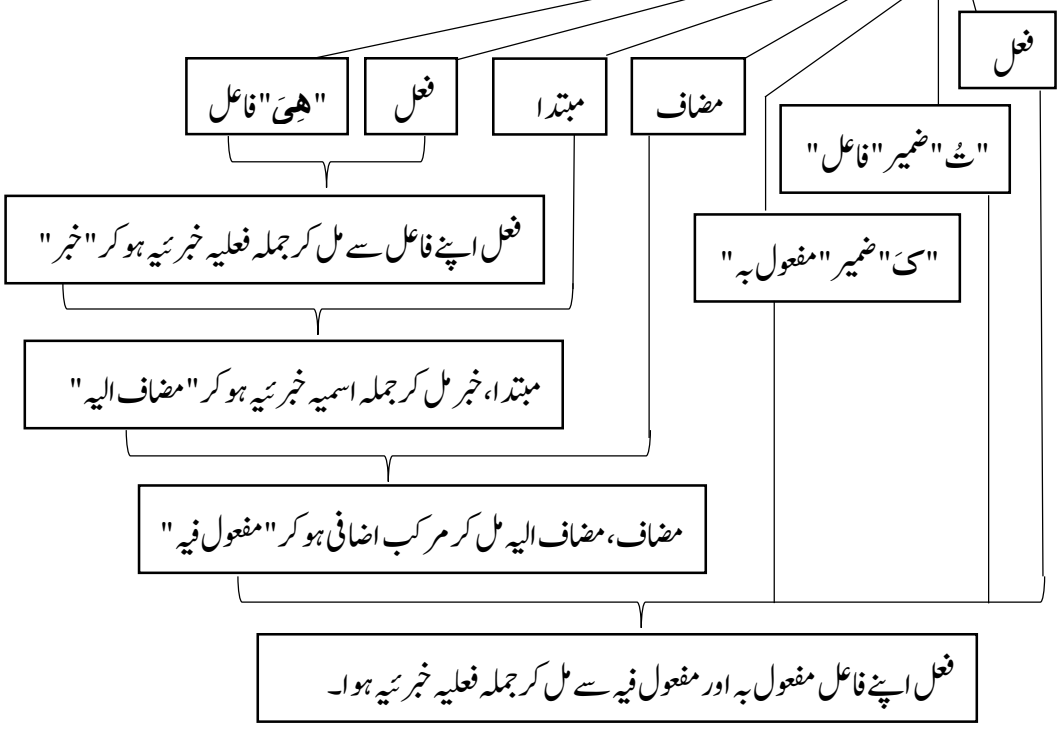
فعل
مضاف
مبتدا
فعل
"ھِیَ" فاعل
"تُ" ضمیر "فاعل"
"کَ" ضمیر "مفعول بہ"
فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر "خبر"
مبتدا، خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر "مضاف الیہ"
مضاف، مضاف الیہ مل کر مرکب اضافی ہو کر "مفعول فیہ"
فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اِذَا ظرفیہ: "اٰتِیْكَ اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ"

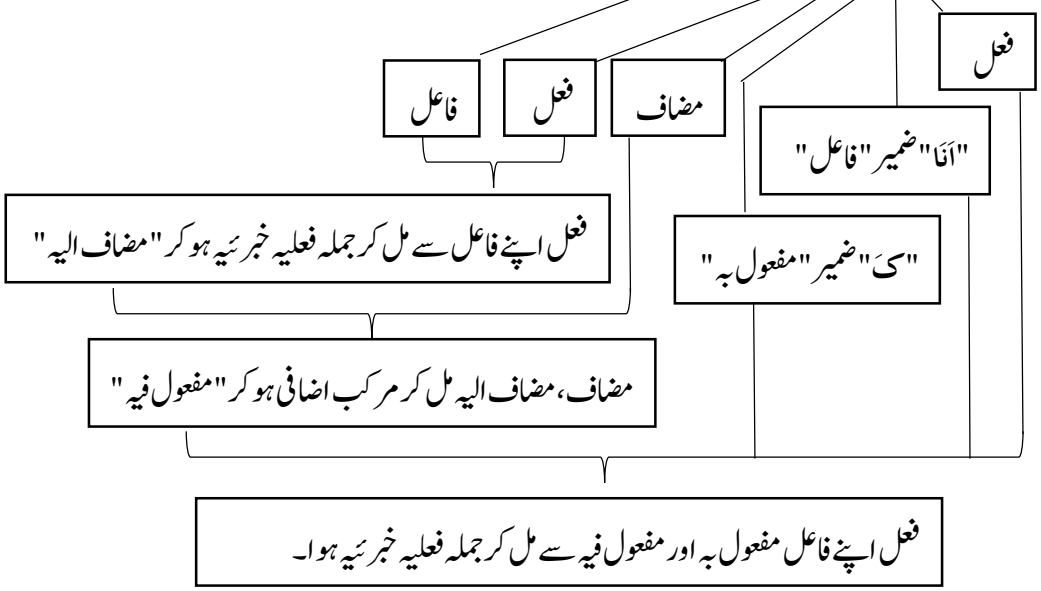
فعل
مضاف
فعل
فاعل
"اَنَا" ضمیر "فاعل"
"کَ" ضمیر "مفعول بہ"
فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر "مضاف الیہ"
مضاف، مضاف الیہ مل کر مرکب اضافی ہو کر "مفعول فیہ"
فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

2- "اذا شرطیہ" مابعد دو جملوں میں سے پہلے جملے "شرط" یا دوسرے جملے "جزاء" کے لئے "مفعول فیہ" بنے گا۔

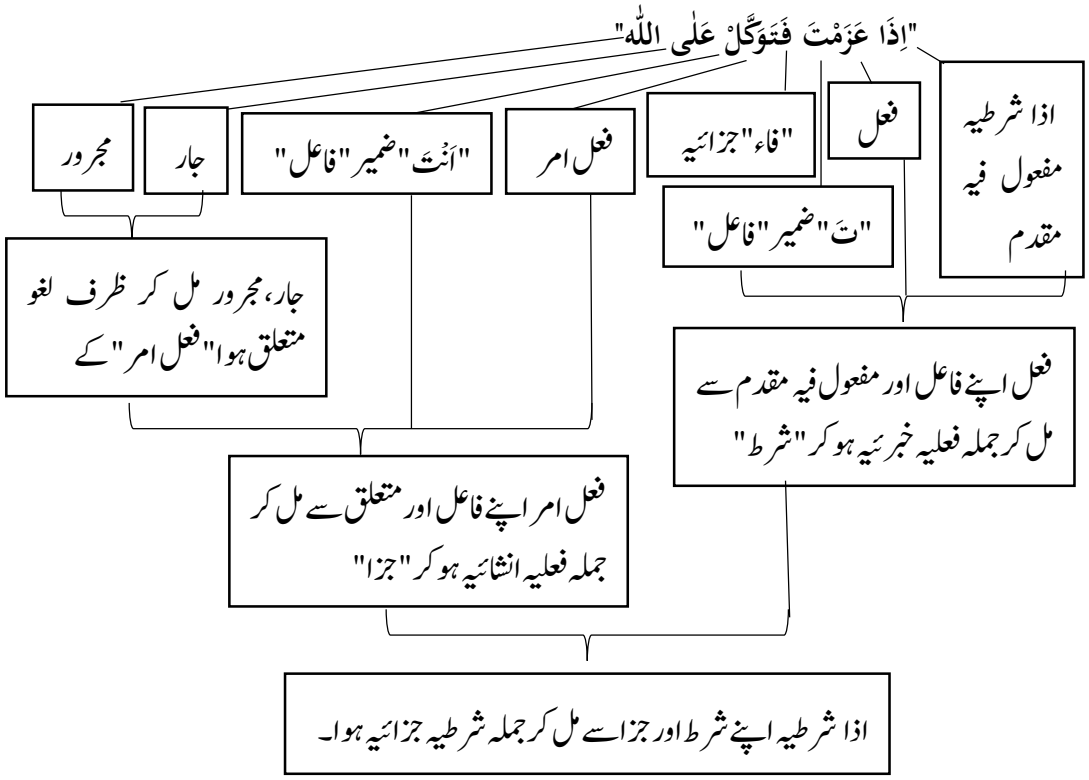
"اِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰه"
اذا شرطیہ مفعول فیہ مقدم
فعل
"فاء"جزائیہ
فعل امر
"اَنْتَ"ضمیر"فاعل"
جار
مجرور
"تَ"ضمیر"فاعل"
جار، مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ہوا"فعل امر" کے
فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبرئیہ ہو کر "شرط"
فعل امر اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر "جزا"
اذا شرطیہ اپنے شرط اور جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

3- اِذَا مفاجاتیہ میں میں فا کو زائدہ کہہ کر چھوڑ دیں گے، "اِذَا" کو مفاجاتیہ کہہ کر چھوڑ دیں گے اس سے پہلے جملے کی علیحدہ ترکیب ہو گی اور مابعد جملے کی علیحدہ ترکیب ہو گی۔

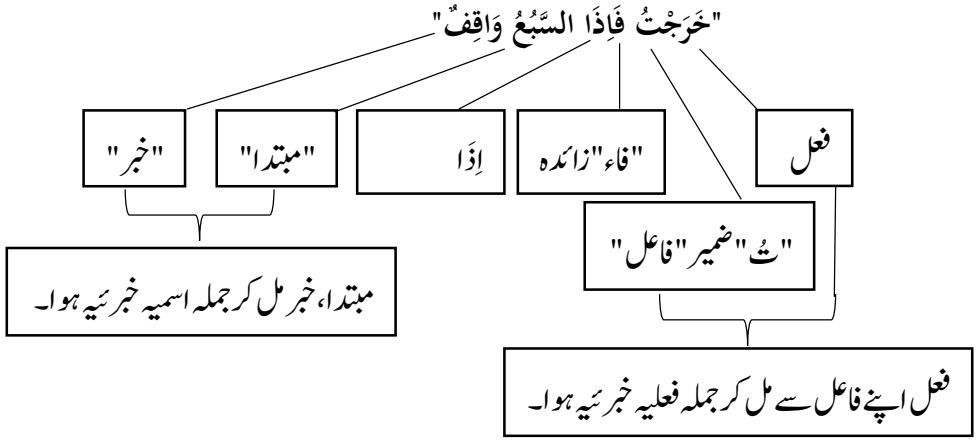

"مَتٰی": یہ وقت دریافت کرنے کے لئے آتا ہے۔

مَتٰی کی تقسیم

مَتٰی کی دو قسمیں ہیں: 1- "مَتٰی شرطیہ" 2- "مَتٰی استفہامیہ"

1- مَتٰی شرطیہ: وہ ہے جس کے بعد دو جملے ہوں، جیسے: مَتٰی تَصُمْ اَصُمْ۔

ترکیبی ضابطہ: متٰی مفعول فیہ مقدّم جملہ اول کے لئے ہو کر شرط بنے گا اور دوسرا جملہ جزاء بنے گا۔

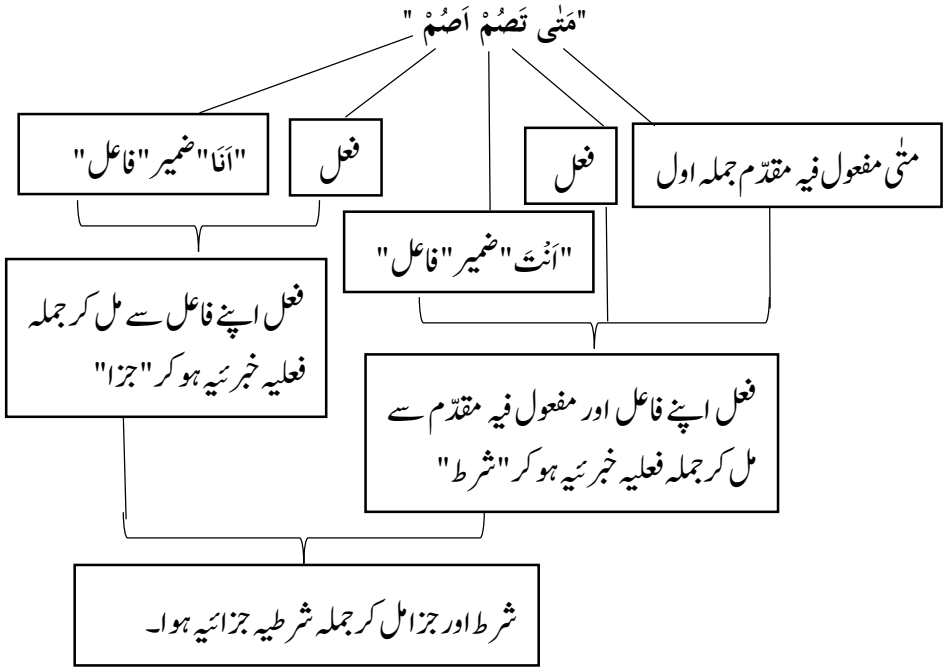
"مَتٰی تَصُمْ اَصُمْ"
متٰی مفعول فیہ مقدّم جملہ اول
فعل
"اَنَا" ضمیر "فاعل"
فعل
"اَنْتَ" ضمیر "فاعل"
فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر "جزا"
فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدّم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر "شرط"
شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

2- مَتٰی استفہامیہ: وہ ہے جس کے بعد ایک فعل یا اسم ہو، جیسے: مَتٰی تُسَافِرُ، مَتٰی نَصْرُ اللّٰہِ۔

ترکیبی ضابطہ: متٰی کے بعد اگر اسم ہو تو خبر مقدّم ہو گا اور مابعد مبتدا مؤخر ہو گا، اور اگر فعل ہو تو متٰی مفعول فیہ مقدّم ہو گا۔

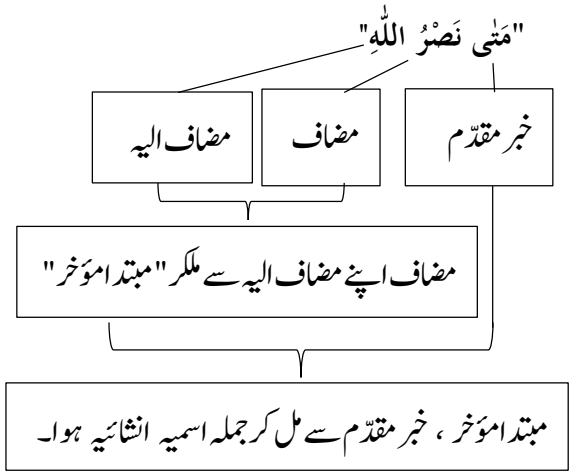
"مَتٰی نَصْرُ اللّٰہِ"
خبر مقدّم
مضاف
مضاف الیہ
مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر "مبتدا مؤخر"
مبتدا مؤخر ، خبر مقدّم سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

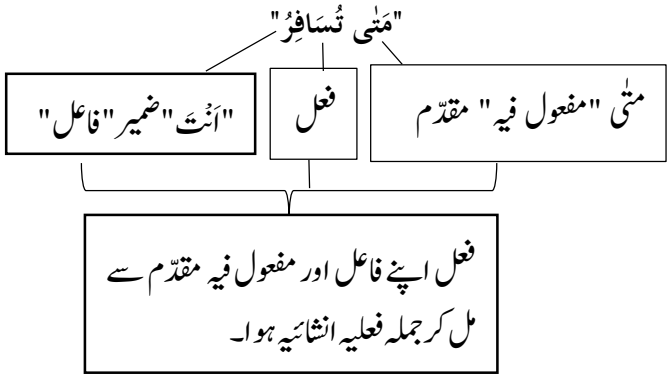

"کَیْفَ": یہ حال دریافت کرنے کے لئے آتا ہے، جیسے: کَیْفَ حَالُکَ۔

ترکیبی ضابطہ: کیف کے بعد "اسم" ہو گا یا "فعل" اگر "اسم" ہو تو "کیف" خبر مقدّم بنے گا،

جیسے: کَیْفَ حَالُکَ،

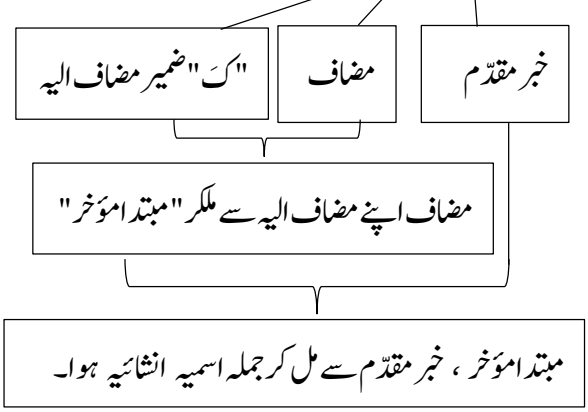

اور اگر "فعل" ہو تو دیکھیں گے کہ فعل کا فاعل "اللہ" ہے یا "غیر اللہ" اگر "اللہ" ہو تو "مفعول مطلق" ہو گا "کیف" "اَیُّ" کے معنی میں ہو گا اور مصدر محذوف کی طرف مضاف ہو گا جو مابعد فعل مذکور سے ہو گا،

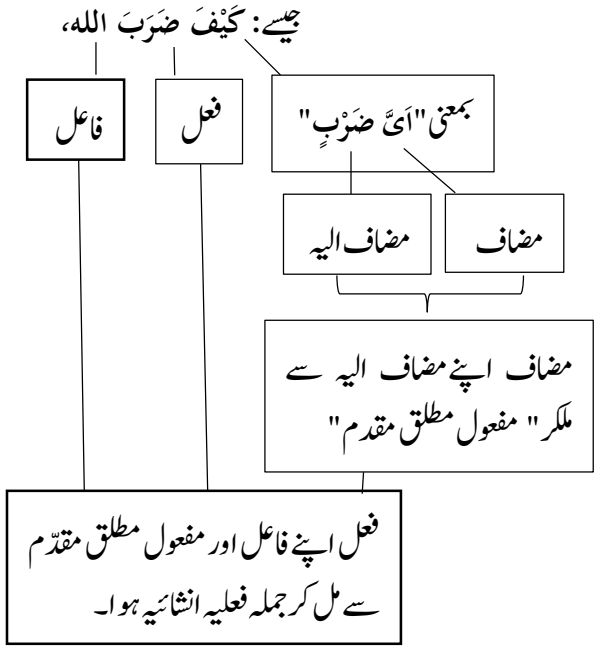
جیسے: کَیْفَ ضَرَبَ اللهَ،
فاعل
فعل
بمعنی "اَیَّ ضَرْبٍ"
مضاف الیہ
مضاف
مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر "مفعول مطلق مقدم"
فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق مقدّم سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

اور اگر فعل کا فاعل "غیر اللہ" ہو تو "کیف" حال مقدم ہو گا فاعل سے یا مفعول سے،

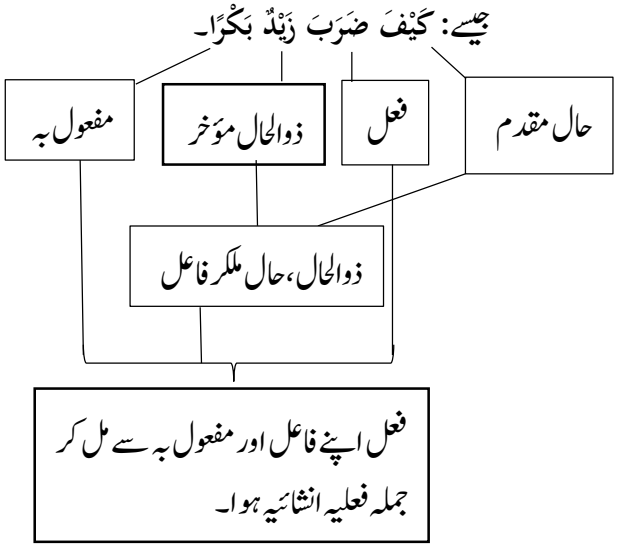
جیسے: کَیْفَ ضَرَبَ زَیْدٌ بَکْرًا۔
مفعول بہ
ذوالحال مؤخر
فعل
حال مقدم
ذوالحال، حال ملکر فاعل
فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

"اَیَّانَ": یہ وقت دریافت کرنے کے لئے آتا ہے اس صورت میں کہ وہ عظیم الشان ہو، جیسے: اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ۔

اَیَّانَ کی تقسیم

اَیَّانَ کی دو قسمیں ہیں: 1- "اَیَّانَ شرطیہ" 2- "اَیَّانَ استفہامیہ "

1- اَیَّانَ شرطیہ: وہ ہے جس کے بعد دو جملے ہوں، جیسے: اَیَّانَ تَضْرِبْ اَضْرِبْ۔

2-اَیَّانَ استفہامیہ: وہ ہے جس کے بعد ایک فعل یا اسم ہو، جیسے: اَیَّانَ تُسَافِرُ، اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ ۔

ترکیبی ضابطے: ان کے وہی ضابطے ہیں جو متیٰ کے ہیں۔

"اَمْسِ": گزرے ہوئے کل کے لئے آتا ہے، اور ترکیب میں مفعول فیہ واقع ہوتا ہے، جیسے: ضَرَبَ زَیْدٌ بَکْرًا اَمْسِ۔

ترکیبی ضابطہ: مفعول فیہ بنے گا۔

جیسے:" ضَرَبَ زَیْدٌ بَکْرًا اَمْسِ "۔

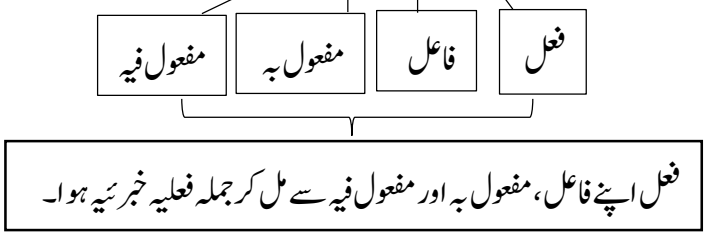

"مُذْ، مُنْذُ": یہ دونوں فعل کی ابتدائی مدت بتلاتے ہیں، جیسے: مَا رَاَیْتُہٗ مُذْ یَوْمِ الجُمْعَۃِ (میں نے اس کو جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا)۔

اور پوری مدت بتلانے کے لیے بھی استعمال ہوتے ہیں، جیسے: مَا رَاَیْتُہٗ مُذْ یَومَیْنِ (میں نے اس کو دو دن سے نہیں دیکھا)۔

فائدہ: "مُذ"، "مُنْذُ" کے بعد کلمہ مفرد ہو تو یہ ابتدائی مدت بتلانے کے لیے ہوں گے اور اگر ان کے بعد کلمہ تثنیہ یا جمع ہو تو یہ تمام مدت بتلانے کے لیے ہوں گے۔

ترکیبی ضابطہ: مفعول فیہ بنے گے۔

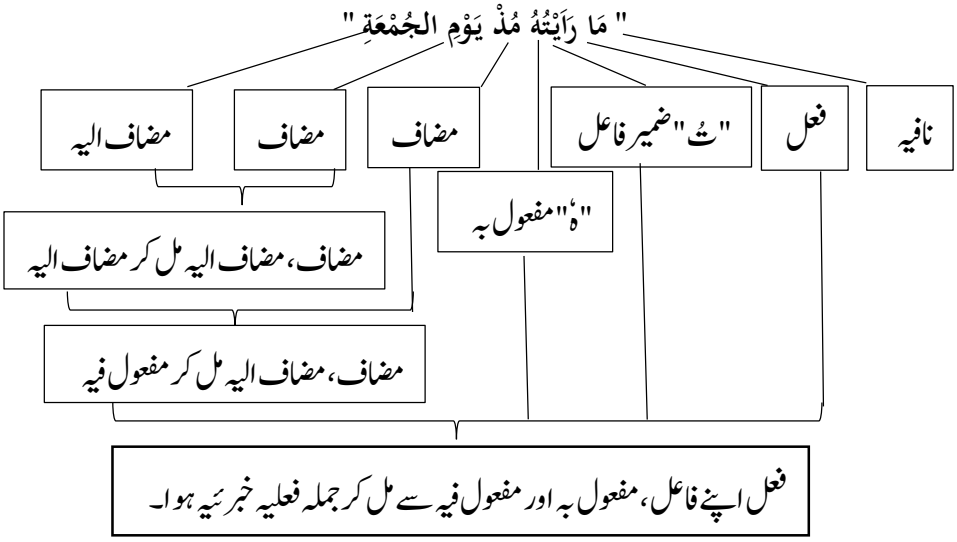
" مَا رَاَيْتُهُ مُذْ يَوْمِ الجُمْعَةِ "
نافیہ
فعل
"تُ" ضمیر فاعل
مضاف
مضاف
مضاف الیہ
"ہٗ" مفعول بہ
مضاف، مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ
مضاف، مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ
فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قَطُّ: یہ ماضی منفی کی تاکید کے لیے آتا ہے، جیسے: مَا ضَرَبْتُهُ قَطُّ (میں نے اس کو ہرگز نہیں مارا)۔

ترکیبی ضابطہ: ترکیب میں مفعول فیہ ہو گا یا تاکید ہو گا فاعل سے۔

عَوْضُ: یہ مضارع منفی کی تاکید کے لیے آتا ہے، جیسے: لَا اَضْرِبُهُ عَوْضُ (میں اس کو کبھی نہیں ماروں گا)۔

ترکیبی ضابطہ: ترکیب میں مفعول فیہ ہو گا یا تاکید ہو گا فاعل سے۔

2-" ظرف مکان":

وہ اسم ہے جو جگہ بتائے، ظرف مکان مندرجہ ذیل ہیں:
حَيْثُ، قُدَّامُ، خَلْفُ، تَحْتُ، فَوْقُ، عِنْدَ، اَيْنَ، اَنّٰى، لَدٰى، لَدُنْ۔

"حَيْثُ": اس کی دو قسمیں ہیں: 1- "حَيْثُ شرطیہ" 2- "حَيْثُ ظرفیہ"

1- حَیْثُ شرطیہ: وہ ہے جس کے بعد "ما" ہو اور اس کے بعد دو جملے ہوں، جیسے: حَیْثُمَا تَضْرِبْ اَضْرِبْ۔

ترکیبی ضابطہ: "حَیْثُمَا" مفعول فیہ مقدّم جملہ اول کے لیے ہو کر شرط بنے گا اور دوسرا جملہ جزا بنے گا۔

2- حَیْثُ ظرفیہ: وہ ہے جس کے بعد ایک جملہ اسمیہ ہو یا ایک جملہ فعلیہ ہو، جیسے: اِجْلِسْ حَیْثُ زَیْدٌ جَالِسٌ، اِجْلِسْ حَیْثُ جَلَسَ زَیْدٌ۔

ترکیبی ضابطہ: ترکیب میں مفعول فیہ بنے گا۔

"قُدَّامُ"، "خَلْفُ"، "تَحْتُ"، "فَوْقُ":

ترکیبی ضابطہ: یہ ہمیشہ مضاف ہوں گے اور مضاف الیہ لفظوں میں موجود ہو گا یا نہیں لفظوں میں موجود ہو تو یہ معرب ہوں گے پھر ان سے پہلے حرف جر ہو گا یا نہیں اگر حرف جر ہو تو مجرور ہو کر ما قبل فعل کے متعلق ہوں گے اور اگر حرف جر نہیں تو منصوب ہو کر مفعول فیہ ہوں گے ما قبل فعل کے،

اور اگر مضاف الیہ لفظوں میں موجود نہ ہو بلکہ ذہن میں ہو مبنی بر ضمہ ہوں گے پھر ان سے پہلے حرف جر ہو گا یا نہیں اگر حرف جر ہو تو یہ ما قبل فعل کے متعلق ہوں گے اور اگر حرف جر نہیں ہو تو یہ ما قبل فعل کے لیے مفعول فیہ ہوں گے۔

"اَیْنَ"، "اَنّٰی": ان کی دو قسمیں ہیں: 1- "اَیْنَ، انّٰی شرطیہ" ہ 2- "اَیْنَ، انّٰی استفہامیہ"

1- اَیْنَ، انّٰی شرطیہ: جب ان کے بعد دو جملے ہوں، جیسے: اَیْنَ تَضْرِبْ اَضْرِبْ۔

2- اَیْنَ، انّٰی استفہامیہ: جب ان کے بعد ایک فعل یا اسم ہو، جیسے: اَیْنَ تَذْهَبُ؟ اَنّٰی نَصْرُ اللهِ۔

ترکیبی ضابطے: ان کے وہی ضابطے ہیں جو متیٰ کے ہیں۔

"عِنْدَ"، "لَدٰی"، "لَدُنْ": ان تینوں کا معنی ہے "پاس" لیکن ان کے استعمال میں فرق ہے "عِنْدَ" کا استعمال ان چیزوں میں ہوتا ہے جو ملکیت میں ہوں خواہ پاس ہوں یا نہ ہوں اور لَدٰی، لَدُنْ کا استعمال اس کے برعکس یعنی ان چیزوں کے لیے ہوتا ہے جو پاس ہوں خواہ ملکیت میں ہوں یا نہ ہو۔

ترکیبی ضابطہ: عِنْدَ، لَدٰی، لَدُنْ ان سے پہلے کلمہ معرف بالام ہو تو اس کو مبتدا بنائیں گے اور یہ مرکب اضافی ہو کر خبر بنیں گے، جیسے: اَلْمَالُ عِنْدَ زَيْدٍ.

اور اگر یہ کلام کے ابتدا میں واقع ہوں تو ان کی دو ترکیبیں ہیں ایک یہ کہ یہ خبر مقدّم ہوں مابعد کے لئے اور دوسری یہ کہ مفعول فیہ ہوں ثَبَتَ فعل محذوف کے لئے اور مابعد اسم اسکا "فاعل" ہو گا، جیسے: عِنْدِیْ مَالٌ۔

3- "مشترک بین الزمان والمکان"

"قَبْلُ"، "بَعْدُ": زمان و مکان دونوں کے لیے استعمال ہوتے ہیں، اگر ان کے بعد زمانہ ہو تو ظرفِ زمان، اور اگر مکان ہو تو ظرفِ مکان ہوں گے، جیسے: رَاَيْتُ زَيْدًا قَبْلَ يَوْمِ الْجُمْعَةِ، رَاَيْتُ زَيْدًا قَبْلَ الْمَسْجِدِ۔

قَبْلُ، بَعْدُ کی اعرابی حالتیں: قَبْلُ، بَعْدُ کی "تین حالتیں" ہیں ایک حالت میں "مبنی" ہے اور دو حالتوں میں "معرب" ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ان کا مضاف الیہ مذکور ہو گا یا نہیں اگر مذکور ہو تو یہ معرب ہوں گے اور اگر مذکور نہ ہو تو ذہن میں ہو گا یا نہیں اگر ذہن میں ہو تو مبنی بر ضمہ ہوں گے اور اگر ذہن میں نہ ہوں تو معرب ہوں گے۔

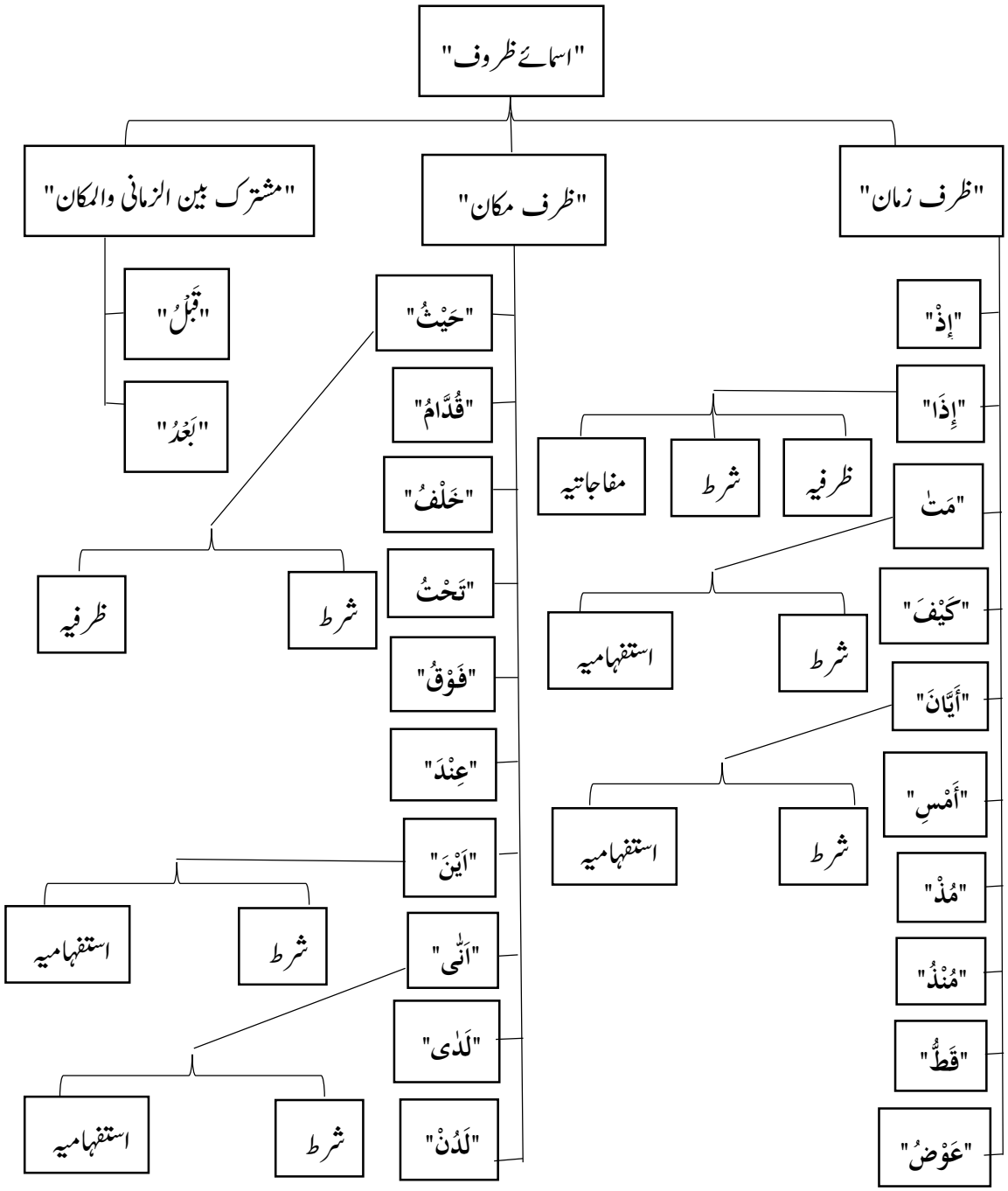
"اسمائے ظروف"
"ظرف زمان"
"ظرف مکان"
"مشترک بین الزمانی والمکان"
"إِذْ"
"إِذَا"
"مَتٰ"
"كَيْفَ"
"أَيَّانَ"
"أَمْسِ"
"مُذْ"
"مُنْذُ"
"قَطُّ"
"عَوْضُ"
ظرفیہ
شرط
مفاجاتیہ
شرط
استفہامیہ
شرط
استفہامیہ
"حَيْثُ"
"قُدَّامُ"
"خَلْفُ"
"تَحْتُ"
"فَوْقُ"
"عِنْدَ"
"اَيْنَ"
"اَنّٰى"
"لَدٰى"
"لَدُنْ"
"قَبْلُ"
"بَعْدُ"
ظرفیہ
شرط
استفہامیہ
شرط
استفہامیہ
شرط

7- اسمائے کنایات:

وہ اسم ہیں جو کسی مبہم عدد یا مبہم بات کو بتائیں، جیسے: كَمْ دِرْهَمًا عِنْدَكَ (آپ کے پاس کتنے درہم ہیں)۔
اسماء کنایات پانچ ہیں 1- "كَمْ"، 2- "كَذَا"، 3- "كَيْتَ"، 4- "ذَيْتَ"،، 5- "كَأَيِّنْ"۔

1- كَمْ: یہ مبہم عدد کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

كَمْ کی تقسیم

کم کی دو قسمیں ہیں: 1- "كَمْ استفہامیہ" 2- "كَمْ خبریہ"

1- كَمْ: استفہامیہ: یہ کسی چیز کی تعداد پوچھنے کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے: كَمْ كِتَابًا عِنْدَكَ (تمہارے پاس کتنی کتابیں ہیں؟)۔

2- كَمْ خبریہ: یہ کسی چیز کی کثرت بتانے کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے: كَمْ رِجَالٍ لَقِيْتُهُمْ (میں بہت سے لوگوں سے ملا)۔

كَمْ استفہامیہ اور كَمْ خبریہ میں فرق:

1- "کم استفہامیہ" کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے اور "کم خبریہ" کی تمیز مفرد مجرور یا جمع مجرور ہوتی ہے، جیسے کہ اوپر مثالوں میں ظاہر ہے۔
2- "کم استفہامیہ" زمانہ ماضی اور استقبال دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے جبکہ "کم خبریہ" زمانہ ماضی کے ساتھ خاص ہے۔

کم کا "محلی" اعراب

کم کلام میں تین طرح استعمال ہوتا ہے:
1- کبھی محلا مرفوع ہوتا ہے، جیسے: كَمْ رَجُلًا اَخُوْكَ؟

2- کبھی محلا منصوب[1] ہوتا ہے، جیسے: كَمْ رَجُلًا نَصَرْتُ؟
3- کبھی محلا مجرور ہوتا ہے، جیسے: بِكَمْ رَجُلًا مَرَرْتُ؟

2- كَذَا: یہ کبھی "مبہم عدد" کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے: عِنْدِيْ كَذَا دِرْهَمًا (میرے پاس اتنے درھم ہیں)، اور کبھی "مبہم بات" کے لئے استعمال ہوتا ہے، جیسے: قُلْتُ لِزَيْدٍ كَذَا (میں نے زید کو ایسے کہا)، اور کبھی "مبہم کام" کے لئے استعمال ہوتا ہے، جیسے: فَعَلْتَ كَذَا (میں نے ایسا کیا)۔

3- كَيْتَ: یہ مبہم بات کے لئے استعمال ہوتا ہے، جیسے: قُلْتُ لِزَيْدٍ كَيْتَ وَ كَيْتَ (میں نے زید کو ایسے ایسے کہا)۔

4- ذَيْتَ: یہ بھی مبہم بات کے لئے استعمال ہوتا ہے، جیسے: قُلْتُ لِزَيْدٍ ذَيْتَ وَذَيْتَ (میں نے زید کو ایسے ایسے کہا)۔

5- كَأَيِّنْ: یہ کَمْ خبریہ کی طرح کسی چیز کی کثرت بتانے کے لئے استعمال ہوتا ہے، جیسے: وَكَأَيِّنْ مِنْ دَابَّةٍ لَا تَحْمِلُ رِزْقَهَا (اور کتنی ہی جاندار (مخلوقات) ایسی ہیں جو اپنا رزق اٹھائے نہیں پھرتیں)۔

8- "مرکب بنائی"

وہ ہے جس میں دو اسموں کے درمیان سے واؤ کو گرا کر ان کو ایک کر دیا گیا ہو، جیسے: اَحَدَ عَشَرَ اصل میں اَحَدٌ وَّعَشَرٌ تھا واؤ کو گرا کر دونوں کو ایک کر دیا تو احدَ عشرَ بن گیا اور یہ کل نو عدد ہیں "11" سے لے کر "19" تک (اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ)۔

مرکب بنائی کا حکم: یہ ہے کہ اس کے دونوں اسموں کے آخر میں پر زبر ہو گی سوائے اِثْنَا عَشَرَ کے اس کا پہلا جز بدلتا رہتا ہے کبھی اِثْنَا عَشَرَ اور کبھی اِثْنَیْ عَشَرَ ہوتا ہے۔

(1) محلًا منصوب کی تین صورتیں ہیں: مفعول بہ ہو گا، یا مفعول فیہ یو گا، یا مفعول مطلق ہو گا؛ جس کا مدار "تمیز" پر ہے، اگر تمیز ظرف ہو تو مفعول فیہ ہو گا، اور اگر مصدر ہو تو مفعول مطلق ہو گا، اور اگر دونوں نہ ہو تو مفعول بہ ہو گا۔

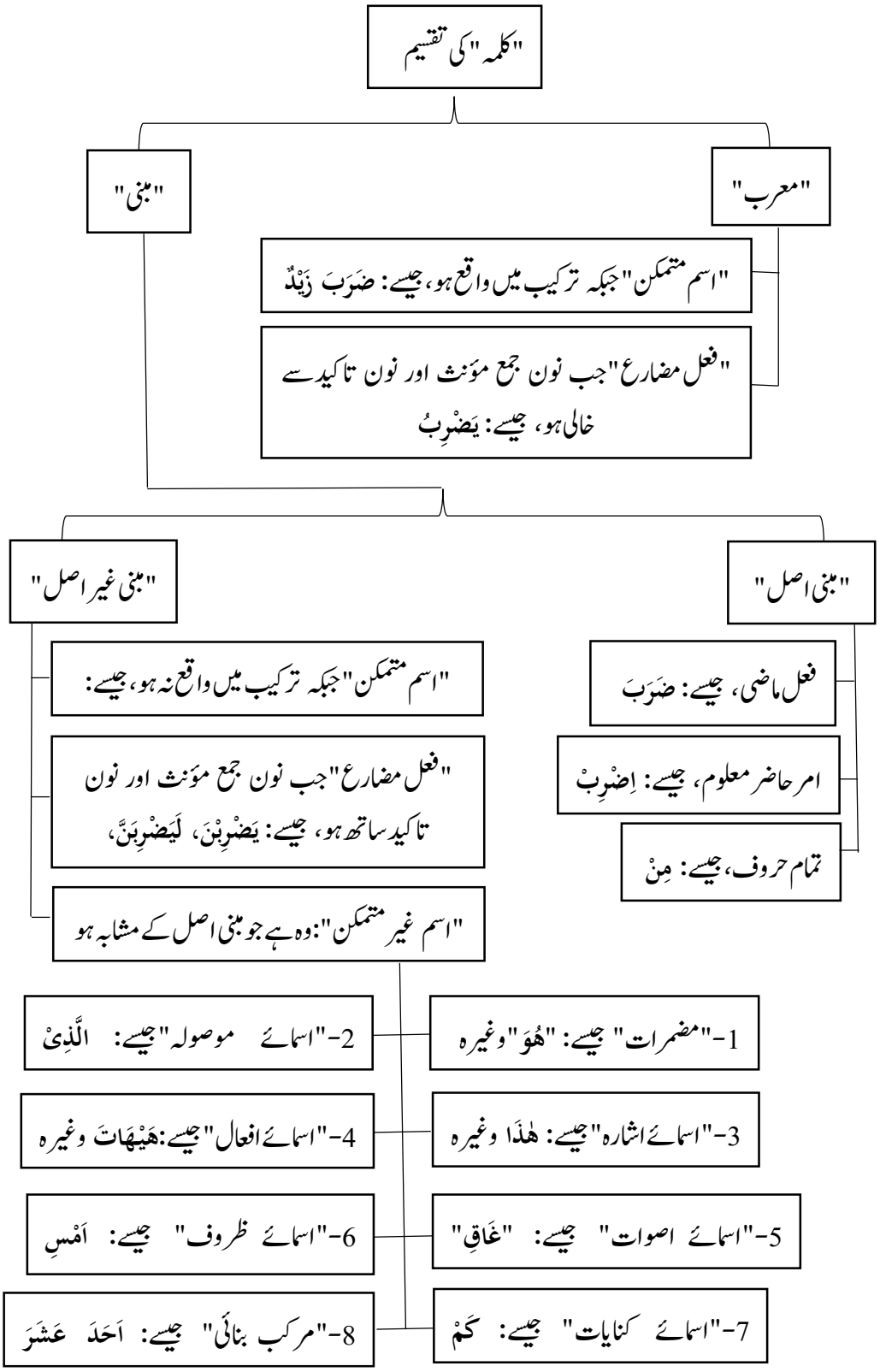
"کلمہ" کی تقسیم
"معرب"
"مبنی"
"اسم متمکن" جبکہ ترکیب میں واقع ہو، جیسے: ضَرَبَ زَيْدٌ
"فعل مضارع" جب نون جمع مؤنث اور نون تاکید سے خالی ہو، جیسے: يَضْرِبُ
"مبنی اصل"
"مبنی غیر اصل"
فعل ماضی، جیسے: ضَرَبَ
امر حاضر معلوم، جیسے: اِضْرِبْ
تمام حروف، جیسے: مِنْ
"اسم متمکن" جبکہ ترکیب میں واقع نہ ہو، جیسے:
"فعل مضارع" جب نون جمع مؤنث اور نون تاکید ساتھ ہو، جیسے: يَضْرِبْنَ، لَيَضْرِبَنَّ،
"اسم غیر متمکن": وہ ہے جو مبنی اصل کے مشابہ ہو
1-"مضمرات" جیسے: "هُوَ" وغیرہ
2-"اسمائے موصولہ" جیسے: الَّذِیْ
3-"اسمائے اشارہ" جیسے: هٰذَا وغیرہ
4-"اسمائے افعال" جیسے: هَيْهَاتَ وغیرہ
5-"اسمائے اصوات" جیسے: "غَاقِ"
6-"اسمائے ظروف" جیسے: اَمْسِ
7-"اسمائے کنایات" جیسے: كَمْ
8-"مرکب بنائی" جیسے: اَحَدَ عَشَرَ

اسمائے معمولہ کا بیان

اسمائے معمولہ کی تین قسمیں ہیں: 1-" مرفوعات" 2- "منصوبات" 3- "مجرورات"

1- "مرفوعات":

مرفوع کی جمع ہے اور مرفوع وہ معمول ہے جو حالت رفعی میں ہو، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ میں زَيْدٌ۔

علامات رفع: اسم کی علامات رفع تین ہیں:

1- "پیش" (عام ہے ایک پیش ہو یا دو)، جیسے: جَاءَ عُمَرُ / زَيْدٌ۔

2- "الف"، جیسے، جَاءَ رَجُلَانِ۔

3- "واؤ"، جیسے: جَاءَ اَخُوْکَ / مُسْلِمُوْنَ۔

مرفوعات کی تقسیم

مرفوعات کی "8" قسمیں ہیں:

1- "فاعل" ، 2- "نائب فاعل"، 3- "مبتدا"، 4- "خبر"، 5- "اِنَّ وغیرہ کی خبر"، 6- "لائے نفی جنس کی خبر"، 7- "کان وغیرہ کا اسم"، 8-" مَا وَ لَا الْمُشَبَّهَتَانِ بِلَيْسَ کا اسم"۔

1- فاعل

وہ اسم ہے جو اپنے سے پہلے والے "فعل معلوم" یا "شبہ فعل" کا مسند الیہ ہو، جیسے: نَجَحَ مُؤْمِنٌ میں "مُؤْمِنٌ"، اَقَائِمٌ اَبُوْہ میں "اَبُوْہ"۔

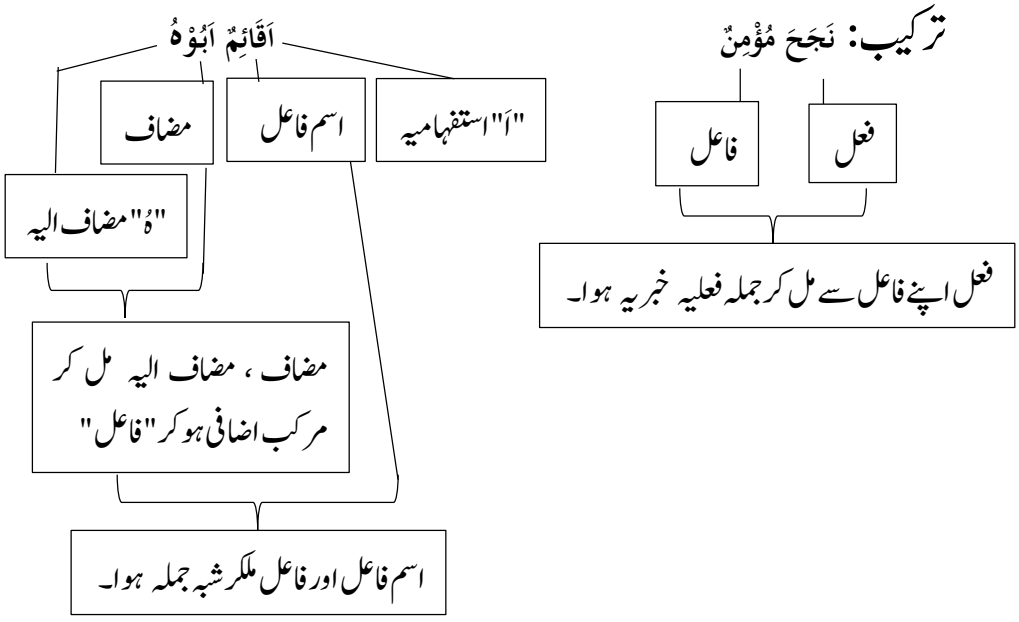
ترکیب: نَجَحَ مُؤْمِنٌ
فعل
فاعل
فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔
اَقَائِمٌ اَبُوْہُ
"اَ" استفہامیہ
اسم فاعل
مضاف
"ہُ" مضاف الیہ
مضاف ، مضاف الیہ مل کر مرکب اضافی ہو کر "فاعل"
اسم فاعل اور فاعل ملکر شبہ جملہ ہوا۔

فاعل کی تقسیم

فاعل کی دو قسمیں ہیں:

1-" اسم ظاہر": جیسے: نَصَرَ زَیْدٌ میں "زَیْدٌ" اسم ظاہر ہے۔

2- "اسم ضمیر": جیسے: زَیْدٌ نَصَرَ میں نَصَرَ کا فاعل "ھُوَ" ضمیر ہے۔

فاعل کے احکام:

1- فاعل کو فعل سے پہلے لانا جائز نہیں ہے۔

2- عموماً فاعل پہلے اور مفعول بعد میں آتا ہے جیسے: ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًوا، لیکن بعض اوقات فاعل مفعول[1] کے بعد بھی آتا ہے، جیسے: ضَرَبَ عَمْرًوا زَيْدٌ۔

"فعل" کو واحد، تثنیہ اور جمع لانے کے قاعدے

فعل کو واحد تثنیہ اور جمع لانے کے چار قاعدے ہیں:

1- اگر فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل کو واحد لانا ضروری ہے چاہے فاعل مفرد ہو تثنیہ ہو یا جمع ہو، جیسے: نَصَرَ زَيْدٌ، نَصَرَ الزَّيْدَانِ، نَصَرَ اَلزَّيْدُوْنَ.

2- اگر فاعل اسم ضمیر ہو تو فعل کو فاعل کے مطابق لانا ضروری ہے یعنی اگر فاعل مفرد ہے تو فعل کو مفرد لائیں گے اگر فاعل تثنیہ ہے تو فعل کو تثنیہ لائیں گے اور اگر فاعل جمع ہے تو فعل کو جمع لائیں گے، جیسے: زَيْدٌ نَصَرَ، اَلزَّيْدَانِ نَصَرَا، اَلزَّيْدُوْنَ نَصَرُوْا۔

3- اگر فاعل جمع مذکر مکسر کی ضمیر ہو تو فعل کو واحد مؤنث اور جمع مذکر دونوں لانا جائز ہے، جیسے: اَلرِّجَالُ قَامَتْ، اَلرِّجَالُ قَامُوْا۔

4- اگر فاعل جمع مؤنث سالم یا جمع مؤنث مکسر کی ضمیر ہے تو فعل کو واحد مؤنث اور جمع مؤنث دونوں لانا جائز ہے، جیسے: اَلْمُسْلِمَاتُ قَامَتْ، اَلْمُسْلِمَاتُ قُمْنَ، اَلنِّسَاءُ قَامَتْ، اَلنِّسَاءُ قُمْنَ۔

"فعل" کو مذکر و مؤنث لانے کے قاعدے:

1- فعل کو "مذکر" لانا ضروری ہے جب فاعل "واحد مذکر" یا "جمع مذکر سالم" ہو تو، جیسے: قَرَءَ خَالِدٌ، ضَرَبَ الْمُجَاهِدُوْنَ۔

2- فعل کو "مؤنث" لانا ضروری ہے جب فاعل "مؤنث حقیقی" ہو اور فعل اور فاعل کے درمیان فاصلہ نہ ہو، اور اسی طرح "مؤنث حقیقی" یا "مونث غیر حقیقی" کی "ضمیر" ہو، جیسے: قَرَءَتْ فَاطِمَةُ، عَائِشَةُ نَصَرَتْ، اَلشَّمْسُ طَلَعَتْ۔

3- فعل کو مذکر اور مؤنث دونوں لانا جائز ہیں:

جب فاعل مؤنث حقیقی ہو اور فعل اور فاعل کے درمیان "فاصلہ" ہو، جیسے: قَرَءَتِ الْيَوْمَ فَاطِمَةٌ،

جب فاعل اسم ظاہر مؤنث غیر حقیقی ہو، جیسے: طَلَعَ الشَّمْسُ، طَلَعَتِ الشَّمْسُ،

جب فاعل جمع مؤنث سالم ہو، جیسے: جَاءَ مُسْلِمَاتٌ، جَاءَتْ مُسْلِمَاتٌ،

جب فاعل جمع مکسر ہو، جیسے: قَالَ رُسُلُهُمْ، قَالَتْ رُسُلُهُمْ۔

---

(1) فائدہ: جب ضمیر منصوب متصل مفعول ہو تو وہ ہمیشہ فاعل سے پہلے ہو گی۔

2- "نائب فاعل"

وہ اسم ہے جس کو "فعل مجہول" یا "اسم مفعول" میں فاعل کا قائم مقام بنایا گیا ہو، جیسے: ضُرِبَ عَمْرٌوا، زَيْدٌ مَنْصُوْرٌ اَبُوْهُ۔

ترکیب:

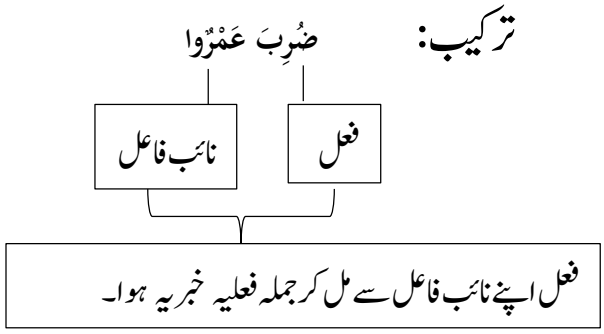

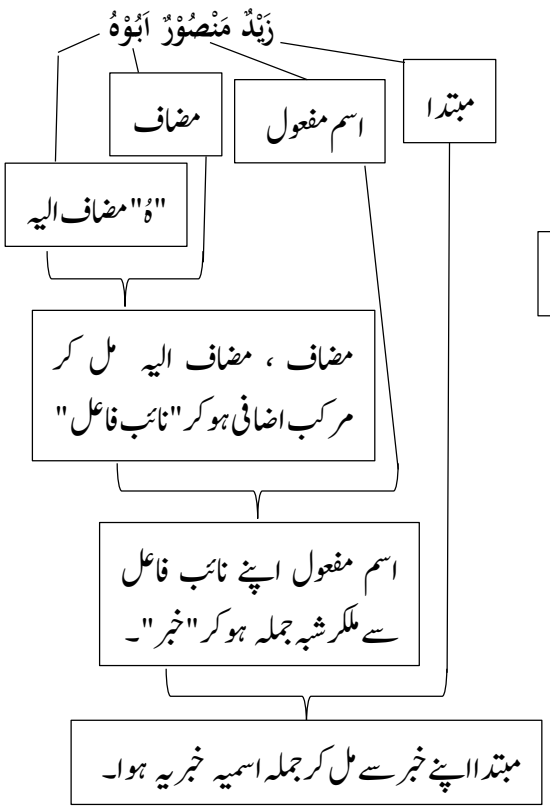
زَيْدٌ مَنْصُوْرٌ اَبُوْهُ
مبتدا
اسم مفعول
مضاف
"هُ" مضاف الیہ
مضاف ، مضاف الیہ مل کر مرکب اضافی ہو کر "نائب فاعل"
اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر "خبر"۔
مبتدا اپنے خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

نائب فاعل کے احکام

نائب فاعل کے وہی احکام ہیں جو فاعل کے احکام ہیں۔

3- "مبتدا"

وہ اسم ہے جو عامل لفظی سے خالی ہو اور ترکیب میں "مسند الیہ" واقع ہو، جیسے: زَيْدٌ قَائِمٌ میں "زَيْدٌ" مسند الیہ مبتدا ہے۔

مبتدا کی وجہ تسمیہ

مبتدا کو مبتدا اس لیے کہتے ہیں مبتدا ابتداء سے ہے اور کلام کی ابتدا بھی اس سے ہو رہی ہوتی ہے اس لیے اس کو "مبتدا" کہتے ہیں۔

مبتدا کے احکام:

1- عموما مبتدا پہلے اور خبر بعد میں آتی ہے لیکن بعض اوقات مبتدا خبر کے بعد بھی ہوتا ہے[1]، جیسے: عِنْدِیْ کِتَابٌ میں "کِتَابٌ" مبتدا مؤخر ہے۔

2- مبتدا عموما معرفہ ہوتا ہے لیکن بعض اوقات مبتدا نکرہ بھی ہوتا ہے، جیسے: فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَرَضٌ میں "مَرَضٌ" نکرہ مبتدا مؤخر ہے۔

مبتدا کی قسم ثانی: وہ صیغہ صفت ہے جو نفی یا استفہام کے بعد ہو اور اسم ظاہر یا ضمیر منفصل کو رفع دے رہا ہو جیسے: مَا قَائِمٌ زَيْدٌ ، اَ رَاغِبٌ اَنْتَ۔

مبتدا کی دونوں قسموں میں فرق:

1- مبتدا کی قسم اول "مسند الیہ" ہوتی ہے جبکہ قسم ثانی "مسند" ہوتی ہے۔

2- مبتدا کی قسمیں اول کے لیے خبر ہوتی ہے جبکہ قسم ثانی کے لیے فاعل یا نائب فاعل ہوتا ہے جو خبر کے قائم مقام ہوتا ہے۔

فائدہ: مبتدا قسم ثانی اپنے فاعل (قائم مقام خبر) یا نائب فاعل (قائم مقام خبر) سے مل کر جملہ اسمیہ بنتا ہے۔

4- "خبر"

وہ اسم ہے جو عامل لفظی سے خالی ہو اور ترکیب میں "مسند" واقع ہو، جیسے: زَيْدٌ قَائِمٌ میں "قَائِمٌ" مسند خبر ہے۔

خبر کی وجہ تسمیہ

اس کو خبر اس لیے کہتے ہیں کہ یہ اپنے سے پہلے اسم کے حال کی خبر دیتی ہے۔

خبر کے احکام:

1- خبر اکثر مفرد ہوتی ہے لیکن کبھی خبر جملہ خبریہ بھی ہوتی ہے اس صورت میں خبر میں ایک ضمیر عائد کا ہونا ضروری ہے جو مبتدا کی طرف لوٹ رہی ہو، جیسے: زَيْدٌ اَبُوْهُ قَائِمٌ۔

2- خبر اکثر نکرہ ہوتی ہے لیکن کبھی خبر معرفہ بھی ہوتی ہے، جیسے: آدَمُ اَبُوْنَا میں اَبُوْنَا۔

---

(1) "مبتدا" اسم نکرہ ہو اور خبر جار مجرور ہو تو خبر کو مقدم کرنا واجب ہے۔

3- بعض اوقات ایک مبتدا کی کئی خبریں ہوتی ہیں، کبھی "عطف" کے ساتھ، جیسے: زَيْدٌ عَالِمٌ و عَاقِلٌ، اور کبھی بغیر عطف کے، جیسے: زَيْدٌ عَالِمٌ عَاقِلٌ۔

4- جب مبتدا معرفہ ہو اور خبر بھی معرفہ ہو تو مبتدا اور خبر کے درمیان ضمیر مرفوع منفصل کا فصل لائیں گے، جیسے: زَيْدٌ هُوَ القَائِمُ۔

"ظرف" اور "جار مجرور" کا خبر ہونا:

"ظرف" یا "جار مجرور" اگر خبر واقع ہوں تو وہ کسی محذوف "فعل" یا "اسم صفت" سے مل کر خبر بنتے ہیں، جیسے: اَ زَيْدٌ عِنْدَكَ میں "عِنْدَكَ"، اَ رَجُلٌ فِي الدَّارُ میں فِي الدَّارُ، "ثَبَتَ" یا "ثَابِتٌ" سے مل کر خبر بنیں گے۔

5- "اِنَّ وغیرہ کی خبر"

وہ لفظ ہے جو ان حروف کے داخل ہونے کے بعد مسند بنے، جیسے: اِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ میں "قَائِمٌ"۔

اِنَّ وغیرہ چھ ہیں:

1- "اِنَّ" 2- "اَنَّ" 3- "كَاَنَّ" 4- "لٰكِنَّ" 5- "لَيْتَ" 6- "لَعَلَّ"

فائدہ: اِنَّ وغیرہ کو حروف مشبہ بالفعل بھی کہتے ہیں۔

عمل: یہ حروف مبتدا خبر پر داخل ہو کر مبتدا کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں مبتدا کو ان کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہتے ہیں[1]۔

ترکیب:

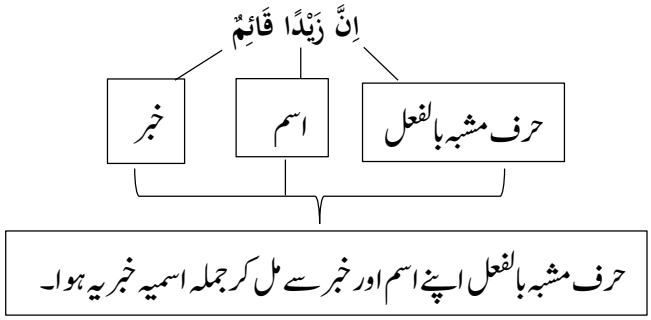

اِنَّ وغیرہ کی خبر کے احکام:

ان حروف کی خبر کے وہی احکام ہیں جو مبتدا کی خبر کے ہیں لیکن ان کی خبر کو اسم پر مقدم کرنا جائز نہیں ہے البتہ اگر خبر ظرف یا جار مجرور ہو تو پھر مقدم کرنا جائز ہے، جیسے: كَاَنَّ فِيْ اُذُنَيْهِ وَقْرًا۔

فائدہ: لفظ "اَنَّ" اپنے اسم اور خبر سے مل کر مصدر کی تاویل میں ہو کر ما قبل کے لیے فاعل، مفعول بہ یا مجرور بنتا ہے۔

مصدر کی تاویل میں کرنے کا طریقہ:

"اَنَّ" کی خبر کو دیکھیں گے کہ وہ "جامد" ہے، "فعل" ہے یا "مشتق" ہے،

---

(1) کبھی کبھی ان حروف پر "مَا کافہ" داخل ہوتا ہے اور ان کو عمل سے روک دیتا ہے، اس وقت یہ حروف جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ دونوں پر داخل ہو سکتے ہیں، جیسے: اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُو الْاَلْبَابِ.

اگر "جامد" ہو تو پھر جامد کے آخر میں یاء اور تاء لگا کر اس کو مضاف بنائیں گے اور "اَنَّ" کی اسم کو مضاف الیہ بنائیں گے پھر یہ مضاف مضاف الیہ مل کر ما قبل کے لیے فاعل، مفعول بہ یا مجرور بنے گے، جیسے: عَجِبَنِيْ اَنَّ زَيْدًا اَسَدٌ سے عَجِبَنِيْ اَسَدِيَّةُ زَيْدٍ۔

اور اگر خبر "فعل" ہو تو فعل کے مصدر کو مضاف بنائیں گے اور "اَنَّ" کے اسم کو مضاف الیہ بنائیں گے پھر یہ مرکب اضافی ہو کر ما قبل کے لیے فاعل، مفعول بہ یا مجرور بنیں گے، جیسے: عَجِبَنِيْ اَنَّ زَيْدًا يَضْرِبُ سے عَجِبَنِيْ ضَرْبُ زَيْدٍ۔

اور اگر خبر "مشتق" ہو تو اس کا مصدر کو مضاف بنائیں گے اور "اَنَّ" کے اسم کو مضاف الیہ اور یہ مرکب اضافی ہو کر فاعل، مفعول بہ یا مجرور بنے گے، جیسے: عَجِبَنِيْ اَنَّ زَيْدًا ذَاهِبٌ سے عَجِبَنِيْ ذَهَابُ زَيْدٍ۔

6- "لائے نفی جنس کی خبر"

وہ لفظ ہے جو لائے نفی جنس کے داخل ہونے کے بعد مسند بنے، جیسے: لَا رَجُلَ قَائِمٌ میں قَائِمٌ۔

لائے نفی جنس کی تعریف: وہ "لَا" ہے جو جنس کی نفی کے لیے آتا ہے جنس سے مراد نکرہ ہے۔

عمل:

یہ مبتدا اور خبر پر داخل ہو کر مبتدا کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے مبتدا کو اس کا اسم اور خبر کو اس کی خبر کہتے ہیں۔

ترکیب:

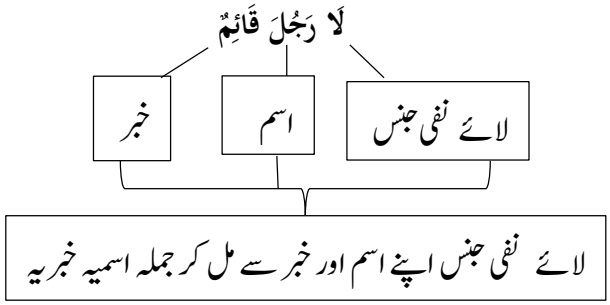

7- "کَانَ وغیرہ کا اسم"

وہ اسم ہے جو کَانَ وغیرہ کے داخل ہونے کے بعد "مسند الیہ" بنے، جیسے: كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا میں "زَيْدٌ"۔

كَانَ وغیرہ کل سترہ ہیں:

1-"كَانَ" 2-"صَارَ" 3-"ظَلَّ" 4-"بَاتَ" 5-"أَصْبَحَ" 6-"اَضْحٰى" 7-"اَمْسٰى" 8-"عَادَ" 9-"غَدَا" 10-"رَاحَ" 11-"آضَ" 12-"مَا زَالَ" 13-"مَا انْفَكَّ" 14-"مَا بَرِحَ" 15-"مَا فَتِئَ" 16-"مَا دَامَ" 17-"لَيْسَ"

فائدہ: ان افعال کو افعال ناقصہ بھی کہتے ہیں۔

عمل: یہ افعال مبتدا خبر پر داخل ہو کر مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں مبتدا کو ان کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہتے ہیں۔

ترکیب:

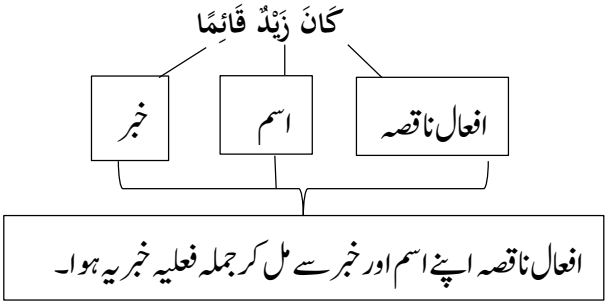

8- "مَا و لَا اَلْمُشَبَّهَتَانِ بِلَيْسَ کا اسم"

وہ اسم ہے جو ان حروف کے داخل ہونے کے بعد "مسند الیہ" بنے، جیسے: مَا زَيْدٌ قَائِمًا میں "زَيْدٌ" لَا رَجُلٌ اَفْضَلَ مِنْكَ میں "رَجُلٌ"۔

عمل: یہ مبتدا خبر پر داخل ہو کر مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں مبتدا کو ان کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہتے ہیں۔

ترکیب:

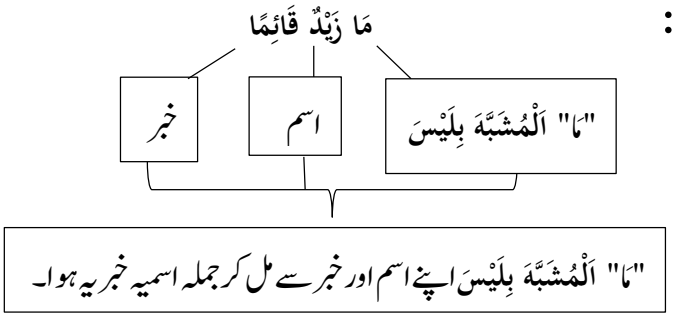

وجہ تسمیہ

ان کو مشبہ بلیس اس لیے کہتے ہیں کہ یہ "لَیْسَ" کے ساتھ مشابت رکھتے ہیں اور مشابہت دو طرح کی ہے: 1- "لفظًا" 2- "معنًی"

1- "لفظًا": اس طرح ہے کہ "لَیْسَ" مبتدا اور خبر پر داخل ہو کر مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے مبتدا کو اس کا اسم اور خبر کو اس کی خبر کہتے ہیں اور یہی عمل "مَا وَ لَا" کا بھی ہے۔

2- "معنًی": اس طرح ہے کہ "لَیْسَ" نفی کا معنی دیتا ہے اسی طرح "مَا وَ لَا" بھی نفی کا معنی دیتے ہیں۔

2- منصوبات:

منصوبات جمع "منصوب" کی اور منصوب وہ معمول ہے جو حالت نصبی میں ہو، جیسے: رَاَیْتُ زَیْدًا میں زَیْدًا۔

علامات نصب: اسم کی علامات نصب چار ہیں:

1- "فتح"، جیسے: رَاَیْتُ زَیْدًا۔

2- "الف"، جیسے: رَاَیْتُ اَخَاکَ۔

3- "یاء"،رَاَیْتُ مُسْلِمَیْنِ، مُسْلِمِیْنَ۔

4- "کسرہ"، جیسے: رَاَیْتُ مُسْلِمَاتٍ۔

منصوبات کی تقسیم

منصوبات کی 12 قسمیں ہیں:

1"مفعول مطلق" 2- "مفعول بہ" 3- "مفعول فیہ" 4- "مفعول لہ" 5- "مفعول معہ" 6- "حال" 7- "تمیز" 8- "مستثنیٰ" 9- "ان وغیرہ کا اسم" 10- "لائے نفی جنس کا اسم" 11- "کَانَ وغیرہ کی خبر" 12- "مَا وَ لَا الْمُشَبَّهَتَانِ بِلَیْسَ کی خبر"

1- "مفعول مطلق"

وہ مصدر ہے جو فعل کے بعد واقع ہو اور فعل اور مصدر دونوں کا معنی ایک ہو، جیسے: جَلَسْتُ جُلُوْسًا (میں بیٹھا بیٹھنا)

ترکیب:

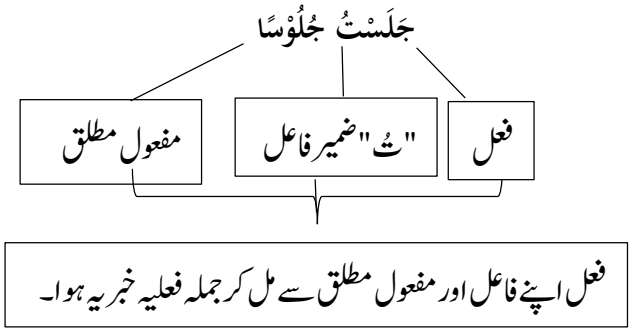

مفعول مطلق کی "پہلی" تقسیم

مفعول مطلق کی دو قسمیں ہیں: 1- "مفعول مطلق لفظی" 2- "مفعول مطلق معنوی"

1- "مفعول مطلق لفظی": وہ مفعول مطلق ہے جو مذکورہ فعل کے لفظ سے ہو، جیسے: جَلَسْتُ جُلُوْسًا۔

2- "مفعول مطلق معنوی": وہ مفعول مطلق ہے جو مذکورہ فعل کے لفظ سے نہ ہو، جیسے: قَعَدْتُ جُلُوْسًا۔

مفعول مطلق کی "دوسری" تقسیم

مفعول مطلق کی تین قسمیں ہیں: 1- "تاکیدی" 2- "عددی" 3- "نوعی"

1- "تاکیدی": وہ مفعول مطلق ہے جو اپنے فعل کے معنی کو پختہ کرے، جیسے: جَلَسْتُ جُلُوْسًا میں (واقعی بیٹھا)۔

2- "عددی": وہ مفعول مطلق ہے جو اپنے فعل کے عدد کو بیان کرے، جیسے: جَلَسْتُ جَلْسَةً (میں ایک بار بیٹھا)۔

3- "نوعی": وہ مفعول مطلق ہے جو اپنے فعل کی نوعیت کو بیان کرے، جیسے: جَلَسْتُ جِلْسَةَ القَارِئِ (میں قاری کی طرح بیٹھا)۔

فائدہ: مفعول مطلق کے فعل کو کبھی کبھی کسی قرینے کی وجہ سے حذف کر دیا جاتا ہے قرینے کی دو قسمیں ہیں:

1- "قرینہ لفظی" 2- "قرینہ حالی"

1- "قرینہ لفظی": کہ کوئی لفظ فعل کے حذف ہونے پر دلالت کرے، جیسے: سوال میں فعل موجود ہو تو جواب میں فعل کو حذف کر دیتے ہیں مثلاً کوئی پوچھے "كَمْ ضَرَبْتَ زَيْدًا" جواب میں فعل کو حذف کر کے کہا جائے "ضَرْبَيْنِ"۔

2- "قرینہ حالی": وہ قرینہ ہے جس میں حال فعل کی حذف ہونے پر دلالت کرے، جیسے: کوئی شخص سفر سے آئے تو اس کو کہا جائے "خَيْرَ مَقْدَمٍ" یعنی قَدِمْتَ قُدُوْمًا خَيْرَ مَقْدَمٍ، (تو آیا اچھا آنا)۔

2- "مفعول بہ"

وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو، جیسے: نَصَرْتُ بَكْرًا (میں نے بکر کی مدد کی)۔

ترکیب:

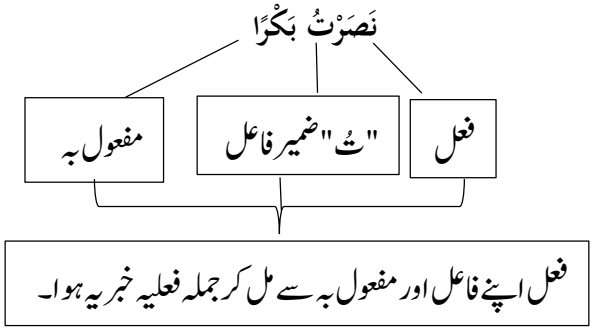

مفعول بہ کے احکام:

1- مفعول بہ کو فعل سے پہلے لانا جائز ہے، جیسے: فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ۔

2- مفعول بہ صرف فعل متعدی کا ہوتا ہے فعل لازمی کا مفعول بہ نہیں ہوتا، جیسے: شَرِبَ خَالِدٌ مَاءً۔

3- کبھی کبھی مفعول بہ کے فعل کو حذف کر دیا جاتا ہے اور یہ حذفیت دو قسموں پر ہے:

1- "جوازی" 2- "وجوبی"

1- "جوازی": اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کو ذکر کرنا بھی جائز ہے اور حذف کرنا بھی جائز ہے اور یہ سوال کے مقام پر ہو گا، جیسے: کوئی شخص پوچھے "مَنْ اَضْرِبُ" تو جواب میں کہا جائے "زَيْدًا" اور فعل کو جواب میں ذکر بھی کر سکتے ہیں جیسے: "اِضْرِبْ زَيْدًا"۔

2- "وجوبی": اس کا مطلب ہے کہ فعل کو حذف کرنا واجب ہے اور اس کی دو قسمیں ہیں:

1- "سماعی" 2- "قیاسی"

1- "سماعی": کہ اہل عرب سے سنا گیا ہو کہ وہ اس مفعول بہ کے فعل کو حذف کرتے ہیں، تو ہم بھی فعل کو حذف کریں گے، جیسے: اہل عرب مہمان کو خوش کرنے کے لیے کہتے ہیں: "اَهْلًا وَسَهْلًا" یہ دونوں فعل محذف کے مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں اور اصل عبارت اس طرح ہے، "اَتَيْتَ اَهْلًا وَطِئْتَ سَهْلًا" (تو اپنے اہل کے پاس آیا، اور نرم زمین پر قدم رکھا)۔

2- "قیاسی": وہ جس کی حذفیت پر کوئی قاعدہ ہو، اور اس کے تین مقام ہے:

1- "تحذیر" 2- "ما اُضمر عاملُہ علی شریطۃ التفسیر" 3- "منادٰی"

1- "تحذیر": تحذیر کا لغوی معنٰی "ڈرانا" ہے، اور اصطلاح میں وہ خاص مفعول بہ ہے جس کا فعل "اِتَّقِ" وغیرہ کو وقت کی تنگی کی وجہ سے حذف کر دیا گیا ہو۔

تحذیر کی تقسیم

تحذیر کی دو قسمیں ہیں:

1- جس میں مُحَذَّر (جس کو ڈرایا گیا ہو) اور مُحَذَّر مِنْہ (جس چیز سے ڈرایا گیا ہو) دونوں موجود ہوں، جیسے: "اِیَّاکَ وَالْاَسَدَ" اصل میں تھا اِتَّقِكَ مِنَ الْاَسَدِ وَ اتَّقِ الْاَسَدَ مِنْكَ (تو اپنے اپ کو شیر سے بچا اور شیر کو اپنے آپ سے بچا)

2- وہ ہے جس میں مُحَذَّر مِنْہ (جس چیز سے ڈرایا گیا ہو) مکرر (دو مرتبہ) ہو، جیسے: اَلْاَسَدَ اَلْاَسَدَ" اصل میں "اِتَّقِی الْاَسَدَ" تھا۔

2- ما اُضمر عاملُہ علی شریطۃ التفسیر: وہ مفعول بہ ہے جس کے فعل کو حذف کر دیا جائے اس وجہ سے کہ بعد والا فعل اس کی تفسیر کر رہا ہو، جیسے: زیدًا ضَرَبْتُہ اصل میں "ضَرَبْتُ زیدًا ضَرَبْتُہ" تھا تو "زیدًا" سے پہلے والے "ضَرَبْتُ" کو حذف کر دیا بعد والا اس کی تفسیر کر رہا تھا۔

3- منادٰی: وہ ہے جس کے عامل کو حذف کر کے حرف ندا کو اس کے قائم مقام کر دیا گیا ہو جیسے: "یَا زَیْدُ" اصل میں "اَدْعُوْ زَیْدًا" تھا۔

حرف ندا پانچ ہیں:

1- "یَا" (منادٰی قریب اور بعید کے لئے) 2- "أَیَا" (منادٰی بعید کے لئے) 3- "ھَیَا" (منادٰی بعید کے لئے) 4- "اَیْ" (منادٰی قریب کے لئے) 5- "ہمزہ مفتوحہ" (أَ) (منادٰی قریب کے لئے)۔

فائدہ: کبھی کبھی حرف ندا کو لفظوں سے حذف کر دیا جاتا ہے، اس کے تین مقام ہیں:

پہلا مقام: اگر منادہ معرفہ کی طرف مضاف ہو تو حرف ندا کو لفظوں سے حذف کر دیتے ہیں، جیسے: "رَبَّنَا" یہ اصل میں "یَا رَبَّنَا" تھا۔

دوسرا مقام: جب منادہ معرّف بالام ہو تو حرف ندا اور منادہ کے درمیان فصل لاتے ہیں اور حرف ندا کو حذف کر دیتے ہیں، جیسے: "اَیُّھَا الرَّجُلُ" اصل میں "یَا اَیُّھَا الرَّجُلُ" تھا۔

تیسرا مقام: جب منادہ نام ہو تو حرف ندا کو لفظوں سے حذف کر دیتے ہیں، پھر یہ حذفیت دو قسم پر ہے:

1- حذفیت کے بدلے میں کچھ بھی نہ لایا ہو، جیسے: "یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هَذَا" اصل "یَا یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هَذَا" ہے۔

2- کبھی حذفیت کے بدلے آخر میں میم مشدد لاتے ہیں، جیسے: "اَللّٰهُمَّ" اصل میں "یا الله" تھا پیر حرف ندا کو حذف کر کے آخر میں میم مشدد لے آئے ہیں۔

منادیٰ کے اعراب

منادیٰ کے دو اعراب ہیں:

1- "مبنی بر ضم" 2- "منصوب"

1- "مبنی بر ضم": جب منادیٰ "مفرد معرفہ" ہو، عام ہے حرف ندا کے داخل ہونے سے پہلے معرفہ ہو یا بعد میں، جیسے: "یَا زَیْدُ"، "یَا رَجُلُ"۔

2- "منصوب":

جب منادیٰ "مضاف" ہو، جیسے: یَا عَبْدَ اللّٰهِ،

یا "مشابہ مضاف" ہو (یعنی جس طرح مضاف کا معنی مضاف الیہ کہ ساتھ تام ہوتا ہے اسی طرح وہ اسم جس کا معنی مابعد کے ساتھ تام ہو) جیسے: یَا طَالِعًا جَبَلًا (اے پہاڑ کے چڑھنے والے)،

یا "نکرہ غیر معین" ہو، جیسے: نابینا کا قول، یَا رَجُلًا خُذْ بِیَدِیْ۔

فائدہ: منادیٰ اگر معرف باللام ہو تو حرف ندا اور منادی کے درمیان "اَیُّهَا" کا فاصلہ لانا ضروری ہے، جیسے: یَا اَیُّهَا الرَّجُلُ، یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ۔

البتہ لفظ "اللّٰه" اس قاعدے سے مستثنیٰ ہے، جیسے: یَا اَللّٰه۔

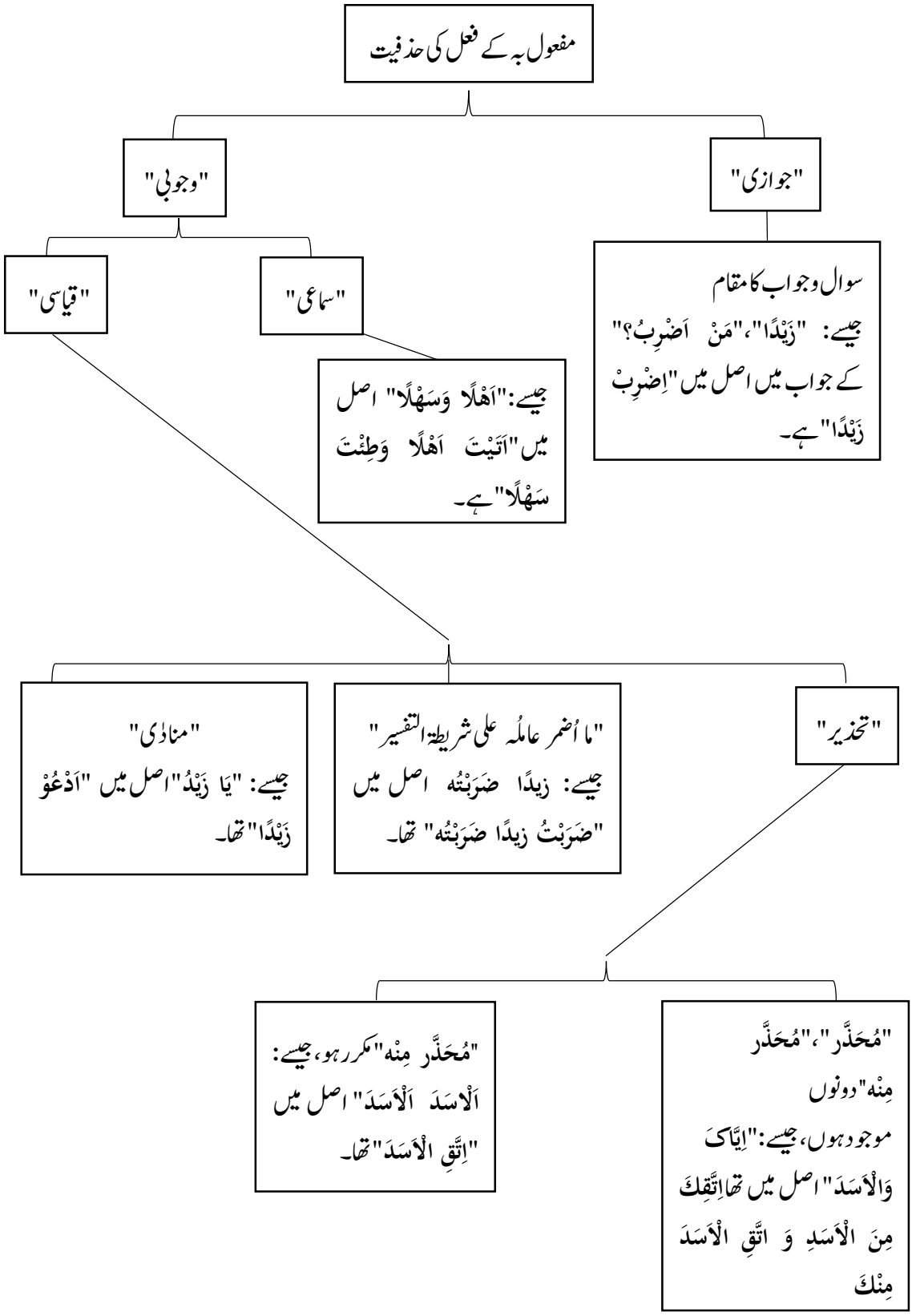
مفعول بہ کے فعل کی حذفیت
"جوازی"
"وجوبی"
سوال وجواب کا مقام
جیسے: "زَیْدًا"،"مَنْ اَضْرِبُ؟"
کے جواب میں اصل میں "اِضْرِبْ
زَیْدًا" ہے۔
"سماعی"
"قیاسی"
جیسے:"اَھْلًا وَسَھْلًا" اصل
میں"اَتَیْتَ اَھْلًا وَطِئْتَ
سَھْلًا" ہے۔
"تحذیر"
"ما اُضمر عاملُہ علی شریطۃ التفسیر"
جیسے: زیدًا ضَرَبْتُہ اصل میں
"ضَرَبْتُ زیدًا ضَرَبْتُہ" تھا۔
"منادٰی"
جیسے: "یَا زَیْدُ"اصل میں "اَدْعُوْ
زَیْدًا" تھا۔
"مُحَذَّر"،"مُحَذَّر
مِنْہ"دونوں
موجود ہوں، جیسے:"اِیَّاکَ
وَالْاَسَدَ" اصل میں تھا اِتَّقِکَ
مِنَ الْاَسَدِ وَ اتَّقِ الْاَسَدَ
مِنْکَ
"مُحَذَّر مِنْہ"مکرر ہو، جیسے:
اَلْاَسَدَ اَلْاَسَدَ" اصل میں
"اِتَّقِ الْاَسَدَ" تھا۔

3- "مفعول فیہ"

وہ اسم ہے جو فعل کے واقعہ ہونے کی جگہ یا وقت بتائے، جیسے: قُمْتُ خَلْفَكَ میں "خَلْفَكَ"، خَرَجْتُ يَوْمَ الجُمْعَةِ میں "يَوْمَ الجُمْعَةِ"۔

ترکیب:

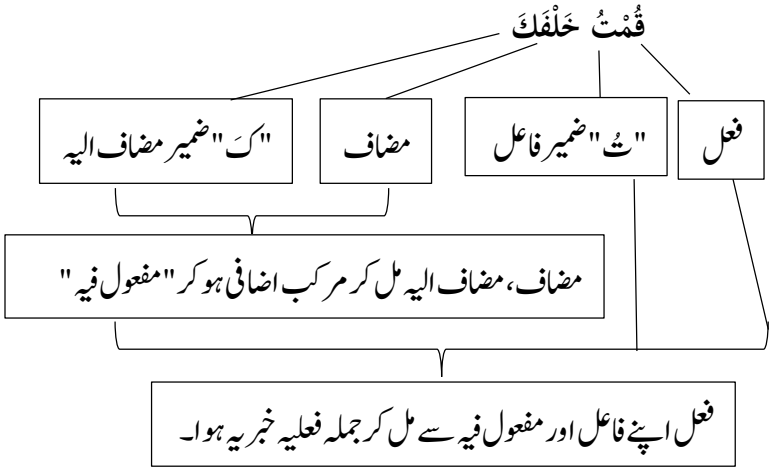
قُمْتُ خَلْفَكَ
فعل
"تُ" ضمیر فاعل
مضاف
"كَ" ضمیر مضاف الیہ
مضاف، مضاف الیہ مل کر مرکب اضافی ہو کر "مفعول فیہ"
فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مفعول فیہ کو ظرف بھی کہتے ہیں۔

ظرف کی تقسیم

ظرف کی دو قسمیں ہیں: 1- "ظرف زمان" 2- "ظرف مکان "

1- "ظرف زمان": جس میں "وقت" کا معنی ہو، جیسے: خَرَجْتُ يَوْمَ الجُمْعَةِ میں "يَوْمَ"۔

2- "ظرف مکان": جس میں "جگہ" کا معنی ہو، جیسے: قُمْتُ خَلْفَكَ میں "خَلْفَ"۔

ظرف زمان کی تقسیم

ظرف زمان کی دو قسمیں ہیں: 1- "ظرف زمان مبہم" 2- "ظرف زمان محدود"

1- "ظرف زمان مبہم": وہ زمانہ ہے جس کی حد متعین نہ ہو، جیسے: حِيْنٌ، دَهْرٌ (مطلق زمانہ)، صُمْتُ دَهْرًا

2- "ظرف زمان محدود": وہ زمانہ ہے جس کی حد متعین ہو، جیسے: یَوْمٌ(دن)،لَیْلٌ(رات)،سَافَرْتُ یَوْمًا

ظرف مکان کی تقسیم

ظرف مکان کی دو قسمیں ہیں: 1- "ظرف مکان مبہم" 2- "ظرف مکان محدود"

1- "ظرف مکان مبہم": وہ جگہ ہے جس کی حد متعین نہ ہو، جیسے: اَمَامُ (سامنے کی جگہ)،خَلْفُ(پیچھے کی جگہ)،جَلَسْتُ خَلْفَكَ۔

2-" ظرف مکان محدود": وہ جگہ ہے جس کی حد متعین ہو، جیسے: دَارٌ(گھر)، مَسْجِدٌ، جَلَسْتُ فِي الْمَسْجِدِ۔

فائدہ: ظرف مکان محدود میں "فِیْ" کا لفظ موجود ہو گا (مگر یہ کہ فعل دَخَلَ یَدْخُلُ نہ ہو ورنہ اس صورت میں بھی "فِیْ" محذوف ہو گا) اور باقی ظروف میں محذوف ہو گا۔

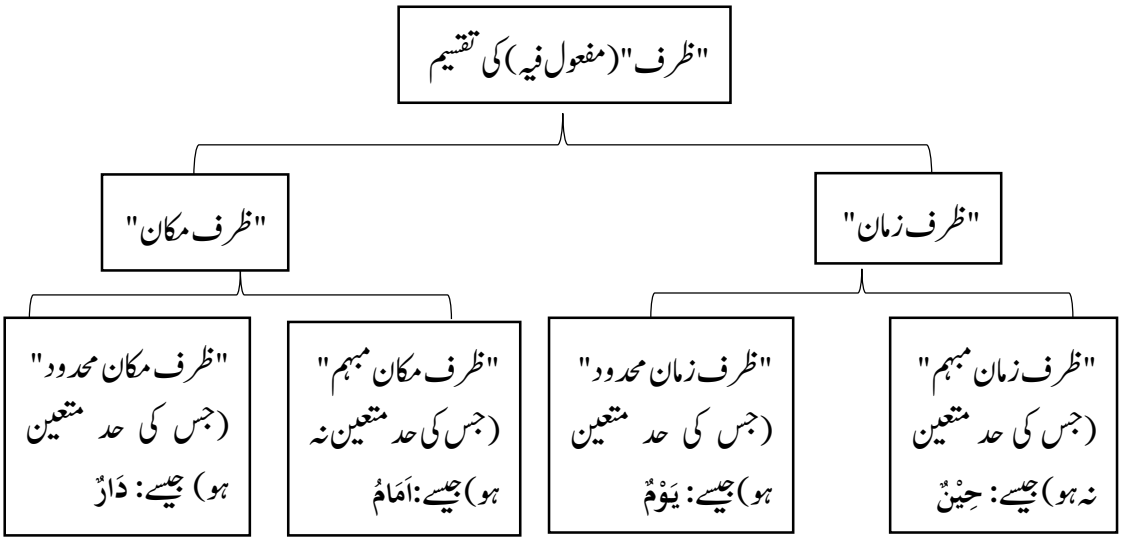
"ظرف"(مفعول فیہ) کی تقسیم
"ظرف زمان"
"ظرف مکان"
"ظرف زمان مبہم" (جس کی حد متعین نہ ہو) جیسے: حِیْنٌ
"ظرف زمان محدود" (جس کی حد متعین ہو) جیسے: یَوْمٌ
"ظرف مکان مبہم" (جس کی حد متعین نہ ہو) جیسے: اَمَامُ
"ظرف مکان محدود" (جس کی حد متعین ہو) جیسے: دَارٌ

4- "مفعول لہ":

وہ اسم ہے جس کی وجہ سے فعل واقع ہو، جیسے: ضَرَبْتُه تَأْدِيْبًا میں "تَأْدِيْبًا" (میں نے اس کو مارا ادب سکھانے کے لیے)۔

ترکیب:

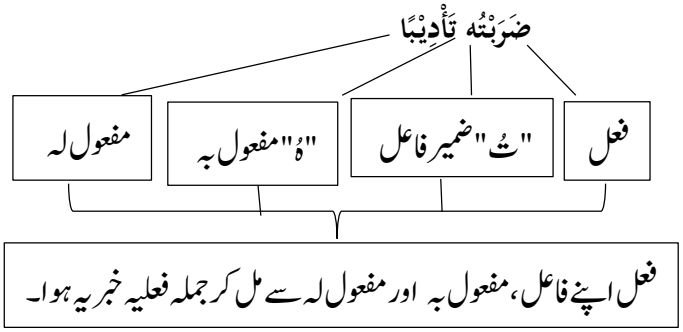

مفعول لہ کی شرائط:

کسی اسم کے مفعول لہ ہونے کے لیے تین شرائط ہیں:

1- وہ اسم مصدر ہو، جیسے مذکورہ مثال میں "تَأْدِيْبًا" ہے۔

2- مصدر اور فعل کا زمانہ ایک ہو، جیسے مذکورہ مثال میں مارنے اور ادب سکھانے کا زمانہ ایک ہے۔

3- مصدر اور فعل کا فاعل ایک ہو، جیسے مذکورہ مثال میں مارنے اور ادب سکھانے والا شخص بھی ایک ہے۔

5- "مفعول معہ":

وہ اسم ہے جو واؤ کے بعد واقع ہو اور واؤ "مع" کے معنی میں ہو، جیسے: رَاَيْتُ زَيْدًا وَالْكِتَابَ (میں نے زید کو کتاب کے ساتھ دیکھا)۔

ترکیب:

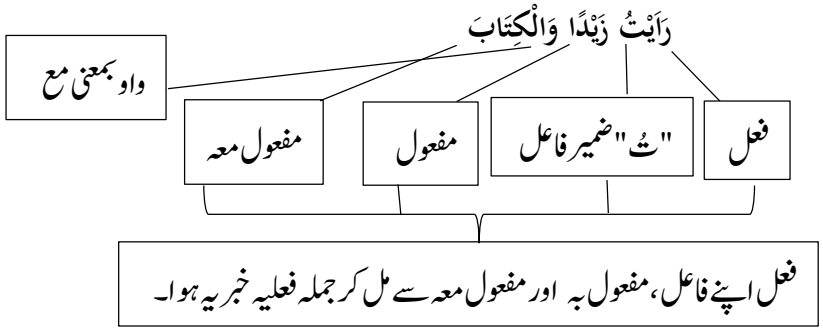
رَاَيْتُ زَيْدًا وَالْكِتَابَ
واو بمعنی مع
فعل
"تُ" ضمیر فاعل
مفعول
مفعول معہ
فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور مفعول معہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فائدہ: ان مذکورہ پانچ مفعولوں کو "مفاعیل خمسہ" کہتے ہیں جن کو ایک شاعر نے ایک شعر میں ذکر کیا ہے:
"حَمِدتُّ حَمْدًا حَامِدًا وَحَمِيْدًا ـــ رِعَايَةَ شُكْرِهِ دَهْرًا مَدِيْدًا "(میں نے حامد کی تعریف حمید کے ساتھ اس کے شکر کا لحاظ کر کے ایک زمانہ دراز تک)۔

ترکیب:

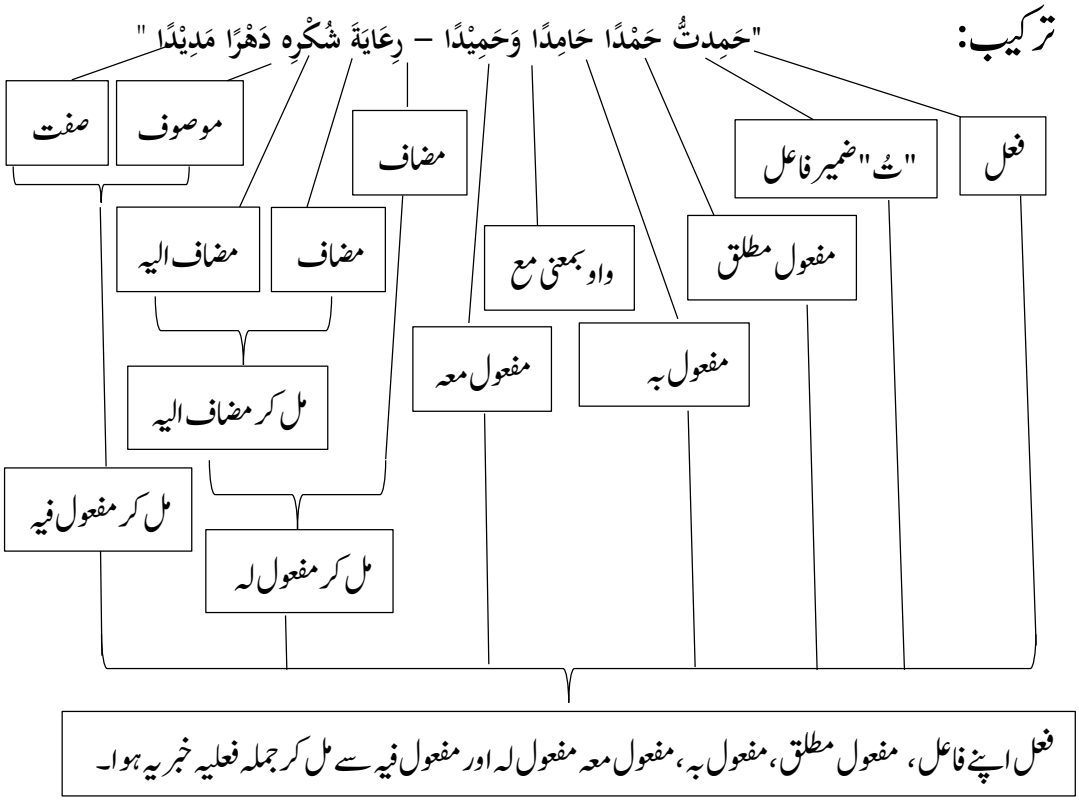

6- "حال":

وہ اسم ہے جو فاعل، مفعول یا مبتدا وغیرہ کی کیفیت کو بیان کریں، جیسے:

" فاعل" کی مثال: جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا (زید آیا اس حال میں کہ وہ سوار تھا)،

"مفعول" کی مثال: جِئْتُ زَيْدًا نَائِمًا (آیا میں زید کے پاس ایسے حال میں کہ وہ سو رہا تھا)،

"مبتدا" کی مثال: زَيْدٌ رَاكِبًا قَادِمٌ (زید اس حال میں کہ سوار تھا کہ آیا)۔

فائدہ: جس کی کیفیت بیان کی جائے اس کو "ذوالحال" کہتے ہیں اور جس سے بیان کی جائے اسے "حال" کہتے ہیں، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا میں "زَيْدٌ" "ذوالحال" ہے، "رَاكِبًا" "حال" ہے۔

ترکیب:

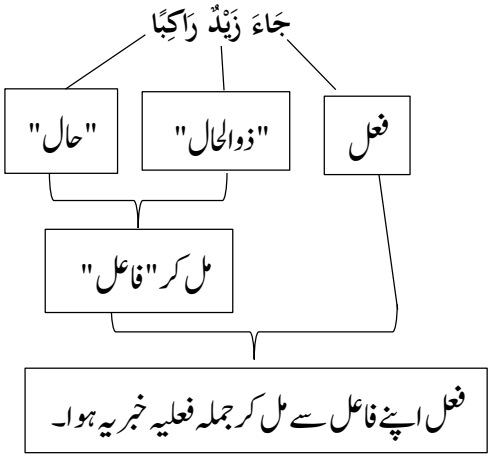

حال اور ذوالحال کے احکام:

1- حال ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا۔

2- حال اکثر مشتق ہوتا ہے، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا۔

3- کبھی کبھی حال اسم جامد بھی ہوتا ہے، جیسے: لَبِسْتُ الْخَاتَمَ فِضَّةً۔

4- حال کبھی جملہ خبریہ ہوتا ہے، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ وَ هُوَ رَاكِبٌ۔

5- ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا۔

7- "تمیز":

وہ اسم ہے جو کسی اسم یا نسبت سے ابہام (پوشیدگی) کو دور کرے، جیسے: اسم کی مثال: رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا میں "کَوْکَبًا" نسبت کی مثال: طَابَ زَیْدٌ عِلْمًا میں "عِلْمًا"۔

فائدہ: جو اسم ابہام کو دور کرے اسے "تمیز" کہتے ہیں جس سے دور کریں اسے "مُمیَّز" کہتے ہیں۔

ترکیب:

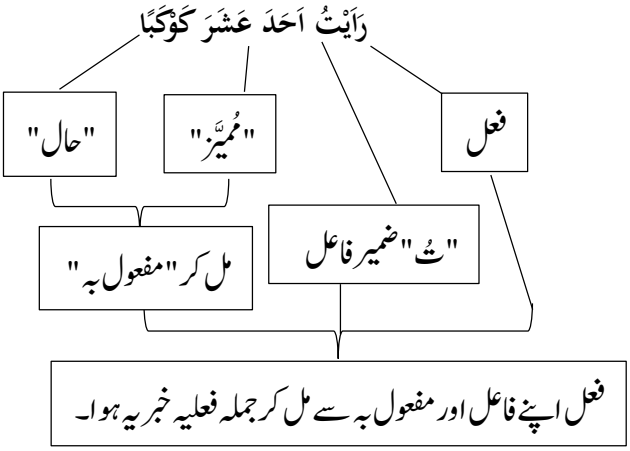

تمیز کے احکام:

1- تمیز ہمیشہ نکرہ ہوتی ہے، جیسے: رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا۔

2- تمیز کو اپنے عامل پر مقدم کرنا جائز نہیں ہے۔

3- تمیز بعض صورتوں میں مجرور بھی ہوتی ہے، جیسے: اِشْتَرَیْتُ ثَلَاثَۃَ کُتُبٍ۔

حال اور تمیز میں فرق

حال اور تمیز میں "چار" فرق ہیں:

1- "تمیز" ہمیشہ مفرد ہوتی ہے جبکہ "حال" مفرد اور جملہ دونوں ہو سکتا ہے۔

2- "تمیز" ذات یا نسبت سے ابہام کو دور کرتی ہے جبکہ "حال" حالت کو بیان کرتا ہے۔

3- "تمیز" اکثر جامد ہوتی ہے جبکہ "حال" اکثر مشتق ہوتا ہے۔

4- "تمیز" اپنے ممیّز سے پہلے نہیں آتی جبکہ "حال" ذوالحال سے پہلے آ سکتا ہے۔

8- "مستثنیٰ":

وہ اسم ہے جو حرف استثناء کے بعد واقع ہو اور اپنے ماقبل کے حکم میں داخل نہ ہو، جیسے: جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدًا میں "زَيْدًا" (قوم آئی مگر زید نہیں آیا)۔

فائدہ: جو حرف استثناء کے بعد واقع ہو اس کو "مستثنیٰ" کہتے ہیں اور جو حرف استثنا سے پہلے ہو جس سے مستثنیٰ کو نکالا گیا ہو اس کو "مستثنیٰ منہ" کہتے ہیں، جیسے: جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدًا میں "زَيْدًا" مستثنیٰ ہے اور "الْقَوْمُ" مستثنیٰ منہ ہے۔

ترکیب:

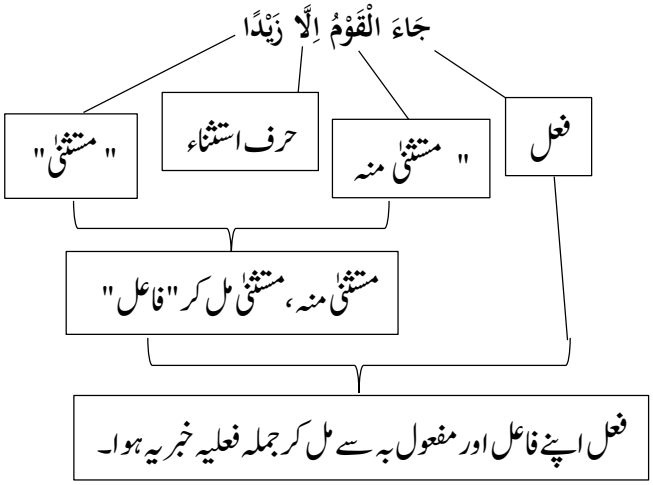
جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدًا
فعل
" مستثنیٰ منہ
حرف استثناء
" مستثنیٰ"
مستثنیٰ منہ، مستثنیٰ مل کر "فاعل"
فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

حروف استثناء "11" ہیں:

1- "اِلَّا" 2- "خَلَا" 3- "عَدَا" 4- "مَا خَلَا" 5- "مَا عَدَا" 6- "لَيْسَ" 7- "لَا يَكُوْنُ" 8- "حَاشَا" 9- "غَيْرَ" 10- "سِوٰى" 11- "سَوَاءَ"

مستثنیٰ کی "پہلی" تقسیم

مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں: 1- "مستثنیٰ متصل" 2- "مستثنیٰ منقطع"

1- "مستثنیٰ متصل": وہ مستثنیٰ ہے جو مستثنیٰ منہ کا "فرد" یا "جز" ہو، جیسے: جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدًا۔

2- "مستثنیٰ منقطع": وہ مستثنیٰ ہے جو مستثنیٰ منہ کا "فرد" یا "جز" نہ ہو، جیسے: جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا۔

مستثنیٰ کی "دوسری" تقسیم

مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں: 1- "مستثنیٰ مُفرَّغ" 2- "مستثنیٰ غیر مُفرَّغ"

1- "مستثنیٰ مُفرَّغ": وہ مستثنیٰ ہے جس کا مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو[1]، جیسے: **ماجَاءَ اِلَّا زَيْدٌ۔**

2- "مستثنیٰ غیر مُفرَّغ": وہ مستثنیٰ ہے جس میں مستثنیٰ منہ مذکور ہو، جیسے: **جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدًا۔**

فائدہ: کلام کی دو قسمیں ہیں: 1- "کلام مُوجَب" 2- "کلام غیر مُوجَب"

1- "کلام مُوجَب": وہ کلام ہے جس میں حرف نفی، نہی اور استفہام نہ ہو، جیسے: **جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدًا۔**

2- "کلام غیر مُوجَب": وہ کلام ہے جس میں حرف نفی، نہی اور استفہام ہو، جیسے: **مَا جَاءَ اِلَّا زَيْدٌ۔**

مستثنیٰ کے اعراب

مستثنیٰ کے چار اعراب ہیں: 1- "منصوب" 2- "جائز الوجہین" (نصب، بدل) 3- "بحسب العوامل" 4- "مجرور"

1- "منصوب": چار مقامات پر مستثنیٰ منصوب ہوتا ہے:

1- مستثنیٰ اِلَّا کے بعد کلام موجب میں ہو، جیسے: **جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدًا۔**

2- مستثنیٰ "منقطع" ہو، جیسے: **جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا۔**

3- مستثنیٰ **"خَلَا" "عَدَا" "مَا خَلَا" "مَا عَدَا" "لَيْسَ" "لَا يَكُوْنُ"** کے بعد واقع ہو، جیسے: **جَاءَ الْقَوْمُ خَلَا زَيْدًا، عَدَا زَيْدًا** وغیرہ۔

4- مستثنیٰ مستثنیٰ منہ پر مقدم ہو، جیسے: **مَا جَاءَ اِلَّا زَيْدًا اَحَدٌ۔**

---

(1) فائدہ: "اِلَّا" کے بعد جار مجرور آجائیں تو وہ اکثر مستثنیٰ مفرّغ ہوتا ہے۔

2- "جائز الوجہین" (نصب، بدل): مستثنیٰ غیر مفرّغ اِلَّا کے بعد کلام غیر موجب میں واقع ہو تو دو وجہیں پڑھنا جائز ہے:

1- "نصب" جیسے: مَا جَاءَ اَحَدٌ اِلَّا زَيْدًا،

2- بدل" (یعنی جو اعراب مستثنیٰ منہ کا ہو گا وہی اعراب مستثنیٰ کا ہو گا)، جیسے: مَا جَاءَ اَحَدٌ اِلَّا زَيْدٌ۔

3- "بحسب العوامل": مستثنیٰ مفرّغ اِلَّا کے بعد کلام غیر موجب واقع ہو مستثنیٰ کا اعراب عامل کے مطابق ہو گا، جیسے: مَا جَاءَنِیْ اِلَّا زَيْدٌ، مَا رَاَيْتُ اِلَّا زَيْدًا، مَا مَرَرْتُ اِلَّا بِزَيْدٍ۔

4- "مجرور": مستثنیٰ "غَيْرَ"، "سِوٰی"، "سَوَاءَ" یا "حَاشَا کے بعد واقع ہو، جیسے: جَاءَنِیْ الْقَوْمُ غَيْرَ زَيْدٍ، سِوٰی زَيْدٍ وغیرہ۔

ترکیبی ضابطے:

1- "خَلَا" اور "عَدَا" یہ ہمیشہ فعل[1] ہوں گے اور ان کا فاعل ہمیشہ ضمیر ہو گی اور مابعد جو مستثنیٰ ہیں وہ مفعول بہ ہو گا، فعل اپنے فاعل مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال واقعہ ہو گا مستثنیٰ منہ سے اور مستثنیٰ منہ ذوالحال ہو گا۔

2- "مَا خَلَا"، "مَا عَدَا" کا فاعل ان میں موجود ضمیر ہو گی اور مابعد جو مستثنیٰ ہیں وہ مفعول بہ ہو گا، فعل اپنے فاعل مفعول بہ سے مل کر مصدر کی تاویل میں ہو کر حال واقعہ ہو گا مستثنیٰ منہ سے۔

3- "لَيْسَ"، "لَايَكُوْنُ" یہ افعال ناقصہ میں سے ہیں ان کی ضمیر ان کا اسم ہو گی بعد والا اسم ان کی خبر ہو گا، اور یہ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر حال ہو گے مستثنیٰ منہ سے۔

4- "غَيْرَ"، "سِوٰی اور "سَوَاءَ" یہ مضاف ہوں گے اور ان کا مابعد مضاف الیہ ہو گا "غَيْرَ" اپنے مضاف سے مل کر مفعول بہ بنے گا اور "سِوٰی اور "سَوَاءَ" یہ دونوں ظرف مکان ہیں یہ دونوں مفعول فیہ ہوں گے۔

5- "حَاشَا" ترکیب میں حرف جارہ زائد مستغنی از متعلق ہو گا، لفظًا مجرور محلًا منصوب مستثنیٰ ہو گا۔

فائدہ: اکثر اوقات "اِلَّا" کا ماقبل والا ذوالحال بنتا ہے اور "اِلَّا" کے بعد والا جملہ اس سے حال بنتا ہے بشرط کہ "اِلَّا" کے بعد جملہ واقع ہو جیسے: وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُم بِٱللَّهِ إِلَّا وَهُم مُّشْرِكُونَ، الایۃ۔

---

(1) "خَلَا" اور "عَدَا" حرف جار میں سے بھی ہیں اس وقت ان کا مابعد مجرور ہو گا، ان کو ترکیب میں حرف جار شبیہ بالزائد مستغنی از متعلَق کہہ کر چھوڑ دیں گے، اور مابعد کو لفظًا مجرور محلًا منصوب مستثنیٰ کہے گے۔

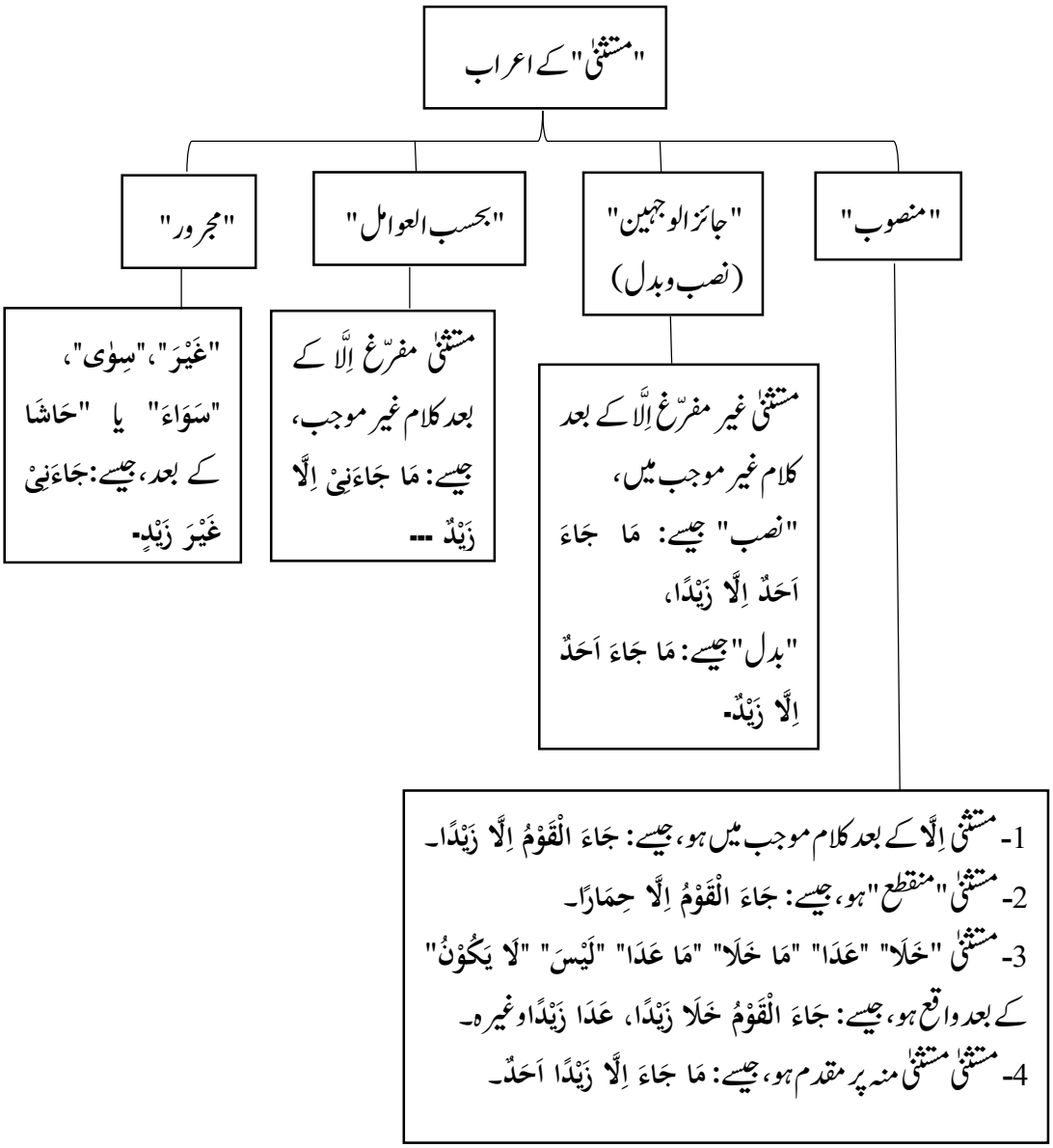
"مستثنیٰ" کے اعراب
"منصوب"
"جائز الوجہین" (نصب وبدل)
"بحسب العوامل"
"مجرور"
1- مستثنیٰ اِلَّا کے بعد کلام موجب میں ہو، جیسے: جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدًا۔
2- مستثنیٰ "منقطع" ہو، جیسے: جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا۔
3- مستثنیٰ "خَلَا" "عَدَا" "مَا خَلَا" "مَا عَدَا" "لَيْسَ" "لَا يَكُوْنُ" کے بعد واقع ہو، جیسے: جَاءَ الْقَوْمُ خَلَا زَيْدًا، عَدَا زَيْدًا وغیرہ۔
4- مستثنیٰ مستثنیٰ منہ پر مقدم ہو، جیسے: مَا جَاءَ اِلَّا زَيْدًا اَحَدٌ۔
مستثنیٰ غیر مفرّغ اِلَّا کے بعد کلام غیر موجب میں، "نصب" جیسے: مَا جَاءَ اَحَدٌ اِلَّا زَيْدًا، "بدل" جیسے: مَا جَاءَ اَحَدٌ اِلَّا زَيْدٌ-
مستثنیٰ مفرّغ اِلَّا کے بعد کلام غیر موجب، جیسے: مَا جَاءَنِیْ اِلَّا زَيْدٌ ---
"غَيْرَ"، "سِوٰی"، "سَوَاءَ" یا "حَاشَا" کے بعد، جیسے: جَاءَنِیْ غَيْرَ زَيْدٍ-

لفظ "غَیْرُ" کا اعراب

یہ تو معلوم ہوا کہ "غَیْرَ" کے بعد مستثنیٰ مجرور ہوتا ہے، اب یہ معلوم کرنا چاہیے کہ لفظ "غَیْرَ" کا اسم معرب ہونے کی وجہ سے اپنا اعراب کیا ہوگا تو اس کا اعرب "مستثنیٰ بِاَلَّا" والا ہوگا (یعنی جن صورتوں میں مستثنیٰ "اِلَّا" کے بعد واقعہ ہوتا ہے تو جو اعراب مستثنیٰ کا ہوتا ہے وہی اعراب "غَیْرُ" کا ہوگا جو "اِلَّا" کی جگہ واقع ہے)، جیسے: جَاءَ الْقَوْمُ غَیْرَ زَیْدٍ، جَاءَ الْقَوْمُ غَیْرَ حِمَارٍ وغیرہ۔

فائدہ: "غَیْرَ" کا لفظ صفت کے لیے وضع کیا گیا ہے لیکن کبھی کبھی استثناء کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے: جَاءَ الْقَوْمُ غَیْرَ اَصْحَابِکَ، اسی طرح "اِلَّا" وضع تو استثناء کے لیے ہے لیکن کبھی صفت کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے اور اس وقت یہ "غَیْرُ" کے معنی میں ہوتا ہے، جیسے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یہاں پر "اِلَّا" صفت کے لیے ہے، اور غیر کے معنی میں ہے۔

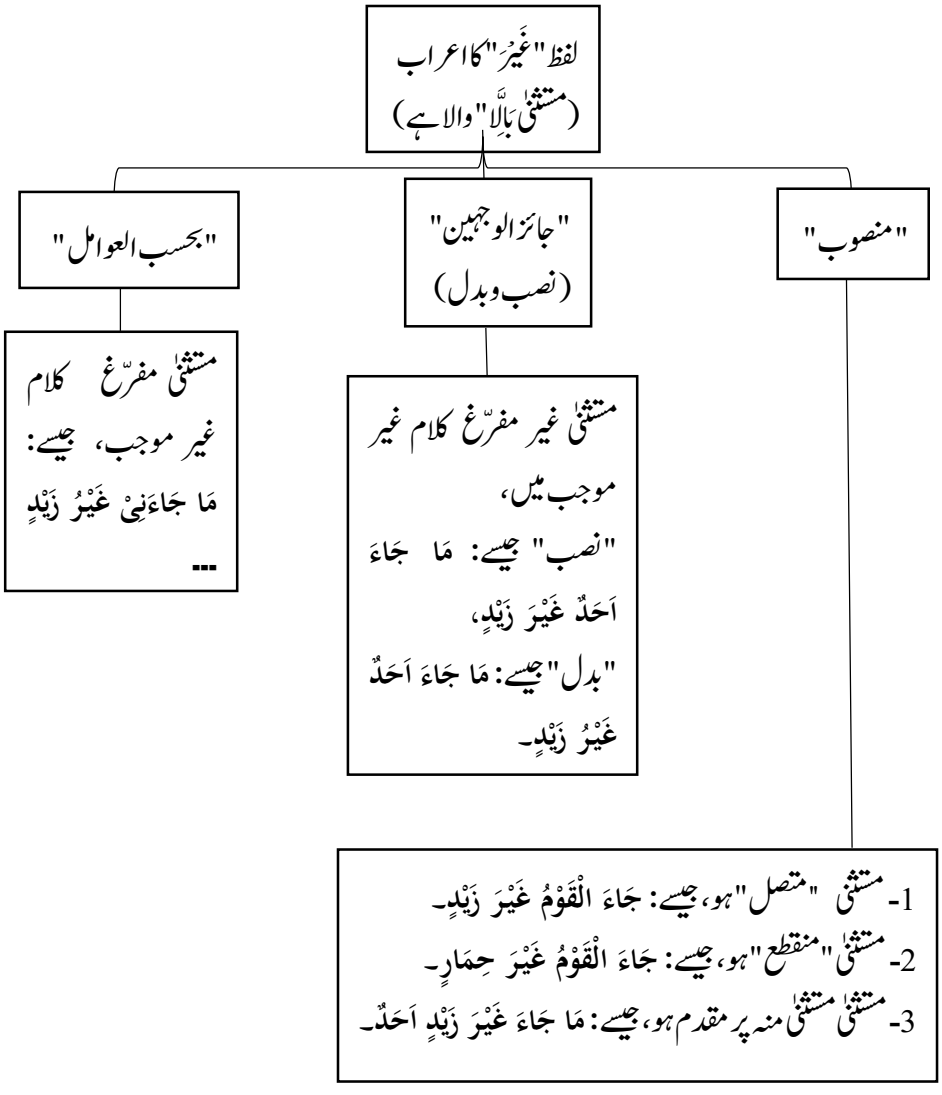
لفظ "غَیْرُ" کا اعراب
(مستثنیٰ بِاَلَّا" والا ہے)
"منصوب"
"جائز الوجہین"
(نصب وبدل)
"بحسب العوامل"
1- مستثنیٰ "متصل" ہو، جیسے: جَاءَ الْقَوْمُ غَیْرَ زَیْدٍ۔
2- مستثنیٰ "منقطع" ہو، جیسے: جَاءَ الْقَوْمُ غَیْرَ حِمَارٍ۔
3- مستثنیٰ مستثنیٰ منہ پر مقدم ہو، جیسے: مَا جَاءَ غَیْرَ زَیْدٍ اَحَدٌ۔
مستثنیٰ غیر مفرّغ کلام غیر موجب میں،
"نصب" جیسے: مَا جَاءَ اَحَدٌ غَیْرَ زَیْدٍ،
"بدل" جیسے: مَا جَاءَ اَحَدٌ غَیْرُ زَیْدٍ۔
مستثنیٰ مفرّغ کلام غیر موجب، جیسے: مَا جَاءَنِیْ غَیْرُ زَیْدٍ ---

9- "اِنَّ وغیرہ کا اسم"

وہ لفظ ہے جو ان حروف کے داخل ہونے کے بعد "مسند الیہ" بنے، جیسے: اِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ میں "زَيْدًا"۔

10- "لائے نفی جنس کا اسم"

وہ لفظ ہے جو لائے نفی جنس کے داخل ہونے کے بعد "مسند الیہ" بنے جیسے: لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ میں "رَجُلَ"۔

لائے نفی جنس کے اسم کے اعراب

لائے نفی جنس کے اسم کے تین اعراب ہیں: 1- "منصوب" 2- "مبنی بر فتح" 3- "مرفوع"

1- "منصوب": جب لائے نفی جنس کا اسم "نکرہ مضاف" یا "مشابہ مضاف" متصل ہو، جیسے: لَا غُلَامَ رَجُلٍ فِي الدَّارِ، لَا عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا فِي الْكِيْسِ۔

2- "مبنی بر فتح": جب لائے نفی جنس کا "اسم نکرہ مفردہ" ہو (یعنی مضاف، مشابہ مضاف نہ ہو)، جیسے: لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ۔

3- "مرفوع": جب لائے نفی جنس کا "اسم معرفہ" ہو یا "نکرہ" ہونے کے ساتھ لائے نفی جنس اور اسم کے درمیان فاصلہ ہو، تو اس صورت میں "لَا" کا دوسرے اسم کے ساتھ تکرار ضروری ہے، اور یہ مبتدا ہونے کی وجہ سے مرفوع ہو گا، جیسے: لَا زَيْدٌ فِي الدَّارِ وَلَا عَمْرٌو، لَا فِيْهَا رَجُلٌ وَلَا امْرَأَةٌ۔

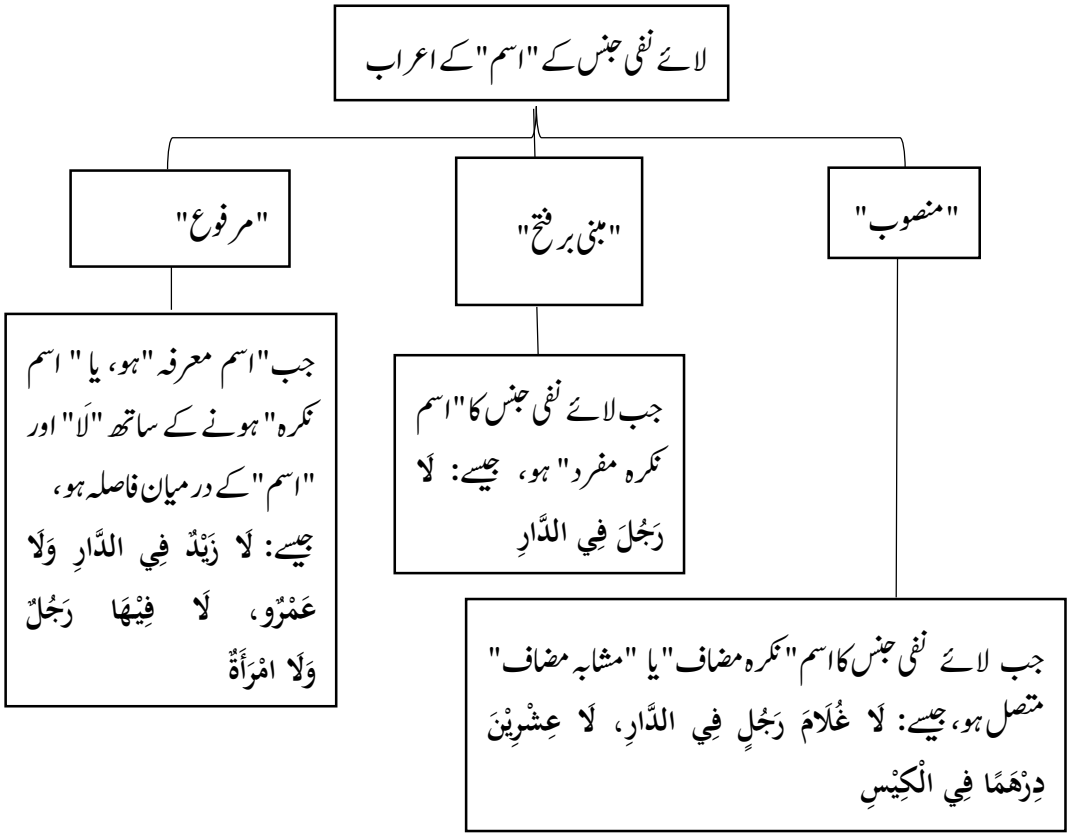
لائے نفی جنس کے "اسم" کے اعراب
"منصوب"
"مبنی بر فتح"
"مرفوع"
جب لائے نفی جنس کا اسم "نکرہ مضاف" یا "مشابہ مضاف" متصل ہو، جیسے: لَا غُلَامَ رَجُلٍ فِي الدَّارِ، لَا عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا فِي الْكِيْسِ
جب لائے نفی جنس کا "اسم نکرہ مفرد" ہو، جیسے: لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ
جب "اسم معرفہ" ہو، یا "اسم نکرہ" ہونے کے ساتھ "لَا" اور "اسم" کے درمیان فاصلہ ہو، جیسے: لَا زَيْدٌ فِي الدَّارِ وَلَا عَمْرٌو، لَا فِيْهَا رَجُلٌ وَلَا امْرَأَةٌ

11- "کَانَ وغیرہ کی خبر"

وہ اسم ہے جو کَانَ وغیرہ کے داخل ہونے کے بعد "مسند" بنے، جیسے: کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا میں "قَائِمًا"۔

کَانَ وغیرہ کی خبر کے احکام:

کَانَ وغیرہ کی خبر کے احکام مبتدا کی خبر کے احکام کی طرح ہیں (یعنی مفرد، جملہ، نکرہ اور معرفہ ہونے میں)۔

12- "مَا وَ لَا المُشَبَّهَتَانِ بِلَيْسَ کی خبر"

وہ اسم ہے جو ان حروف کے داخل ہونے کے بعد مسند بنے، جیسے: مَا زَیْدٌ قَائِمًا میں "قَائِمًا"۔

"مَاوَلَا" کے عمل کی شرائط

"مَا" کے عمل کے لیے تین شرائط ہیں:

1- "مَا" کے بعد "اِنْ" زائدہ نہ ہو۔
2- "مَا" کی خبر پر "اِلَّا" داخل نہ ہو۔
3- "مَا" کی خبر "مَا" کے اسم پر مقدم نہ ہو۔

"لَا" کے عمل کے لیے تین شرائط ہیں:

1- "لَا" کا اسم اور خبر دونوں نکرہ ہوں۔
2- "لَا" کی خبر پر "اِلَّا" داخل نہ ہو۔
3- "لَا" کی خبر "لَا" کے اسم پر مقدم نہ ہو۔

3- "مجرورات":

مجرورات جمع ہے مجرور کی اور مجرور وہ معمول ہے جو حالت جری میں ہو، جیسے: مَرَرْتُ بِزَیْدٍ میں "زَیْدٍ"۔

مجرورات کی تقسیم

مجرورات کی دو قسمیں ہیں: 1- "مجرور بحرف جر" 2- "مضاف الیہ"

1- "مجرور بحرف جر":

وہ اسم ہے جس پر حرف جر[1] داخل ہو، جیسے: فِی الدَّارِ میں "الدَّار"۔

جار مجرور کے احکام:

1- جار مجرور لازماً کسی "اسم" یا "فعل" کے ساتھ مُتعلِّق ہوتے ہیں (یعنی ملتے ہیں)، اور جس کے ساتھ مُتعلِّق ہوتے ہیں اس کو مُتعلَّق کہتے ہیں۔

2- مُتعلَّق کبھی لفظوں میں موجود ہوتا ہے، جیسے: نَظَرْتُ اِلَیْکَ میں "نَظَرْتُ"، اور کبھی محذوف ہوتا ہے، جیسے: زَیْدٌ فِی الدَّارِ میں فِی الدَّارِ کا مُتعلَّق "ثَبَتَ یا ثَابِتٌ" محذوف ہے۔

3- جار مجرور کا مُتعلَّق اگر محذوف ہو تو اس کو فعل نکالنا بھی جائز ہے اور اسم (شبہ فعل) نکالنا بھی جائز ہے البتہ حروف جارہ قسمیہ کا مُتعلَّق فعل "اُقْسِمُ" محذوف ہوتا ہے۔

4- جار مجرور کا مُتعلَّقِ محذوف عام طور پر افعال عامہ میں سے کوئی ایک ہوتا ہے اور افعال عامہ چار ہیں اور ان کے مصادر یہ ہیں: 1-" کَوْن" 2- "ثُبُوت" 3- "وُجُود" 4- "حُصُول"۔

5- وہ حرف جار جو زائد ہو اسکا مُتعلَّق نہیں ہوتا، جیسے: کَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا۔

6- جار مجرور اگر نکرہ کے بعد آئیں تو اکثر صفت بنتے ہیں، جیسے: رَاَیْتُ طَائِرًا عَلٰی غُصْنٍ، اور اگر معرفہ کے بعد آئیں تو اکثر حال بنتے ہیں، جیسے: رَاَیْتُ الطَائِرَ عَلٰی غُصْنٍ۔

7- ایک اسم مبتدا ہو اس کے بعد دو جار مجرور آجائیں تو بعض مقامات پر پہلے کو حال اور دوسرے جار مجرور کو خبر بنائیں گے، جیسے: فَاللَّفْظِیَّۃُ مِنْھَا عَلٰی ضَرْبَیْنِ سَمَاعِیَّۃٌ وَقِیَاسِیَّۃٌ۔

8- "خَلَا" اور "عَدَا" کو ترکیب میں حرف جار شبیہ بالزائد مستغنی از متعلَق کہہ کر چھوڑ دیں گے، اور مابعد کو لفظًا مجرور محلًا منصوب مستثنیٰ کہے گے[2]۔

9- "رُبَّ" کو ترکیب میں حرف جار شبیہ بالزائد مستغنی از متعلق کہہ کر چھوڑ دیں گے، اس کا مابعد لفظا مجرور، تقدیر مرفوع ہو گا یا منصوب، "مرفوع" کی صورت میں یہ "مبتدا" ہو گا اور اس کی خبر "لَقِیْتُہ" محذوف ہو گی، اور "منصوب" کی صورت میں مابعد مفعول بہ ہو گا "لَقِیْتُ" فعل محذوف کے لئے۔

---

(1) حروف جار سترہ ہیں، جن کا بیان اسم کی علامات میں گزر چکا ہے۔

(2) "خَلَا" اور "عَدَا" بطور فعل بھی استعمال ہوتے ہیں، اس وقت ان کا مابعد مفعول ہونے کی بنیاد پر منصوب ہو گا۔

2- "مضاف الیہ":

وہ اسم ہے جس کی طرف کسی دوسرے اسم کی نسبت کی جائے، جیسے: غُلَامُ زَيْدٍ میں "زَيْدٍ" ۔

اضافت کے احکام:

1- مضاف اگر تثنیہ یا جمع ہو تو اضافت کے وقت اس کا "نون" گر جاتا ہے[1]، جیسے: كِتَابَا زَيْدٍ، طَالِبُوْ عِلْمٍ۔

(1) باقی احکام مرکب اضافی میں گزر چکے ہیں۔

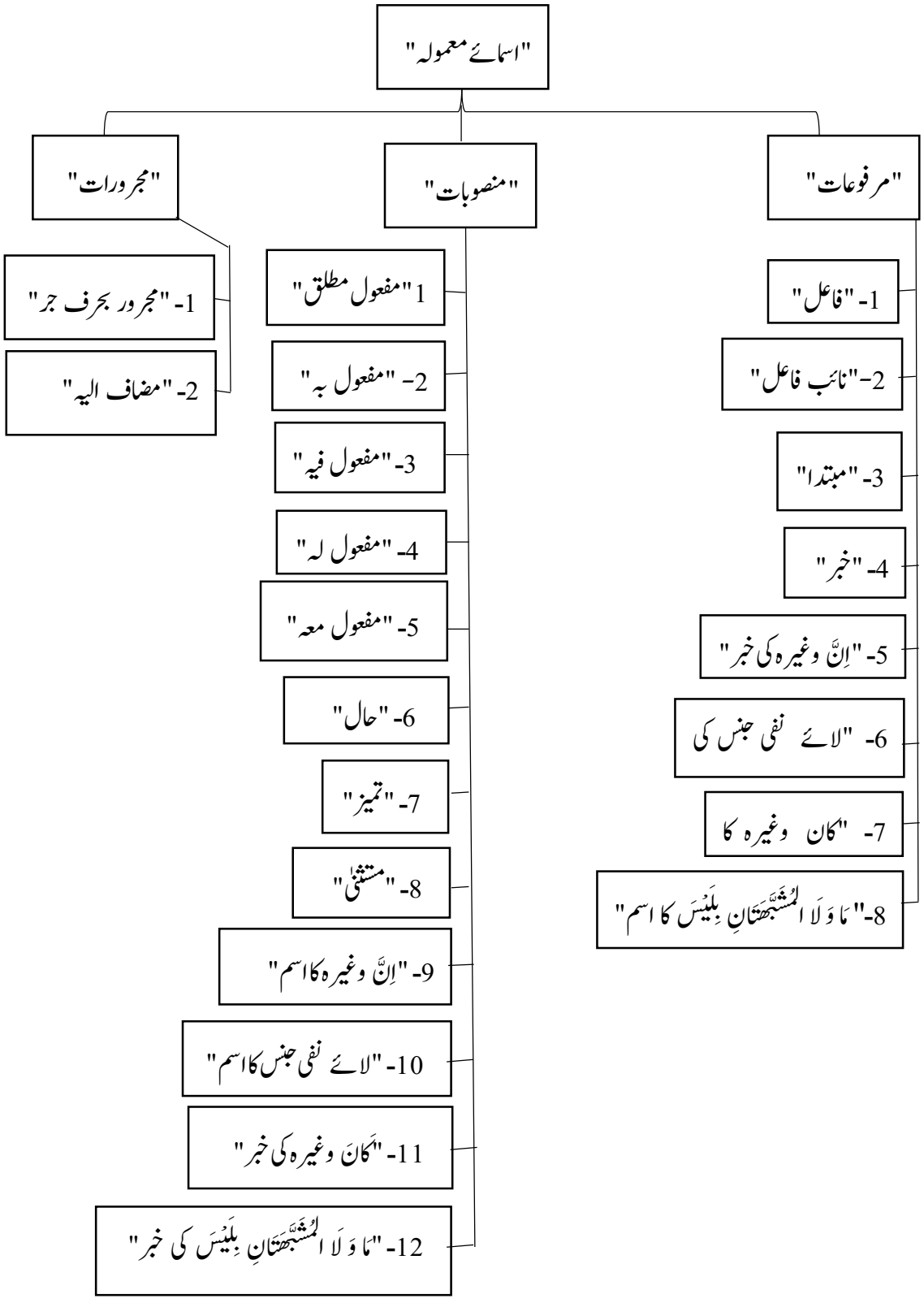
"اسمائے معمولہ"
"مرفوعات"
"منصوبات"
"مجرورات"
1- "فاعل"
2-"نائب فاعل"
3- "مبتدا"
4- "خبر"
5- "اِنَّ وغیرہ کی خبر"
6- "لائے نفی جنس کی
7- "کان وغیرہ کا
8-"مَا وَلَا المُشَبَّهَتَانِ بِلَيْسَ کا اسم"
1"مفعول مطلق"
2- "مفعول بہ"
3-"مفعول فیہ"
4- "مفعول لہ"
5- "مفعول معہ"
6- "حال"
7- "تمیز"
8- "مستثنیٰ"
9- "اِنَّ وغیرہ کا اسم"
10- "لائے نفی جنس کا اسم"
11- "کَانَ وغیرہ کی خبر"
12- "مَا وَلَا المُشَبَّهَتَانِ بِلَيْسَ کی خبر"
1- "مجرور بحرف جر"
2- "مضاف الیہ"

"توابع کا بیان "

"توابع" جمع ہیں "تابع" کی اور "تابع" ہر وہ دوسرا اسم ہے جو اعراب میں اپنے سے پہلے والے اسم کے موافق ہو دونوں کا اعراب ایک وجہ سے ہو، مثلاً اگر دونوں مرفوع ہوں تو دونوں کا رفع فاعل ہونے کی وجہ سے ہو گا، جیسے: جَاءَنِيْ رَجُلٌ عَالِمٌ میں "عَالِمٌ" تابع ہے، اور پہلے والے اسم کو "متبوع" کہتے ہیں "رَجُلٌ" متبوع ہے۔

تابع کی تقسیم

"تابع" کی پانچ قسمیں ہیں:

1- "صفت" 2- "تاکید" 3-"بدل"4- "عطف بحرف" 5- "عطف بیان"

1- "صفت":

وہ تابع ہے جو متبوع کی اچھی یا بری حالت کو ظاہر کرے، جیسے: جَاءَنِيْ رَجُلٌ عَالِمٌ (آیا میرے پاس ایسا آدمی جو کہ عالم ہے)۔

فائدہ: ترکیب میں "متبوع" کو "موصوف" اور "تابع" کو "صفت" کہتے ہیں۔

ترکیب:

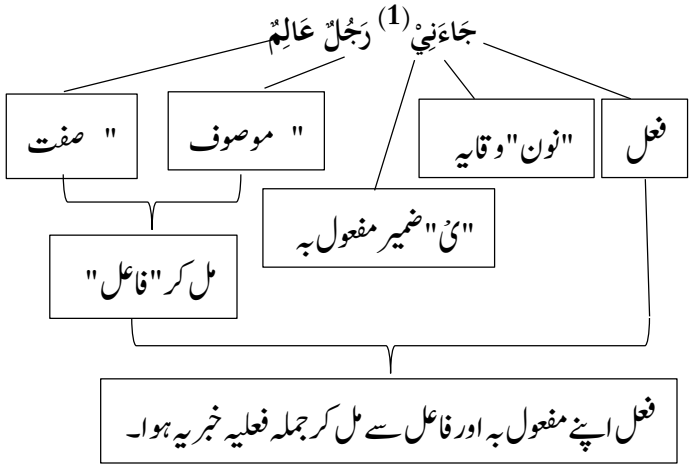

(1) فائدہ: "نون وقایہ" وہ نون ہے جو فعل کا اعراب بچانے کے لیے لایا جاتا ہے۔

صفت کی تقسیم

صفت کی دو قسمیں ہیں: 1- "صفت بحال موصوف" 2: "صفت بحال متعلق موصوف"

1- "صفت بحالِ موصوف": وہ صفت ہے جو اپنے موصوف کی حالت کو ظاہر کرے، جیسے: جَاءَنِيْ رَجُلٌ عَالِمٌ۔

"صفت بحالِ موصوف کا حکم": "صفت بحال موصوف" کی اپنے موصوف کے ساتھ دس چیزوں میں مطابقت ضروری ہے:

1-"معرفہ "2- "نکرہ" 3- "مذکر" 4- "مونث" 5- "واحد" 6- "تثنیہ" 7- "جمع" 8- "رفع" 9- "نصب" 10- "جر"۔

2:"صفت بحالِ متعلقِ موصوف": وہ صفت ہے جو اپنے موصوف کے متعلق کی حالت کو ظاہر کرے، جیسے: جَاءَنِيْ رَجُلٌ عَالِمٌ اَبُوْہ۔

"صفت بحالِ متعلق موصوف کا حکم": "صفت بحال متعلق موصوف" کی اپنے موصوف کے ساتھ پانچ چیزوں میں مطابقت ضروری ہے:

1- "معرفہ" 2- "نکرہ" 3- "رفع" 4- "نصب" 5- "جر"۔

فائدہ: صفت بعض اوقات جملہ خبریہ ہوتی ہے تو ایسی صورت میں دو باتیں ضروری ہیں:

1- موصوف نکرہ ہو اس لیے کہ جملہ نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے،

2- جملے میں ایسی ضمیر ہو جو موصوف کی طرف لوٹ رہی ہو، جیسے: جَاءَنِيْ رَجُلٌ عَالِمٌ اَبُوْہُ اس میں "ہُ" ضمیر "رَجُلٌ" موصوف کی طرف لوٹ رہی ہے۔۔

2- "تاکید":

وہ تابع ہے جو متبوع کی طرف "نسبت" کو یا "شمول (یعنی شامل ہونے) کو خوب پختہ کرے، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ زَيْدٌ میں دوسرا "زَيْدٌ" پہلے "زَيْدٌ" کی طرف جَاءَ (آنے) کی نسبت کو پختہ کر رہا ہے، "کہ زید ہی آیا"، اور جَاءَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ میں "كُلُّهُمْ" قوم کے تمام افراد کو شامل ہونے میں پختہ کر رہا ہے، "کہ قوم کا ہر فرد آیا"۔

فائدہ: یہاں پر ترکیب میں "تابع" کو "تاکید" کہتے ہیں اور "متبوع" کو "مُؤَکَّد" کہتے ہیں۔

ترکیب:

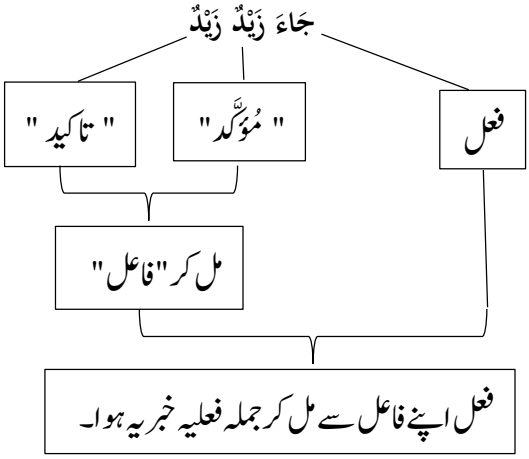

تاکید کی تقسیم

"تاکید" کی دو قسمیں ہیں: 1- "تاکید لفظی" 2- "تاکید معنوی"

1- "تاکید لفظی": وہ تاکید ہے جس میں لفظ کو مکرر لایا جائے "جیسے: جَاءَ زَيْدٌ زَيْدٌ۔

2- "تاکید معنوی": وہ تاکید ہے جو مخصوص الفاظ سے ہو، جیسے: جَاءَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ میں "كُلُّهُمْ"۔

تاکید معنوی کے الفاظ نو ہیں:

1- "نَفْسٌ" 2- "عَيْنٌ" 3- "كِلَا" 4- "كِلْتَا" 5- "كُلٌّ 6- "اَجْمَعُ" 7- "اَكْتَعُ" 8- "اَبْتَعُ" 9- "اَبْصَعُ"

تاکید معنوی کے الفاظ کی تفصیل:

1- "نَفْسٌ" 2- "عَيْنٌ": یہ دونوں لفظ ہمیشہ اپنے متبوع کی ضمیر کی طرف مضاف ہوتے ہیں، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ نَفْسُهُ۔

3- "كِلَا" 4- "كِلْتَا": یہ دونوں بھی اپنے مطبوع کی ضمیر کی طرف مضاف ہوتے ہیں اور صرف تثنیہ کی تاکید کے لیے آتے ہیں "كِلَا" مذکر کے لیے اور "كِلْتَا" مؤنث کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے: جَاءَ الرَّجُلَانِ كِلَاهُمَا، جَاءَتِ الْمَرْاَتَانِ كِلْتَاهُمَا۔

5- "كُلٌّ": یہ بھی اپنے متبوع کی ضمیر کی طرف مضاف ہوتا ہے یہ تثنیہ کے علاوہ واحد اور جمع کے لیے آتا ہے، جیسے: قَرَاْتُ الْكِتَابَ كُلَّه، جَاءَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ۔

6- "اَجْمَعُ": یہ اضافت کے بغیر استعمال ہوتا ہے اور یہ تثنیہ کے علاوہ واحد اور جمع کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے: اِشْتَرَيْتُ الْفَرَسَ اَجْمَعُ، جَاءَ النَّاسُ اَجْمَعُوْنَ۔

7- "اَكْتَعُ" 8- "اَبْتَعُ" 9- "اَبْصَعُ": یہ تینوں "اَجْمَعُ" کے ساتھ مزید تاکید کے لیے استعمال ہوتے ہیں اور یہ ہمیشہ اس کے بعد آتے ہیں اور اس کے بغیر استعمال نہیں ہوتے، جیسے: جَاءَ النَّاسُ اَجْمَعُوْنَ اَكْتَعُوْنَ اَبْتَعُوْنَ اَبْصَعُوْنَ۔

فائدہ: جب "نَفْسٌ" یا "عَيْنٌ" کے ذریعے ضمیر مرفوع متصل کی تاکید لانی ہو تو پہلے ضمیر مرفوع منفصل کے ذریعے اس کی تاکید لانا ضروری ہے، جیسے: ضَرَبْتَ اَنْتَ نَفْسُكَ۔

3- "بدل"

وہ تابع ہے جو نسبت سے خود مقصود ہو متبوع مقصود نہ ہو بلکہ اس کا ذکر صرف بدل کے تعارف اور وضاحت کے لیے ہو، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ اَخُوْكَ میں "اَخُوْكَ"۔

فائدہ: یہاں ترکیب میں "تابع" کو "بدل" کہتے ہیں اور "متبوع" کو "مبدل منہ" کہتے ہیں۔

ترکیب:

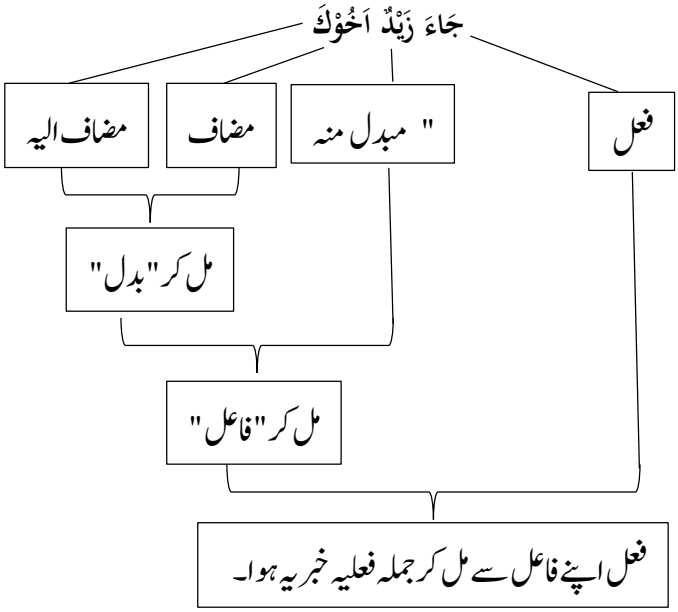

بدل کی تقسیم

بدل کی چار قسمیں ہیں: 1- "بدل الکل" 2- "بدل البعض" 3- "بدل الاشتمال" 4- "بدل الغَلَط"

1- "بدل الکل": "بدل" اور "مبدل منہ" کا مصداق ایک ہو، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ اَخُوْكَ۔

2- "بدل البعض": "بدل" "مبدل منہ" کا جزء ہو، جیسے: ضَرَبْتُ زَيْدًا رَأْسَهُ۔

3- "بدل الاشتمال": "بدل"کا"مبدل منہ" کے ساتھ تعلق ہو، جیسے: سُلِبَ زَيْدٌ ثَوْبُهُ۔

4- "بدل الغلط": وہ بدل ہے جو"مبدل منہ" کو غلطی سے ذکر کرنے کے بعد لایا جائے، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ بَكْرٌ اس میں "بَكْر" مقصود ہے نہ کہ زَيْدٌ ۔

فائدہ: جب "مبدل منہ" "معرفہ" ہو اور "بدل" "نکرہ" ہوں تو بدل کی صفت لانا ضروری ہے، جیسے: لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ اس میں "كَاذِبَةٍ "نَاصِيَةٍ (جو کہ نکرہ ہے) کی صفت ہے ۔

"بدل، مبدل منہ" کی علامات:

1- لقب کے بعد نام ذکر ہو تو یہ بھی عام طور پر بدل مبدل منہ بنتے ہیں، جیسے: الصِّدِّيْقُ عَبْدُ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ (ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نام ہے)

2- پہلے کسی چیز کی تعداد عدد کے ذریعے بیان ہو پھر آگے اس کی تفصیل ہو تو یہ بھی بدل مبدل منہ بنتے ہے، جیسے: جَاءَنِيْ ثَلَاثَةُ رِجَالٍ: زَيْدٌ، وَعَمْرٌو، وَبَكْرٌ۔

3- اسم اشارہ کے بعد الف لام والا اسم ذکر ہو تو ترکیب میں صفت کی طرح بدل اور عطف بیان بھی بن سکتا ہے، جیسے: هَذَا الطَّالِبُ مُجْتَهِدٌ (یہ طالب علم محنتی ہے)"الطالبُ" بدل ہے، اور "هذا" مبدل منہ۔

4- "عطف بحرف"

وہ تابع ہے جو کسی حرف عطف کے بعد واقع ہو اور اپنے متبوع کے ساتھ نسبت میں مقصود ہو، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو میں عَمْرٌو۔

حروف عاطفہ 10 ہے: 1- "واوَ" 2- "فاء" 3- "ثُمَّ" 4- "حَتَّى" 5- "اَوْ" 6- "اَمْ" 7- "اِمَّا" 8- "لَا" 9- "بَلْ" 10- "لٰكِنْ"

فائدہ: یہاں ترکیب میں "تابع" کو "معطوف" کہتے ہیں اور "متبوع" کو "معطوف علیہ" کہتے ہیں۔

ترکیب:

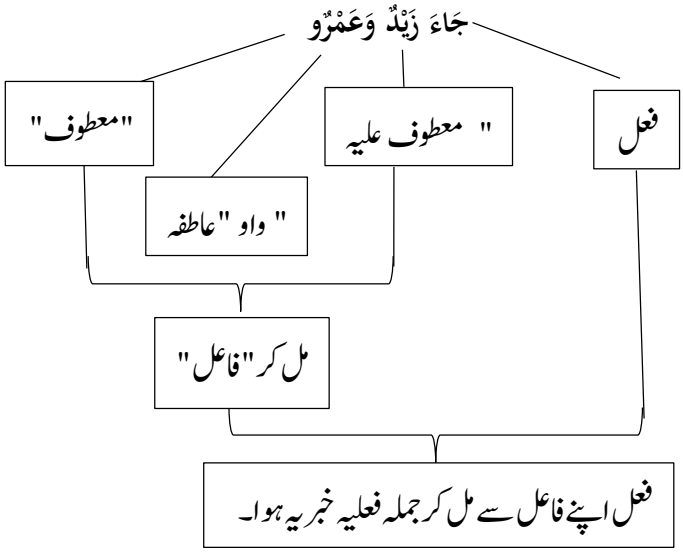

معطوف معطوف علیہ کو معلوم کرنے کا طریقہ: اسم کا عطف اسم پر، فعل کا عطف فعل پر، حرف کا عطف حرف پر، عامل کا عطف عامل پر، معمول کا عطف معمول پر، جملے کا عطف جملے پر، ہوتا ہے اور جو اعراب معطوف علیہ کا ہو گا وہی اعراب معطوف کا ہو گا۔

5- "عطف بیان"

وہ تابع ہے جو اپنے متبوع کو واضح کرے اور صفت نہ ہو، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ اَبُوْ عَمْرٍو (یعنی زید آیا جو اپنی کنیت ابو عمرو سے مشہور ہے)۔

فائدہ 1: یہاں "تابع" کو "عطف بیان" کہتے ہیں اور "متبوع" کو "معطوف علیہ" یا "مُبیَّن" کہتے ہیں۔

ترکیب:

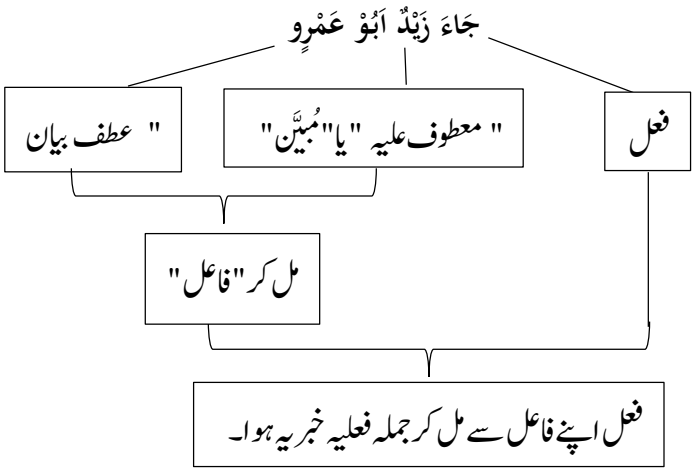

فائدہ 2: عطف بیان دو ناموں میں سے مشہور نام ہو گا عام ہے کہ یہ "عَلَم محض" ہو، "لقب" ہو یا "کنیت" ہو۔

فائدہ 3 : عَلَم کی تین قسمیں ہیں: 1- "عَلَم محض"، 2- "لقب" 3- "کنیت"

"نام، لقب، کنیت کے درمیان وجہِ حصر":

نام کے شروع میں لفظ "اَبٌ، اُمٌ، اِبْن یا بِنْت" ہو گا یا نہیں، اگر ہو تو "کنیت"، اگر نہ ہو، تو پھر دیکھیں گے اس سے مقصود مدح یا ذم ہے کہ نہیں، اگر ہو تو "لقب" اگر نہیں ہے تو "عَلَم محض" (نام)۔

القاب کا ترکیبی ضابطہ: اگر القاب کے بعد عَلَم آجائے تو دو ترکیبیں جائز ہیں: 1- وہ علم لقب سے بدل الکل واقع ہو، 2- وہ علم لقب سے عطف بیان واقع ہو۔

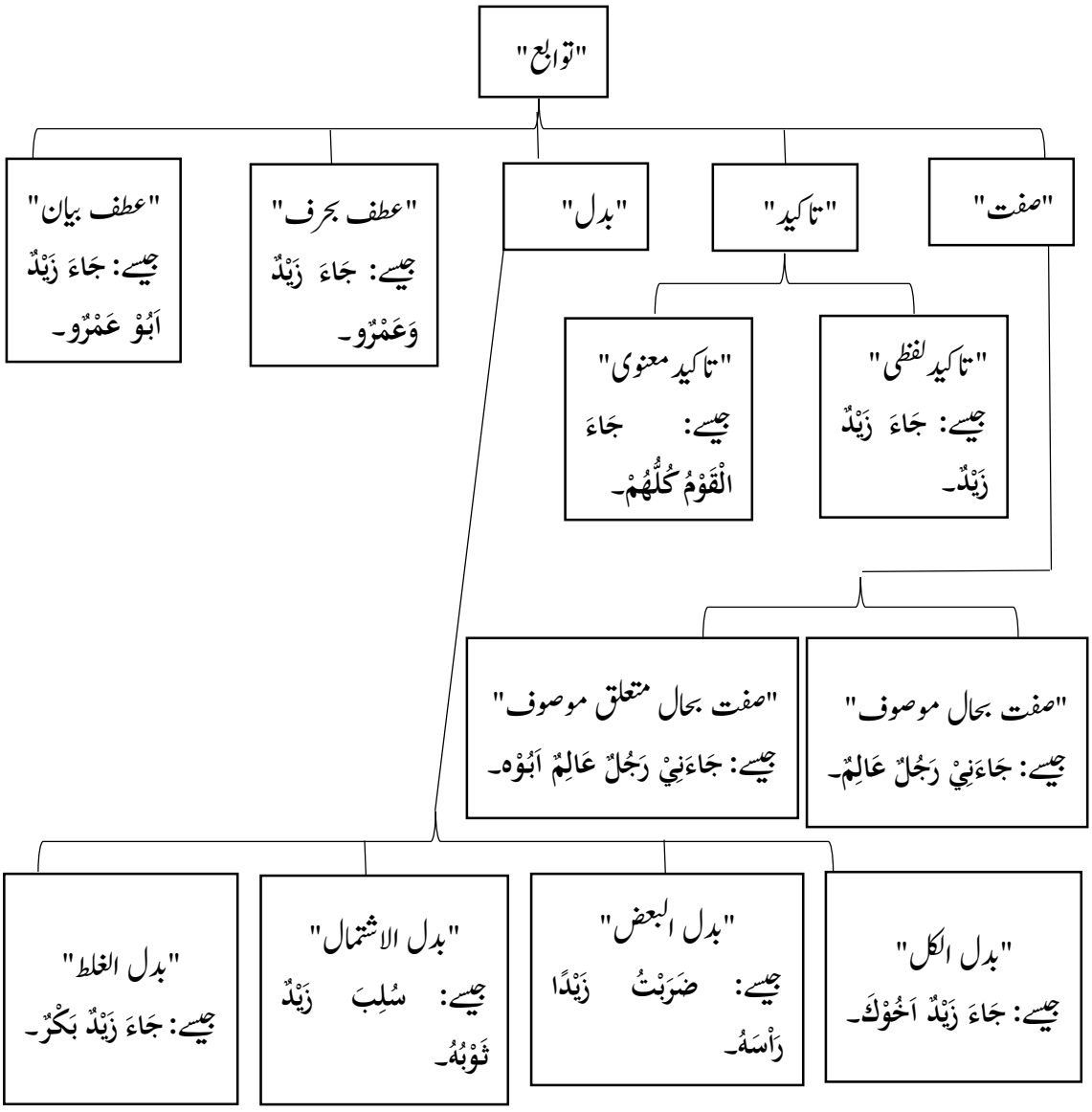
"توابع"
"صفت"
"تاکید"
"بدل"
"عطف بحرف"
جیسے: جَاءَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو۔
"عطف بیان"
جیسے: جَاءَ زَيْدٌ اَبُوْ عَمْرٌو۔
"تاکید لفظی"
جیسے: جَاءَ زَيْدٌ زَيْدٌ۔
"تاکید معنوی"
جیسے: جَاءَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ۔
"صفت بحال موصوف"
جیسے: جَاءَنِيْ رَجُلٌ عَالِمٌ۔
"صفت بحال متعلق موصوف"
جیسے: جَاءَنِيْ رَجُلٌ عَالِمٌ اَبُوْه۔
"بدل الکل"
جیسے: جَاءَ زَيْدٌ اَخُوْكَ۔
"بدل البعض"
جیسے: ضَرَبْتُ زَيْدًا رَاْسَهُ۔
"بدل الاشتمال"
جیسے: سُلِبَ زَيْدٌ ثَوْبُهُ۔
"بدل الغلط"
جیسے: جَاءَ زَيْدٌ بَكْرٌ۔

عوامل کا بیان

عوامل جمع ہے عامل کی اور عامل کی دو قسمیں ہیں: 1- "عامل لفظی" 2- "عامل معنوی"

1- "عامل لفظی": وہ عامل ہے جو لفظوں میں ظاہر ہو، جیسے: عَلَى الأَرْضِ میں "عَلٰی" لفظی ہے۔

2- "عامل معنوی": وہ عامل ہے جو لفظوں میں ظاہر نہ ہو، جیسے: زَيْدٌ قَائِمٌ میں "زَيْد" "مبتدا" "قَائِم" "خبر" دونوں کا عامل معنوی ہے جو کہ "ابتداء" ہے۔

عوامل لفظیہ کی تقسیم

عوامل لفظیہ کی تین قسمیں ہیں: 1- "اسماء عاملہ" 2- "افعال عاملہ" 3- "حروف عاملہ"

1- "اسماء عاملہ"

اسمائے عاملہ دس ہیں: 1- "اسم فاعل" 2- "اسم مفعول" 3- "اسم تفضیل" 4- "اسم مضاف" 5- "اسم تام مبہم" 6- "اسمائے افعال" 7- "اسمائے شرطیہ" 8- "اسمائے کنایہ" 9- "صفت مشبہ" 10- "مصدر"

1- "اسم فاعل":

وہ اسم ہے جو فعل مضارع معلوم سے بنایا گیا ہو تاکہ ذات یا چیز کا مصدری معنٰی سے عارضی طور پر متصف ہونے کو بیان کرے، جیسے: نَاصِرٌ (مدد کرنے والا)۔

اسم فاعل کا عمل: اسم فاعل فعل معلوم کی طرح عمل کرتا ہے یعنی اگر "فعل لازم" سے مشتق ہے تو فاعل کو رفع اور سات چیزوں کو نصب دیتا ہے (مفعول مطلق، مفعول فیہ، مفعول لہ، مفعول معہ، حال، تمیز، مستثنٰی) اور اگر "فعل متعدی" سے مشتق ہے تو سات چیزوں کے ساتھ ساتھ مفعول بہ کو بھی نصب دیتا ہے۔

"اسم فاعل" کا "فاعل اسم ظاہر" اور "مفعول بہ[1]" میں عمل کے لیے شرائط:

اسم فاعل کے عمل کے لیے دو شرائط ہیں:

---

(1) فاعل اسم ظاہر اور مفعول بہ کے علاوہ معمولات (فاعل اسم ضمیر، مفعول فیہ وغیرہ) میں اسم فاعل بغیر کسی شرط کے عمل کرتا ہے۔

1- اسم فاعل حال یا استقبال کے معنٰی میں ہو۔

2- اسم فاعل چھ [1] چیزوں میں سے کسی ایک چیز کے بعد واقع ہو جس پر اسم فاعل اعتماد کر رہا ہو، چھ چیزیں یہ ہیں:

1- "مبتدا" کے بعد ہو، جیسے: زَيْدٌ ضَارِبٌ اَبُوْهُ عَمْرًوا۔

2- "موصوف" کے بعد ہو، جیسے: جَاءَ رَجُلٌ ضَارِبٌ اَبُوْهُ عَمْرًوا۔

3- "اسم موصول" کے بعد ہو، جیسے: جَاءَنِیَ الْقَائِمُ اَبُوْهُ۔

4- "ذوالحال" کے بعد ہو، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ ضَارِبًا اَبُوْهُ عَمْرًوا۔

5- "نفی" کے بعد ہو، جیسے: مَا ضَارِبٌ زَيْدٌ عَمْرًوا۔

6- "استفہام" کے بعد ہو، جیسے: اَضَارِبٌ زَيْدٌ عَمْرًوا؟

ترکیب:

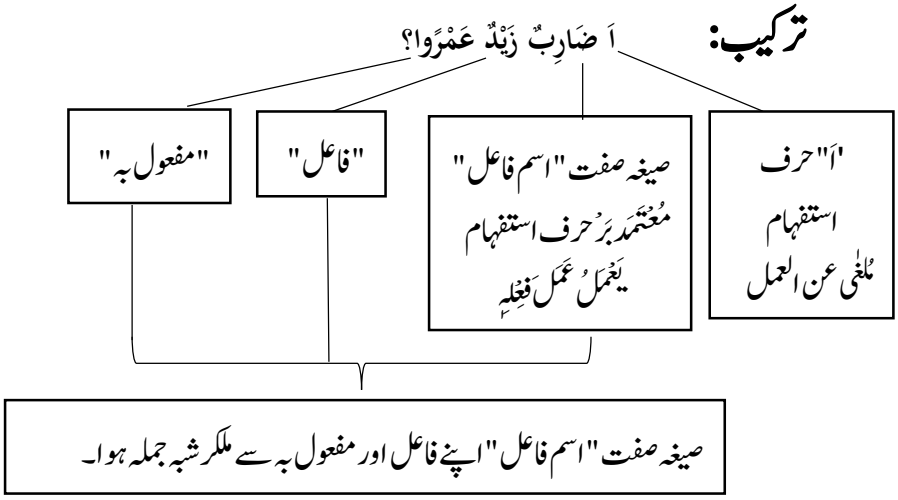
اَ ضَارِبٌ زَيْدٌ عَمْرًوا؟
"اَ" حرف استفہام مُلغٰی عن العمل
صیغہ صفت "اسم فاعل" مُعْتَمِد بِرُحرف استفہام یَعْمَلُ عَمَلَ فِعْلِہٖ
"فاعل"
"مفعول بہ"
صیغہ صفت "اسم فاعل" اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر شبہ جملہ ہوا۔

نوٹ: اسم فاعل پر اگر الف لام اسم موصول داخل ہو جو اسم موصول (اَلَّذِیْ) کے معنٰی میں ہوتا ہے تو وہ بغیر کسی شرط کے عمل کرتا ہے، جیسے: جَاءَ الضَّارِبُ اَبُوْهُ عَمْرًوا، تقدیری عبارت: جَاءَ اَلَّذِیْ ضَرَبَ اَبُوْهُ عَمْرًوا ہے۔

"اسم فاعل" اور "فاعل" میں فرق:

1- "اسم فاعل" ذات مع الوصف پر دلالت کرتا ہے اور "فاعل" صرف ذات پر۔

2- "اسم فاعل" صرف مشتق ہوتا ہے اور "فاعل" کبھی مشتق ہوتا ہے اور کبھی جامد۔

3- "اسم فاعل" کا اعراب عامل کے مطابق ہوگا اور "فاعل" ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے۔

---

(1) جیسے کہ ھدایۃ النحو وغیرہ میں ہے۔

2- "اسم مفعول"

وہ اسم ہے جو فعل مضارع مجہول سے بنایا گیا ہو تاکہ اس ذات یا چیز کو بتائے جس پر مصدری معنی واقعہ ہو، جیسے: مَنْصُوْرٌ (مدد کیاہوا ایک مرد)

اسم مفعول کا عمل: اسم مفعول فعل مجہول والا عمل کرتا ہے یعنی نائب فاعل کو رفع اور سات چیزوں کو نصب دیتا ہے (مفعول مطلق، مفعول فیہ، مفعول لہ، مفعول معہ، حال، تمیز، مستثنیٰ)۔

اسم مفعول کے عمل کی شرائط: اسم مفعول کے عمل کے لیے دو شرائط ہیں:

1- اسم مفعول حال یا استقبال کے معنٰی میں ہو۔

2- اسم مفعول چھ[1] چیزوں میں سے کسی ایک چیز کے بعد واقع ہو جس پر اسم مفعول اعتماد کر رہا ہو، چھ چیزیں یہ ہیں:

1- "مبتدا" کے بعد ہو، جیسے: زَيْدٌ مَنْصُوْرٌ اَبُوْهُ ۔

2- "موصوف" کے بعد ہو، جیسے: جَاءَ رَجُلٌ مَنْصُوْرٌ اَبُوْهُ۔

3- "اسم موصول" کے بعد ہو، جیسے: جَاءَنِیَ الْمَنْصُوْرُ اَبُوْهُ۔

4- "ذوالحال" کے بعد ہو، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ مَنْصُوْرًا اَبُوْهُ۔

5- "نفی" کے بعد ہو، جیسے: مَا مَنْصُوْرٌ زَيْدٌ۔

6- "استفہام" کے بعد ہو، جیسے: اَ مَنْصُوْرٌ زَيْدٌ؟

ترکیب:

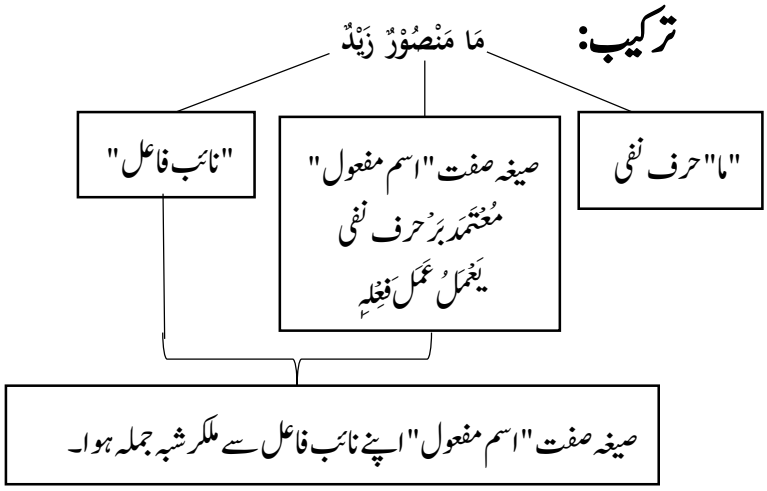
مَا مَنْصُوْرٌ زَيْدٌ
"ما" حرف نفی
صیغہ صفت "اسم مفعول" مُعْتَمَدبَرُحرف نفی یَعْمَلُ عَمَلَ فِعْلِہٖ
"نائب فاعل"
صیغہ صفت "اسم مفعول" اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہوا۔

(1) جیسے کہ ھدایۃ النحو وغیرہ میں ہے۔

3- "اسم تفضیل":

وہ اسم ہے جو فعل مضارع معلوم سے بنایا گیا ہو تا کہ اس ذات یا چیز کو بتائے جس میں مصدری معنی دوسرے کی بنسبت زیادہ ہو جیسے: زَيْدٌ اَعْلَمُ مِنْ خَالِدٍ (زید خالد کی بنسبت زیادہ جاننے والا ہے)۔

اسم تفضیل کا عمل: اسم تفضیل اکثر "ضمیر مستتر" کو رفع دیتا ہے اور "مفعول بہ، مفعول مطلق، مفعول معہ" کے علاوہ کو نصب دیتا ہے [1]۔

اسم تفضیل کا استعمال: اسم تفصیل کا استعمال تین طرح ہوتا ہے:

1- "مِنْ" کے ساتھ، جیسے: زَيْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو۔

2- "ال" کے ساتھ، جیسے: جَاءَنِيْ زَيْدُنِ الْاَفْضَلُ۔

3- اضافت کے ساتھ، جیسے: زَيْدٌ اَفْضَلُ الْقَوْمِ۔

ترکیب:

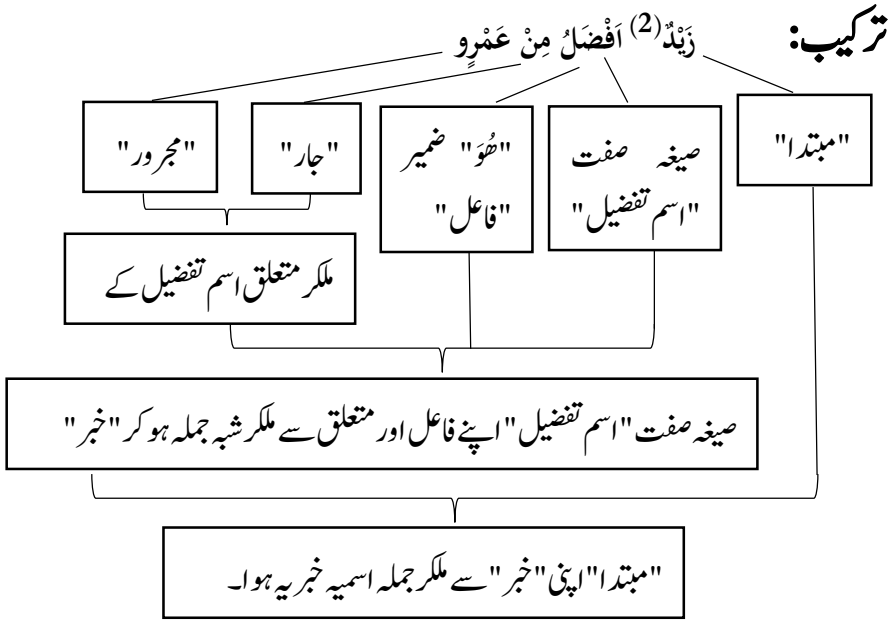
زَيْدٌ[2] اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو
"مبتدا"
صیغہ صفت "اسم تفضیل"
"ھُوَ" ضمیر "فاعل"
"جار"
"مجرور"
ملکر متعلق اسم تفضیل کے
صیغہ صفت "اسم تفضیل" اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر "خبر"
"مبتدا" اپنی "خبر" سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(1) اسم ظاہر اور ضمیر منفصل کو ایک خاص صورت میں رفع دیتا ہے جس کی تفصیل نحو کی بڑی کتابوں میں ہے۔

(2) اسم تفضیل سے پہلے والا اسم معنًی موصوف ہوتا ہے جیسے یہاں پر زید مبتدا ہے لیکن معنًی موصوف ہے۔

4- "اسم مضاف":

وہ اسم ہے جس کی دوسرے اسم کی طرف نسبت کی جائے، جیسے: کِتَابُ زَیْدٍ میں "کِتَابُ"۔

مضاف کا عمل: مضاف اپنے مصاف الیہ کو "جر" دیتا ہے۔

اسم مضاف کی اقسام

اسم مضاف کی دو قسمیں ہیں: 1- اضافت لفظی 2- اضافت معنوی

1- اضافت لفظی: وہ ہے جس میں مضاف ایسا صیغہ صفت[1] کا ہو جو اپنے معمول[2] کی طرف مضاف ہو جیسے: ضَارِبُ زَیْدٍ۔

اضافت لفظی کا فائدہ: یہ صرف تخفیف کا فائدہ دیتی ہے تخفیف کا مطلب یہ ہے کہ مضاف سے نون تنوین اور نون تثنیہ و جمع کو گرا دیتی ہے۔

ضابطہ: اگر اضافت لفظی سے مضاف کو معرفہ کی صفت بنانا ہو تو مضاف پر الف لام لانا واجب ہے، جیسے: جَاءَ زَیْدٌ الْحَسَنُ الْوَجْهُ۔

2- اضافت معنوی: وہ اضافت ہے جس میں مضاف ایسا صیغہ صفت نہ ہو جو اپنے معمول کی طرف مضاف ہو، چاہے صیغہ صفت کا بھی نہ ہو اور اپنے معمول کی طرف مضاف بھی نہ ہو، جیسے: غُلَامُ زَیْدٍ، یا صیغے صفت کا ہو لیکن اپنے معمول کی طرف مضاف نہ ہو، جیسے: کَرِیْمُ الْبَلَدِ، یا صیغہ صفت کا نہ ہو اور اپنے معمول کی طرف مضاف ہو، جیسے: ضَرْبُ زَیْدٍ۔

اضافت معنوی کا فائدہ:

اضافت معنوی "لفظوں" میں تخفیف کا فائدہ دیتی ہے (یعنی مضاف سے الف لام، تنوین اور نون تثنیہ و جمع کو گرا دیتی ہے) اور "معنیٰ" میں تعریف یا تخصیص کا فائدہ دیتی ہے۔ تعریف کا فائدہ اس وقت دیتی ہے جب مضاف الیہ معرفہ ہو، جیسے: کِتَابُ زَیْدٍ اور تخصیص کا فائدہ اس وقت دیتی ہے جب مضاف الیہ نکرہ ہو، جیسے: غُلَامُ رَجُلٍ۔

---

(1) یہاں صیغہ صفت سے مراد اسم فاعل، اسم مفعول، اسم مبالغہ، صفت مشبہ اور اسم منسوب ہے۔

(2) معمول سے مراد فاعل، نائب فاعل اور مفعول بہ ہے۔

5-"اسم تام مبہم":

وہ اسم مبہم ہے جس کی اپنی موجودہ حالت میں اضافت نہ ہو سکے۔

اسم تین چیزوں سے تام ہوتا ہے:

1- "تنوین" سے، جیسے: عِنْدِیْ رِطْلٌ زَیْتًا۔

2- "نون تثنیہ" سے، جیسے: عِنْدِیْ قَفِیْزَانِ بُرًّا۔

3- "نون ملحق بہ جمع مذکر سالم" سے، جیسے: عِنْدِیْ عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا۔

اسم تام مبہم کا عمل: یہ تمیز کو نصب دیتا ہے۔

6-"اسمائے افعال":

اس کی بحث مبنی میں گزر چکی ہے ۔

7- "اسمائے شرطیہ":

وہ اسم ہے جو دو فعلوں پر داخل ہو کر ان کو جزم دیتا ہے، پہلا فعل دوسرے کا سبب ہوتا ہے، پہلے کو "شرط" اور دوسرے کو "جزاء" کہتے ہیں: جیسے: مَنْ یَجْتَهِدْ یَنْجَحْ (جو میں محنت کرے گا کامیاب ہو گا)۔

اسمائے شرطیہ جازمہ 10 ہے:

1- "مَنْ" 2- "مَا" 3- "مَهْمَا" 4- "اَیٌّ" 5- "حَیْثُمَا" 6- "اَیْنَمَا" 7- "اَیْنَ" 8- "اَنّٰی" 9- "مَتٰی" 10- "اَیَّانَ"

فائدہ: اسمائے شرطیہ میں سے "حَیْثُمَا" ،"اَیْنَمَا" ، "اَیْنَ" ، "اَنّٰی" "مَتٰی" "اَیَّانَ" ترکیب میں فعل شرط کے لئے مفعول فیہ مقدم بنتے ہیں، اور "مَنْ" ، "مَا" ، "مَهْمَا" ترکیب میں تین طرح استعمال ہوتے ہیں:

1- اگر ان کے بعد فعل لازم ہو یا ایسا فعل متعدی ہو جس کا مفعول بہ موجود ہو تو یہ مبتدا بنتے ہیں،

2- اگر ان کے بعد ایسا فعل متعدی ہو جس کا مفعول بہ موجود نہ ہو تو یہ مفعول بہ مقدم بنتے ہیں،

3- اگر ان سے پہلے حرف جار یا مضاف ہو تو یہ مجرور بنتے ہیں۔

اسمائے شرطیہ جازمہ کا عمل: یہ فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں۔

8- "اسمائے کنایہ":

ان کی بحث مبنی میں گزر چکی ہے۔

9- "صفت مشبہ[1]":

وہ اسم ہے جو فعل مضارع لازم سے بنایا گیا ہو تاکہ اس ذات یا چیز کو بتائے جو مصدری معنی کے ساتھ ہمیشہ یا دیر تک متصف ہو، جیسے: كَرِيْمٌ (ایک سخی مرد)۔

صفت مشبہ کا عمل: صفت مشبہ فعل لازم والا عمل کرتا ہے یعنی فاعل کو رفع دیتا ہے۔

صفت مشبہ کے عمل کی شرط: صفت مشبہ کے عمل کی ایک ہی شرط ہے:

اسم مفعول پانچ چیزوں میں سے کسی ایک چیز کے بعد واقع ہو جس پر اسم مفعول اعتماد کر رہا ہو، پانچ چیزیں یہ ہیں:

1- "مبتدا" کے بعد ہو، جیسے: زَيْدٌ حَسَنٌ وَجْهُهُ ۔

2- "موصوف" کے بعد ہو، جیسے: جَاءَ رَجُلٌ حَسَنٌ وَجْهُهُ۔

3- "ذوالحال" کے بعد ہو، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ حَسَنًا وَجْهُهُ۔

4- "نفی" کے بعد ہو، جیسے: مَا حَسَنٌ وَجْهُ زَيْدٍ۔

5- "استفہام" کے بعد ہو، جیسے: اَ حَسَنٌ وَجْهُ زَيْدٍ؟

ترکیب:

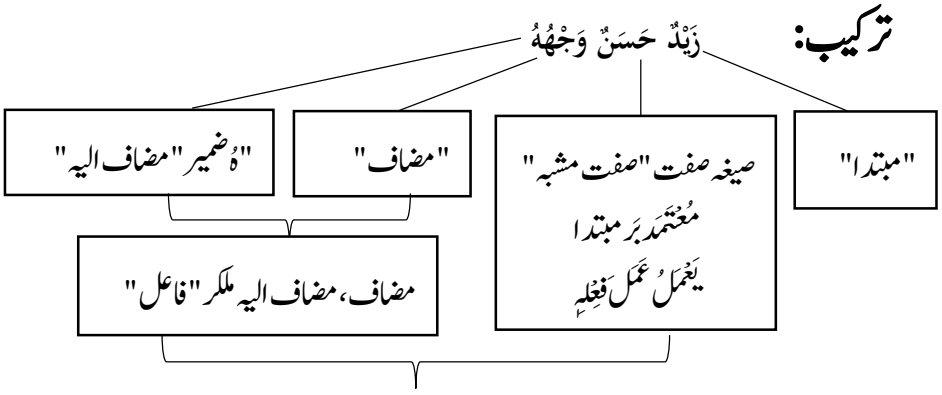

(1) صفت مشبہ کے اوزان سَمَاعی ہیں: صَعْبٌ، صِفْرٌ، صُلْبٌ، حَسَنٌ، خَشِنٌ، نَدُس، رِئَمٌ، بِلِزٌ، حُطَمٌ، جُنُبٌ، اَحْمَرُ، كَبِرٌ، كَبِيْرٌ، غَفُوْرٌ، جَيِّدٌ، جَبَانٌ، هِجَانٌ، شُجَاعٌ، عَطْشَانُ، عَطْشٰى، حُبْلٰى، حَمْرَآءُ، عُشَرَآءُ۔

صیغہ صفت "صفت مشبہ" اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہوا۔

10- "مصدر":

وہ اسم ہے جو صرف مصدری معنی بتائے اور اس سے فعل بنایا جاتا ہو، جیسے: نَصْرٌ۔

مصدر کا عمل: مصدر اپنے فعل والا عمل کرتا ہے یعنی اگر مصدر لازمی ہو تو فقط فاعل کو رفع دیگا جیسے: اَعْجَبَنِیْ قِیَامُ زَیْدٌ، اور اگر مصدر متعدی ہو تو فاعل کو رفع اور مفعول بہ کو نصب دیگا، جیسے: اَعْجَبَنِیْ ضَرْبُ زَیْدٌ عَمْرًوا۔

مصدر کے عمل کی شرط: مصدر کے عمل کے لیے شرط یہ ہے کہ مصدر مفعول مطلق نہ ہو، لہذا ضَرَبْتُ ضَرْبًا زَیْدًا[1] میں "ضَرْبًا" مصدر عمل نہیں کرے گا، کیونکہ مذکورہ مثال میں مصدر مفعول مطلق ہے۔

ترکیب: اَعْجَبَنِیْ ضَرْبُ زَیْدٌ عَمْرًوا

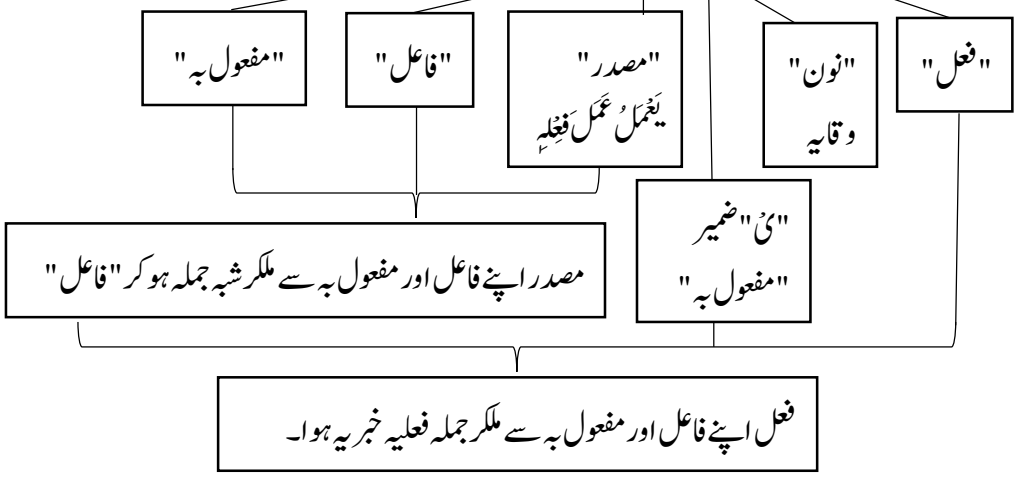
"فعل"
"نون" وقایہ
"مصدر" یَعْمَلُ عَمَلَ فِعْلِہٖ
"فاعل"
"مفعول بہ"
"یْ" ضمیر "مفعول بہ"
مصدر اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر شبہ جملہ ہو کر "فاعل"
فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(1) یہ منصوب ہے "ضَرَبْتُ" کے مفعول بہ ہونے کی بنیاد پر۔

2- "افعال عاملہ"

افعال عاملہ چھ ہیں: 1- "عام افعال" 2- "افعال ناقصہ" 3- "افعال مقاربہ" 4- "افعال قلوب" 5- "افعال مدح وذم" 6- "فعل تعجب"

1- "عام افعال"

وہ افعال ہیں جن کی گردانیں بنتی ہوں، جیسے: ضَرَبَ، نَصَرَ، سَمِعَ وغیرہ۔

فعل کی "پہلی" تقسیم

فعل کی دو قسمیں ہیں: 1- "فعل معلوم" 2- "فعل مجہول"

1- "فعل معلوم": وہ فعل ہے جس کا فاعل ذکر کیا گیا ہو، جیسے: كَتَبَ الطَّالِبُ الدَّرْسَ (طالب نے سبق لکھا)۔

2- "فعل مجہول": وہ فعل جس کا فاعل ذکر نہ کیا گیا ہو، جیسے: كُتِبَ الدَّرْسُ (سبق لکھا گیا)۔

فعل کی "دوسری" تقسیم

فعل کی دو قسمیں ہیں: 1- "فعل لازم" 2- "فعل متعدی"

1- "فعل لازم": وہ فعل ہے جو فاعل پر تام ہو جائے اور مفعول بہ کا تقاضا نہ کرے، جیسے: نَامَ حَامِدٌ (حامد سو گیا)۔

2- "فعل متعدی": وہ فعل ہے جو فاعل پر تام نہ ہو بلکہ مفعول بہ کا بھی تقاضہ کرے جیسے: حَفِظَ مَحْمُوْدٌ الدَّرْسَ (محمود نے سبق یاد کیا)۔

فعل معلوم کا عمل: فعل معلوم اگر "لازمی" ہے تو فاعل کو رفع اور سات چیزوں کو نصب دیتا ہے (مفعول مطلق، مفعول فیہ، مفعول لہ، مفعول معہ، حال، تمیز، مستثنیٰ)، اور اگر "فعل متعدی" ہے تو ان سات چیزوں کے ساتھ ساتھ "مفعول بہ" کو بھی نصب دیتا ہے۔

فعل مجہول کا عمل: فعل مجہول فاعل کی جگہ نائب فاعل کو رفع دیتا ہے اور باقی سات چیزوں کو نصب دیتا ہے۔

فائدہ: نائب فاعل در حقیقت مفعول بہ ہوتا ہے جس کو فاعل جیسا اعراب دے کر فاعل کی جگہ رکھا جاتا ہے اور فاعل کو حذف کر دیا جاتا ہے۔

2- "افعال ناقصہ":

یہ کان وغیرہ ہی ہیں جن کی بحث مرفوعات اور منصوبات میں گزر چکی ہے۔

افعال ناقصہ کی وجہ تسمیہ: ان افعال کو افعال ناقصہ اس لیے کہتے ہیں کہ یہ اپنے اسم پر تام نہیں ہوتے بلکہ خبر کے محتاج رہتے ہیں۔

فائدہ: ان میں سے اگر کوئی خبر کا محتاج نہ ہو تو تامّہ کہلاتا ہے جیسے: كَانَ الْقِتَالُ (لڑائی ہو گئی)۔

3- "افعال مقاربہ":

یہ افعال "افعال ناقصہ" ہی کی ایک قسم ہے، اور انہی کی طرح عمل کرتے ہیں لیکن ان افعال کی خبر ہمیشہ فعل مضارع ہوتی ہے، جیسے: كَادَ زَيْدٌ يَذْهَبُ۔

افعال مقاربہ کی وجہ تسمیہ: افعال مقاربہ کو افعال مقاربہ اس لیے کہتے ہیں یہ اسم کے لیے خبر کے حصول کے قریب ہونے کو بتلاتے ہیں۔

افعال مقاربہ دس ہیں: 1- "كَادَ" 2- "كَرَبَ" 3- "اَوْشَكَ" 4- "عَسٰى" 5- "حَرٰى" 6- "اِخْلَوْلَقَ" 7- "طَفِقَ" 8- "اَخَذَ" 9- "جَعَلَ" 10- "اَنْشَأَ"۔

4- "افعال قلوب"

وہ افعال ہیں جو یقین اور گمان کا معنی دیتے ہیں، مبتدا اور خبر پر داخل ہو کر ان کو مفعول کی بنا پر نصب دیتے ہیں، جیسے: اَعْلَمُ اللّٰهَ رَازِقًا (میں اللہ کے رازق ہونے کا یقین رکھتا ہوں) ظَنَنْتُ زَيْدًا مُجْتَهِدًا (میں نے زید کو محنتی گمان کیا)۔

افعال قلوب سات ہیں:

1- "عَلِمْتُ" 2- "وَجَدْتُ" 3- "رَاَيْتُ" 4- "ظَنَنْتُ" 5- "حَسِبْتُ" 6- "خِلْتُ 7- "زَعَمْتُ"

افعال قلوب کی تفصیل:

1. "عَلِمْتُ" 2. "وَجَدْتُ" 3. "رَاَيْتُ" یہ "یقین" کے لیے آتے ہیں۔
4. "ظَنَنْتُ" 5. "حَسِبْتُ" 6. "خِلْتُ" یہ "گمان" کے لیے آتے ہیں۔
7. "زَعَمْتُ" یہ "یقین" اور "گمان" دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

افعال قلوب کا حکم: ان افعال میں دو مفعولوں میں سے ایک کو حذف کر کے ایک پر اکتفاء کرنا جائز نہیں ہے۔

فائدہ: اگر یہ افعال یقین اور گمان کے معنی میں استعمال نہ ہوں تو یہ افعال قلوب میں سے نہیں ہوں گے جیسے: رَاَيْتُ زَيْدًا (میں نے زید کو دیکھا)۔

5- "افعال مدح وذم"

وہ افعال ہیں جو مبالغے کے ساتھ مدح (اچھائی) یا ذم (برائی) کا معنی ظاہر کرتے ہیں۔

یہ چار افعال ہیں:

1- "نِعْمَ" 2- "حَبَّذَا" 3- "بِئْسَ" 4- "سَاءَ"

1- "نِعْمَ" 2- "حَبَّذَا": یہ اچھائی کا معنی ظاہر کرتے ہیں جیسے: نِعْمَ الْعَبْدُ اَيُّوْبُ (ایوب علیہ السلام بہترین بندے تھے)۔

فائدہ: ان افعال کے فاعل کے بعد ایک مرفوع اسم ہوتا ہے جسے مخصوص بالمدح کہتے ہیں۔

3- "بِئْسَ" 4- "سَاءَ": یہ دونوں برائی کا معنی ظاہر کرتے ہیں جیسے: بِئْسَ الْمِهَادُ جَهَنَّمُ (جہنم نہایت ہی برا ٹھکانہ ہے)۔

فائدہ: ان افعال کے فاعل کے بعد ایک مرفوع اسم ہوتا ہے جسے مخصوص بالذم کہتے ہیں۔

"نِعْمَ"، "بِئْسَ" اور "سَاءَ" کا فاعل:

ان کا فاعل چار طرح ہوتا ہے:

1- فاعل معرف باللام ہو، جیسے: نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ۔

2- فاعل معرف باللام کی طرف مضاف ہو، جیسے: نِعْمَ قَائِدُ الْمُسْلِمِيْنَ مُحَمَّدٌ ﷺ۔

3- فاعل ایسے اسم کی طرف مضاف ہو جو معرف باللام کی طرف مضاف ہو، جیسے: نِعْمَ قَائِدُ جَيْشِ الْمُسْلِمِيْنَ زَيْدٌ۔

4- فاعل ضمیر مستتر مبہم ہو اور اس کے بعد اس کی "تمیز" ہو جو کبھی "نکرہ" ہوتی ہے جیسے: نِعْمَ رَجُلًا زَيْدٌ، اور کبھی لفظ "ما" ہوتی ہے، جیسے: نِعِمَّا هِيَ جو اصل میں نِعْمَ مَا هِيَ تھا۔

"حَبَّذَا" کا فاعل:

اس کا فاعل ہمیشہ "ذَا" اسم اشارہ ہوتا ہے اور اس کے بعد مخصوص بالمدح ہوتا ہے، جیسے: حَبَّذَا الْمُجَاهِدُوْنَ (مجاہدین بہترین لوگ ہیں)۔

فائدہ: بعض اوقات مخصوص بالمدح اور مخصوص بالذم محذوف ہوتے ہیں، جیسے: نِعْمَ الْعَبْدُ یعنی نِعْمَ الْعَبْدُ اَيُّوْبُ۔

ترکیبی ضابطہ: یہ افعال اپنے فاعل سے مل کر خبر مقدم بنتے ہیں اور مخصوص بالمدح / بالذم مبتدا مؤخر بنتا ہے۔

ترکیب:

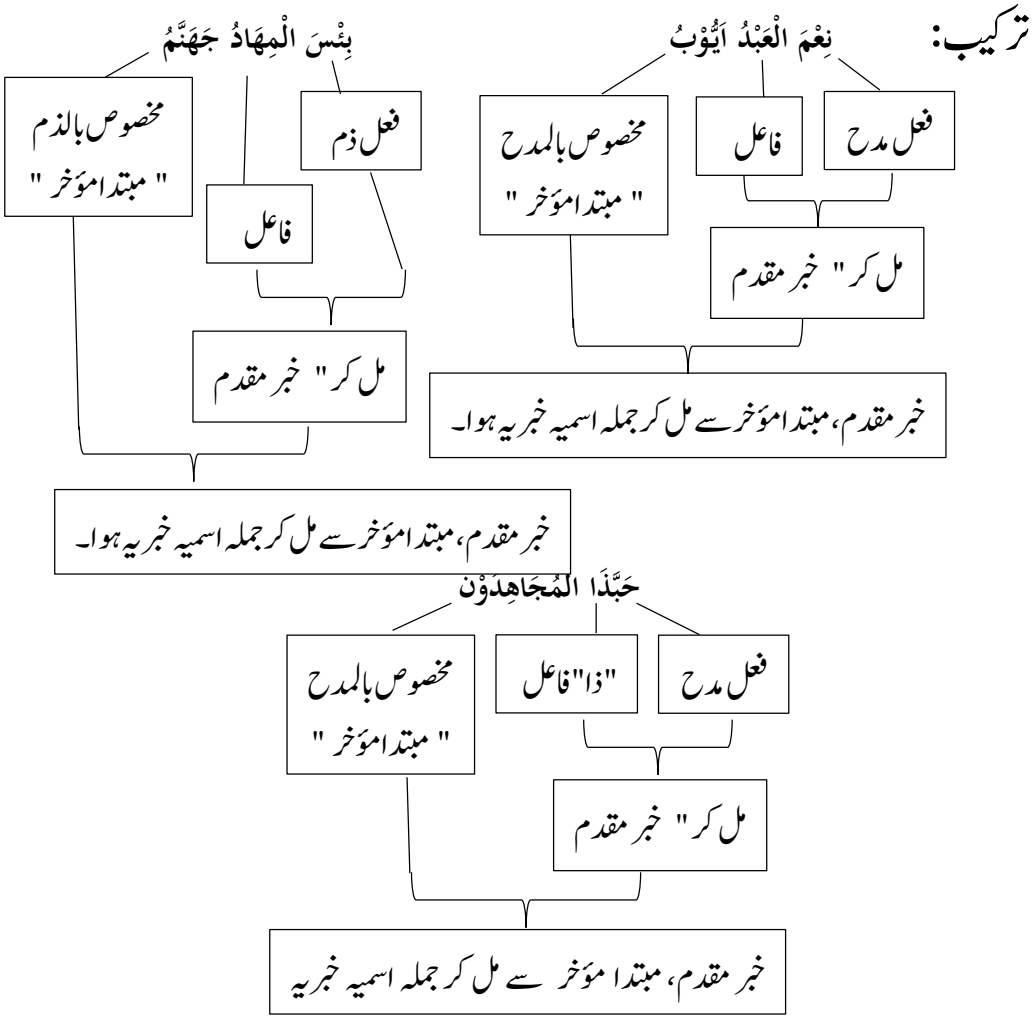
نِعْمَ الْعَبْدُ اَيُّوْبُ
فعل مدح
فاعل
مخصوص بالمدح
" مبتدا مؤخر "
مل کر " خبر مقدم
خبر مقدم، مبتدا مؤخر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
بِئْسَ الْمِهَادُ جَهَنَّمُ
فعل ذم
فاعل
مخصوص بالذم
" مبتدا مؤخر "
مل کر " خبر مقدم
خبر مقدم، مبتدا مؤخر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
حَبَّذَا الْمُجَاهِدُوْنَ
فعل مدح
"ذا" فاعل
مخصوص بالمدح
" مبتدا مؤخر "
مل کر " خبر مقدم
خبر مقدم، مبتدا مؤخر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ

6- "فعل تعجب"

وہ فعل ہے جو تعجب وہ حیرت کا معنی پیدا کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے: مَا اَوْرَعَ زَيْدًا! (زید کتنا ہی پرہیز گار ہے)۔

فعل تعجب کے دو صیغے ہیں:

1- "مَا اَفْعَلَهُ 2 - "اَفْعِلْ بِه"

1- "مَا اَفْعَلَهُ" کی ترکیب:

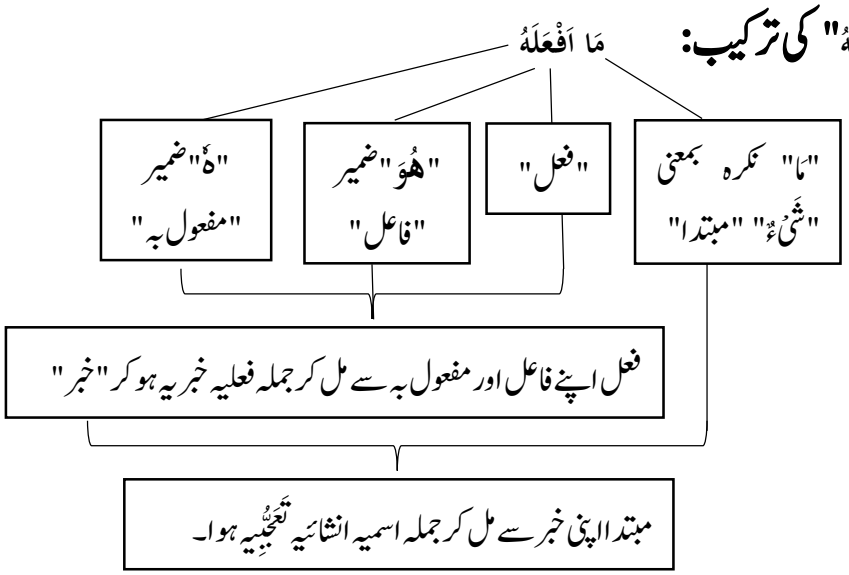
مَا اَفْعَلَهُ
"مَا" نکرہ بمعنی "شَیْءٌ" "مبتدا"
"فعل"
"هُوَ" ضمیر "فاعل"
"هٗ" ضمیر "مفعول بہ"
فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر "خبر"
مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ تَعَجُّبِیہ ہوا۔

2- "اَفْعِلْ بِه" کی ترکیب:

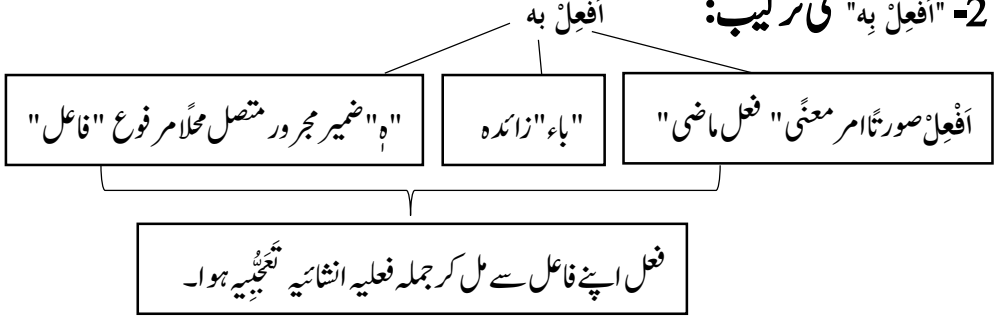
اَفْعِلْ به
اَفْعِلْ صورتًا امر معنًی "فعل ماضی"
"باء" زائدہ
"هٖ" ضمیر مجرور متصل محلًا مرفوع "فاعل"
فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ تَعَجُّبِیہ ہوا۔

فائدہ: فعل تعجب ثلاثی مجرد کے صرف ان ابواب سے بنتا ہے جن میں رنگ اور عیب کا معنی نہیں ہوتا۔

3- "حروف عاملہ"

حروف عاملہ کی دو قسمیں ہیں: 1- "اسم میں عمل کرنے والی حروف"، 2- "فعل مضارع میں عمل کرنے والے حروف"

1- "اسم میں عمل کرنے والی حروف"

اسم میں عمل کرنے والے حروف کی چار قسمیں ہیں: 1- "حروف جارہ" 2- "حروف مشبہ بالفعل"(یعنی اِنَّ وغیرہ) 3-"حروف مشبہ بلیس" 4- "لائے نفی جنس"۔

نوٹ: حروف جارہ کی بحث مجرورات میں گزر چکی ہے اور حروف مشبہ بالفعل، ماولا المشبھتان بلیس اور لائے نفی جنس کی بحث مرفوعات اور منصوبات میں گزر چکی ہے۔

2- "فعل مضارع میں عمل کرنے والے"

فعل مضارع میں عمل کرنے والے حروف کی دو قسمیں ہیں: 1- "حروف ناصبہ" 2- "حروف جازمہ"

1- "حروف ناصبہ": وہ حروف ہیں جو فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں، لَن یَّضْرِبَ۔

حروف ناصبہ چار ہیں: 1- "اَنْ" 2- "لَنْ" 3- "کَيْ" 4- "اِذَنْ"۔

فائدہ: "اَنْ" چھ حروف کے بعد مقدر ہوتا ہے اور فعل مضارع کو نصب دیتا ہے:

1- "حتیٰ" کے بعد، جیسے: مَرَرْتُ حَتٰی اَدْخُلَ الْبَلَدَ۔

2- "لام جحد[1]" کے بعد، جیسے: مَا کَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ۔

3- اس "اَوْ" کے بعد جو "اِلٰی"، یا "اِلَّا" کے معنی میں ہو، جیسے: لَاَلْزَمَنَّكَ اَوْ تُعْطِيَنِي حَقِّيْ یعنی اِلٰی اَنْ تُعْطِيَنِي حَقِّيْ۔

---

(1) وہ لام ہے جو "کَانَ" نافیہ کی خبر پر داخل ہو۔

4- "واؤ صرف" (وہ واؤ ہے کہ جو چیز معطوف علیہ پر داخل ہو وہ وہ اس واؤ کے مدخول پر داخل نہ ہو سکے) کے بعد ،جیسے:لا تَنْهَ عَنْ خُلُقٍ وَتَأْتِيَ مِثْلَه میں تَأْتِيَ پر "لَا" داخل نہیں ہو سکتا۔

5- "لَامِ كَيْ" کے بعد، جیسے: اَسْلَمْتُ لِاَدْخُلَ الْجَنَّةَ۔

6- اس "فَا" کے بعد جو چھ چیزوں کے جواب میں واقع ہو: "امر"، "نہی"، "نفی"، "استفہام"، "تمنی"، "عرض"۔

"امر" کی مثال: زُرْنِيْ فَأُكْرِمَكَ، "نہی" کی مثال: لَا تَشْتِمْنِيْ فَأُهِيْنَكَ وغیرہ۔

فائدہ: لام جحد، لام كَيْ اور حتیٰ حروف جارہ ہیں اور ترکیب میں ما قبل سے متعلق ہوتے ہیں۔

2- "حروف جازمہ"

وہ حروف ہیں جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں، جیسے: لَمْ يَضْرِبْ۔

حروف جازمہ پانچ ہیں:

1- "لَمْ" 2- "لَمَّا" 3- "لامِ امر" 4- "لائے نہی" 5- "اِنْ شرطیہ"

2- "عوامل معنویہ کی تقسیم"

"عوامل معنویہ" کی دو قسمیں ہیں:

1- "مبتدا اور خبر کا عاملِ رافع" 2- "فعل مضارع کا عاملِ رافع"

1- "مبتدا اور خبر کا عاملِ رافع": مبتدا اور خبر کا عامل "ابتدا[1]" ہے یعنی ان کا عامل لفظی سے خالی ہونا ان کا عاملِ رافع ہے، جیسے: زَيْدٌ قَائِمٌ۔

2- "فعل مضارع کا عاملِ رافع": فعل مضارع کا عامل ناصب اور عامل جازم سے خالی ہونا اس کا عامل رافع ہے، جیسے: يَضْرِبُ۔

---

(1) فائدہ: مبتدا اور خبر کے عامل کے متعلق نحوی علماء کے اقوال:

1- دونوں کا عامل معنوی ہے یعنی ابتدا (عامل لفظی سے خالی ہونا) ہے۔

2- دونوں کا عامل لفظی ہے مبتدا اپنی خبر میں اور خبر اپنے مبتدا میں عامل ہے۔

3- مبتدا کا عامل معنوی (ابتدا) ہے اور خبر کا عامل لفظی (مبتدا) ہے۔

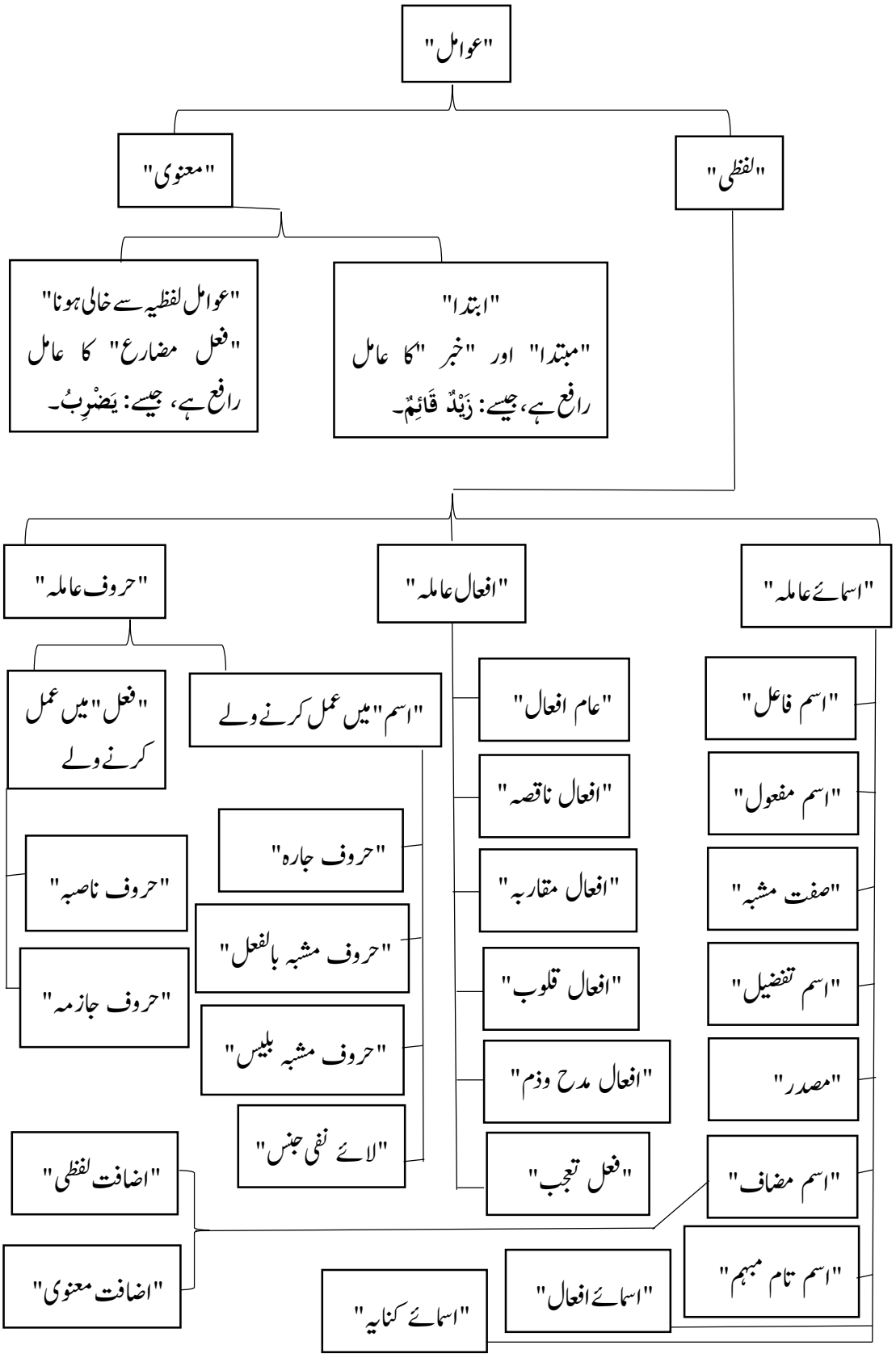
"عوامل"
"لفظی"
"معنوی"
"ابتدا"
"مبتدا" اور "خبر "کا عامل رافع ہے، جیسے: زَيْدٌ قَائِمٌ۔
"عوامل لفظیہ سے خالی ہونا"
"فعل مضارع" کا عامل رافع ہے، جیسے: يَضْرِبُ۔
"اسمائے عاملہ"
"افعال عاملہ"
"حروف عاملہ"
"اسم فاعل"
"اسم مفعول"
"صفت مشبہ"
"اسم تفضیل"
"مصدر"
"اسم مضاف"
"اسم تام مبہم"
"عام افعال"
"افعال ناقصہ"
"افعال مقاربہ"
"افعال قلوب"
"افعال مدح وذم"
"فعل تعجب"
"اسمائے افعال"
"اسمائے کنایہ"
"اسم"میں عمل کرنے ولے
"فعل"میں عمل کرنے ولے
"حروف جارہ"
"حروف مشبہ بالفعل"
"حروف مشبہ بلیس"
"لائے نفی جنس"
"حروف ناصبہ"
"حروف جازمہ"
"اضافت لفظی"
"اضافت معنوی"

"حروف غیر عاملہ کا بیان"

وہ حروف ہیں جو اپنے مدخول میں کوئی لفظی عمل نہیں کرتے جیسے: اَزَیْدٌ قَائِمٌ؟ میں "اَ" حرف غیر عامل ہے کیونکہ کہ اس نے زَیْدٌ اور قَائِمٌ میں کوئی لفظی عمل نہیں کیا بلکہ صرف معنٰی میں استفہام پیدا کیا ہے۔

حروف غیر عاملہ کی تقسیم

حروف غیر عاملہ کی مشہور قسمیں درجہ ذیل ہیں:

1 "حروف عطف" 2- "حروف ندا" 3- "حروف مصدریہ" 4- "حروف استفہام" 5- "حروف شرط غیر جازم" 6- "حروف تفسیر" 7- "حروف تنبیہ" 8- "حروف جواب" 9- "حروف عرض و تحضیض" 10- "حروف توقع" 11- "حروف ردع" 12- "نون تنوین"

1- "حروف عطف"

نوٹ: ان کی بحث توابع میں گزر چکی ہے۔

2- "حروف ندا"

نوٹ: ان کی بحث منصوبات میں مفعول بہ کے ضمن میں گزر چکی ہے۔

3- "حروف مصدریہ":

وہ حروف ہیں جو اپنے مَابعد کو مصدر کی تاویل [1] میں کرتے ہیں، یہ تین حروف ہیں: 1- "مَا" 2- "اَنْ" 3- "لَوْ"۔

4- "حروف استفہام":

وہ حروف ہیں جو مخاطب سے کسی بات کے متعلق سوال کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں یہ دو حروف ہیں: 1- "ہمزہ" (أَ) 2- "هَلْ"۔

---

(1) مصدر کی تاویل میں کرنے کا طریقہ مرفوعات میں اِنّ وغیرہ کے ضمن میں گزر چکا ہے۔

5- "حروف شرطیہ غیر جازمہ"

یہ چار حروف ہیں:
1- "لَوْ" 2- "لَوْلَا" 3- "اَمَّا"4-" اِذْمَا"۔

فائدہ: "اَمَّا"شرطیہ اور "اِمَّا"عاطفہ کی پہچان:"امَّا" کے بعد ایک اور "اِمَّا"ہو یا "أَوْ"ہو تو یہ "اِمَّا"عاطفہ ہو گا،اور اگر یہ نہ ہوں،اس کے بعد "فاء"ہو تو"اَمَّا" شرطیہ ہو گا۔

6- "حروف تفسیر"

وہ حروف ہیں جو کسی بات کی وضاحت کے لیے استعمال ہوتے ہیں، یہ دو حروف ہیں: 1- "اَیْ" 2- "اَنْ"۔
فائدہ: "اَیْ" حرف تفسیر کا مابعد ترکیب میں ماقبل کے لیے "عطف بیان" یا "بدل" بنتا ہے، جیسے: عِنْدِیْ غَضَنْفَرٌ اَیْ اَسَدٌ۔

7- "حروف تنبیہ"

وہ حروف ہیں جو مخاطب کو متنبہ اور بیدار کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں، یہ تین حروف ہیں: 1- "اَلَا" 2- "اَمَا" 3- "هَا"۔

8- "حروف جواب"

وہ حروف ہیں جو کسی کلام کے جواب میں استعمال ہوتے ہیں یہ پانچ حروف ہیں: 1- "نَعَمْ" 2- "بَلیٰ" 3- "اَجَلْ" 4- "اِیْ" 5- "جَیْرِ"۔

9- "حروف عرض و تحضیض"

"عرض" کا معنی ہے نرمی کے ساتھ کسی کام پر ابھارنا اور، "تحضیض" کا معنی ہے سختی اور تاکید کے ساتھ کسی کام پر ابھارنا، یہ پانچ حروف ہیں: 1- "اَلَا" 2- "اَلَّا" 3- "هَلَّا" 4- "لَوْلَا" 5- "لَوْمَا"۔

10- "حرف توقع"

یہ ایک ہی ہے: "قَدْ" اور اس کے مشہور معنی چار ہیں:

1- "توقع" یعنی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ فعل کے وقوع کی امید اور اس کا انتظار ہے، جیسے: قَدْ يَنْجَحُ زَيْدٌ (ممکن ہے زید کامیاب ہو جائے)۔

2- "تقریب" یعنی ماضی کو حال کے قریب کرتا ہے، جیسے: قَدْ قَامَ زَيْدٌ (زید ابھی ابھی کھڑا ہوا ہے)۔

3- "تقلیل" یعنی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ فعل کا وقوع کم ہے، جیسے: قَدْ يَصْدُقُ الْكَذُوْبُ (جھوٹا بھی کبھی سچ بول دیتا ہے)۔

4- "تحقیق" یعنی مابعد میں تاکید کا معنی پیدا کرتا ہے، جیسے: قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا (یقیناً وہ کامیاب ہوا جس نے اپنے نفس کو پاک کیا)۔

11- "حرف ردع"

"ردع" کا معنی ہے روکنا جھڑکنا اس معنی کے لیے صرف "كَلَّا[1]" استعمال ہوتا ہے، جیسے: كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (ہرگز نہیں! تم عنقریب جان لوگے)۔

---

(1) فائدہ: "كَلَّا" کی دو قسمیں ہیں:

1- "كَلَّا بمعنی ردع": جو جھڑکنے کے لئے آتا ہے (یعنی کسی غلط خیال یا غلط عمل سے روکنے کے لیے آتا ہے)، جیسے: كَلَّا ۖ إِنَّ الْإِنسَانَ لَيَطْغَىٰ (ہرگز نہیں! انسان تو ضرور سرکشی کرتا ہے)۔

2- "كَلَّا بمعنی حَقَّ": جو یقین کے لئے آتا ہے (یعنی کسی بات کی تصدیق یا زور دینے کے لئے استعمال ہو)، جیسے: كَلَّا إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ (یقیناً یہ تو ایک نصیحت ہے)۔

12- "نون تنوین"

وہ ساکن نون ہے جو کلمے کے آخری حرکت کے تابع[1] ہو اور تاکید کے لیے نہ ہو، جیسے: زَيْدٌ۔

تنوین کی تقسیم

تنوین کی پانچ قسمیں ہیں:

1- تنوین تمکن وہ تنوین ہے جو اسم کے منصرف ہونے پر دلالت کرے جیسے: زَيْدٌ۔

2- "تنوین تنکیر": وہ تنوین ہے جو اسم کے نکرہ ہونے پر دلالت کرے، جیسے: رَجُلٌ۔

3- "تنوین عوض": وہ تنوین ہے جو مضاف الیہ کے عوض میں ہوتی ہے، جیسے: مَرَرْتُ بِكُلٍّ یعنی "بِكُلِّ وَاحِدٍ"۔

4- "تنوین مقابلہ": وہ تنوین ہے جو جمع مؤنث سالم پر جمع مذکر سالم کے نون کے مقابلے میں لائی جاتی ہے، جیسے: مُسْلِمَاتٌ کی تنوین مُسْلِمُوْنَ کہ نون کے مقابلے میں ہے۔

5- تنوین تَرَنُّم: جو اشعار میں لہجہ وسُر بنانے کیلئے آتی ہے، جیسے: "قِفا نَبْكِ مِنْ ذِكرى حَبِيْبٍ ومَنْزِلٍ" میں "مَنْزِلٍ" کے آخر میں تنوین تَرَنُّم ہے۔

تَمَّ ذٰلِكَ بِتَوْفِيقِ اللهِ تَعَالَىٰ وَعَوْنِهِ، فَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَىٰ ذٰلِكَ، كَمَا يَنْبَغِي لِجَلَالِ وَجْهِهِ وَعَظِيمِ سُلْطَانِهِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ، وَبَارَكَ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ-

(1) حرکت کے تابع ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جب حرکت موجود ہوتی ہے تو تنوین موجود ہوتی ہے اور جب حرکت حذف ہو جاتی ہے تو تنوین بھی حذف ہو جاتی ہے جیسے حالت وقف میں۔